کنزالمدارس بورڈ دعوت اسلامی کے جدید نصاب کے عین مطابق علم ادب کی مکمل کتاب کی شرح

بنام

المرآۃ المنکشفہ

علی شرح

القصائد المنتخبہ

الشعر العربی

اس کتاب کی خصوصیات

- عبارت مع اعراب
- ترجمہ
- مشکل الفاظ کے معانی
- شعراء کے حالات
- مقدمہ معلومات

شارح و مترجم

ابو عدن عبد العلی عطاری المدنی

مولانا محمد اشفاق عطاری مدنی

نشانِ منزل پبلی کیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

المرآۃ المنکشفہ
علی شرح
القصائد المنتخبہ
الشعر العربی

شارح و مترجم

ابو عدن عبد العلی عطاری المدنی

مولانا محمد اشفاق عطاری مدنی

تعداد	1100
سن اشاعت	2024
طابع	کرنل احمد فضیل
کاوش	آصف علی

ناشر

نشانِ منزل پبلی کیشنز

دکان نمبر 2، تلمبور پلازہ ہوٹل، نزد مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ لاہور

Ph: 042-37114939/0323-4878481

نشانِ منزل
NISHANEMANZAL PUBLICATIONS

Web: www.nishanmanzal.com • E-mail: nishanmanzal@gmail.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
-1	انتساب	5
-2	اظہار تشکر	6
-3	سوالات	7
-4	القصائد المنتخبة	8
-5	اشعار سے متعلقہ معلومات عامہ	15
-6	دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	25
-7	وقال رضی اللہ عنہ یرثی نافع بن بدیل	29
-8	وقال لعمرو بن العاصی السھمی	29
-9	وقال رضی اللہ عنہ	30
-10	فلما أتانا رسول المليك	32
-11	دیوان امام شافعی (حب آل محمد)	34
-12	جواب اللئيم	35
-13	الفرج قريب	36
-14	الصمت شرف	36
-15	العلم نور	37
-16	فضل العلم	37
-17	الصالحون	38
-18	اللسان	38
-19	العز الفانی	39

-20	القضاء والقدر	39
-21	ديوان العلامة فضل حق الخير آبادی مدح رسول ﷺ (حامدا ومصليا)	40
-22	مدح الرسول	59
-23	وصف الثورة الهندية ورثاء الهند (حامدًا ومصليًا)	86
-24	وصف ما أصابه بعد الثورة الهنديه ١٨٥٧ء	126
-25	للامام أحمد رضا الحنفي القادری القصيدة الأولى	155
-26	القصيدة الثانية	197
-27	العلامة يوسف بن اسماعيل النبهانی	205
-28	عنوان الحكم (المشهورة ب"نونية البُستي"	214
-29	قصائد شعراء الجاهلية	225
-30	معلقه طرفه بن العبد البكری	227
-31	معلَّقة زهير بن أبي سُلمى	229
-32	معلقة لبيد بن ربيعة	231
-33	معلقة عمرو بن كلثوم	232
-34	معلقة عنترة بن شداد	234
-35	ديوان حماسه	237
-36	باب الأدب	239
-37	ديوان المتنبي	240
-38	أبو العلاء المعری	242
-39	الفاظ معانی	245

انتساب

بفیضان سیدی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری
رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ
میرے اساتذہ کرام اور والدین جنہوں نے لحہ بہ لحہ میری رہنمائی کی

اظہارِ تشکر

محترم المقام استاذ العلماء ابو محمد مولانا عبدالرزاق المدنی صاحب سینئر مدرس جامعۃ المدینہ کنزالایمان مصطفیٰ آباد

محترم المقام استاذ العلماء ابو الانس محمد شاہد رضا المدنی صاحب پرنسپل جامعہ النور اسلام سنٹر گوجرانوالہ

اور تمام اساتذہ وعلماء واحباب جو میری حوصلہ افزائی کرتے اور اِس کارِ خیر میں رہنمائی کرتے ہیں۔

ابوعدن عبدالعلی مدنی

ناظم جامعۃ المدینہ فیضان امام حسین

سوالات

1- علم ادب کی تعریف، موضوع، ارکان و مدار اور غرض و غایت لکھیں۔

2- علم ادب کی ضرورت، فضیلت، رخ مطالع، مطالحہ تحریر کریں۔

3- علوم ادبیہ کی اصناف کی وضاحت کریں۔

4- ''ان من الشعر حکمۃ'' کی بالتفصیل وضاحت کریں۔

5- شعر کی شرعی حیثیت وضاحت سے بیان کریں مع اختلاف آئمہ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں۔

6- درج ذیل شعراء کے حالات لکھیں مختصراً:

(i) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(iii) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (iv) امرأالقیس

(v) طرفہ بن العبد (vi) زہیر ابی سلمٰی

(vii) لبید بین ربیعہ (viii) عمرو بن کلثوم

(ix) عنترہ بن شداد (x) حارس بن حلزہ الشیکری

(xi) سموال بن عادیا (xii) ابوالعلاء المعری

(xiii) علامہ فضل حق خیرآبادی

(xiv) علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

7- درج ذیل الفاظ کے معانی اور مختصر وضاحت کریں۔ (اس طرح کا سوال ہو الفاظ مختلف ہو سکتے ہیں)۔

اغز۔ ضمم۔ الھند۔ اسعد۔ المرعد۔ السداد۔ صرار۔

ثعبان۔ جرح۔ مکر۔ سلم۔ منیع وغیرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

القصائد المنتخبة

(الشعر العربی)

تعریف علم الأدب العربی:

الأدب عبارة عن معرفة ما یحترز به عن جمیع انواع الخطا۔

علم ادب عربی کی تعریف:

ادب سے مراد اُس چیز کی معرفت ہونا جس کی بدولت خطا کی تمام اقسام (ہر قسم کی غلطی) سے بچا جا سکے۔

هو علم یحترز به عن الخطا فی کلام العرب لفظاً أو خطا۔

وہ علم ہے جس کے ذریعے کلامِ عرب میں لفظی یا خطی غلطی سے بچا جا سکے۔

هو الأصول التی تعرف بها أسالیب الکلام العربی۔

وہ اصول جن کے ذریعے کلام عربی کے اسالیب (اسلوب) کو پہچانا جا سکے۔

موضوعه: هذا العلم لا موضوع له ینظر فی إثبات عوارضه او نفیها۔

اس علم کا موضوع:

اِس علم کا کوئی موضوع نہیں اِس کے عوارض کے اثبات ونفی میں نظر کی جائے گی (غور کیا جائے گا)۔

ینبغی أن یعلم لزوم الموضوع والمبادی والمسائل إنما هو فی الصناعات النظریة البرهانیة وأما فی غیرها فقد یظهر کما فی الفقه و أصوله، وقد لا یظهر إلاّ بتکلف کما فی بعض الأدبیات، إذ ربما تکون الصناعة عبارة عن عدة أوضاع و اصطلاحات و تنبیهات متعلقة بأمر واحد بغیر أن یکون هناك أثبات أعراض ذاتیة لموضوع واحد بأدلة

مبنية على مقدمات۔

مناسب یہ ہے کہ معلوم ہو کہ موضوع، مبادی اور مسائل کا لزوم صناعاتِ نظریہ برہانیہ میں ہے اور بہر حال ان کے علاوہ (جیسا کہ فقہ واصولِ فقہ) میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسا کہ فقہ واصول فقہ اور کبھی لزوم ظاہر نہیں ہوتا مگر تکلف سے جیسا کہ بعض ادبیات۔ کیونکہ بسا اوقات صناعت سے مراد چند وضع، اصطلاحات اور تنبیہاتِ متعلقہ ہوتے ہیں کسی ایک امر سے علاوہ اِس بات کے یہاں اعراضِ ذاتیہ کو ایک موضوع کے لیے ایسے ادلہ سے ثابت کرنا جن کی بنیاد چند مقدمات پر ہے۔

أركانه ومداره:

وأركانه خمسة: البيان بأقسامه۔ أي: المعاني والمجاز والبديع. ولإنشاء والخطابة والعروض وقرض الشعر۔ ومداره على الكلام المنشور و المنظوم من حيث البحث عن بلاغتهما وعدمها قال ابن قتيبة: من أراد أن يكون عالما فليطلب فنا واحدًا. ومن أراد أن يكون أديبا فليتفنّن في العلوم۔

ارکان ومدار:

اس کے پانچ ارکان ہیں:

(۱) بیان مع اس کی اقسام یعنی معانی، مجاز، بدیع۔ (۲) انشاء

(۳) خطابۃ (۴) عروض (۵) اور قرض الشعر (وزن شعر)

اور اس کا مدار کلامِ نثر اور کلام منظوم۔ اس حیثیت سے کہ اس کی بلاغت یا عدم بلاغت سے بحث ہو۔

ابن قتیبہ نے کہا: جو چاہتا ہو کہ وہ عالم ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ایک فن طلب (تلاش) کرے اور جو ادیب ہونا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ کئی علوم پر دسترس رکھے۔

الغرض من علم الأدب وغايته:

وإنما المقصود منه عند أهل اللسان ثمرته وهي الإجادة في فني المنظوم والمنشور على أساليب العرب ومناحيهم۔

غرض وغایت:

اہلِ لسان کے ہاں اس کا مقصود وثمرہ اہل عرب اور ان کے گردونواح کے لوگوں کے اسلوب پر دوفنون نظم ونثر میں عمدگی ونگار پیدا کرنا۔

والغاية منه حمل المتأدب على أن يتحدّى بليغ الكلام من نثر و نظم، فينسج على منواله۔

اور اِس کی غایت یہ ہے متادب کا حمل اِس طور پر کہ وہ نثر نظم سے کلام کے بلیغ ہونے کو چیلنج کرلے تو وہ اِسے اپنے اسلوب وطریقے پر آراستہ کرلے۔(ڈھالے)

ضرورة علم الأدب: قال المولى أبوا الخير: اعلم أنّ فائدة التخاطب والمحاورات فى إفادة العلوم و استفادتها لما لم تتبين للطالبين إلّا بالألفاظ و أحوالها كان ضبط أحوالها مما اعتنى به العلماء فاستخرجوا من أحوالها علومًا انقسم أنواعها إلى اثنى عشر قسمًا و سموها "العلوم الأدبية" لتوقف أدب الدرس عليها بالذات و أدب النفس بالواسطة وبه "العلوم العربية" أيضاً لبحثهم عن الألفاظ العربية فقط. لوقوع شريعتنا التى هى أحسن الشرائع و أولاها على أفضل اللغات وأكملها ذوقًا ووجدانًا۔

علم ادلاادب کی ضرورت:

مولیٰ ابوالخیر فرماتے ہیں: جان لو! کہ تخاطب ومحاورات کا فائدہ علوم کے ساتھ سمجھنے اور سمجھانے میں اس لیے ہے کہ طالبین پر صرف الفاظ واحوال واضع ہوں اُن احوال کو ضبط ایسا ہو جس کا علماء نے اہتمام فرمایا پھر انہوں نے ان احوال سے کئی علوم کو نکالا جن کو انہوں نے بارہ (۱۲) اقسام میں تقسیم کیا اور ان کا ''علوم ادبیۃ'' رکھا کہ بالذات ان پر درسِ ادب موقوف ہونے کی وجہ سے اور ادبِ نفس بالواسطہ کی وجہ سے۔ اور ''علومِ عربیہ'' بھی نام رکھا کہ اِن کی ابحاث فقط عربی الفاظ سے ہے۔ ہماری شریعت کے واقع ہونے کی وجہ سے جو کہ سب شریعتوں سے بڑھ کر حسین و

اولیٰ ہے۔تمام لغات سے افضل ہے اور ذوق ووجدان کے اعتبار سے اکمل (کامل ترین ہے)۔

فضيلة علم الأدب: كان عبدالله بن المبارك يقول: أنفقت فى الحديث أربعين ألفًا و فى الأدب ستين الفًا. وليت ما أنفقته فى الحديث أنفقته فى الأدب. قيل له: كيف؟ قال: لأن النصارى كفروا بتشديدة واحدة خففوها. قال تعالى "يا عيسى أنى ولّدتك من عذراء بتول" فقالت النصارى: ولدتك.

علمِ ادب کی فضیلت:

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے چالیس ہزار حدیث میں خرچ کیے اور ساٹھ ہزار ادب میں۔کاش کہ جو میں نے حدیث میں خرچ کیے وہ بھی ادب میں خرچ کرتا۔عرض کیا گیا: کیونکر؟ فرمایا: کیونکہ نصاریٰ نے کفر ایک شدت سے کیا اور اِسے تخفیف دے دی۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے عیسیٰ! میں نے تجھے کنواری ستھری عورت سے پیدا کیا۔"

تو نصاریٰ نے کہا: ولدتک (وہ کہتے یعنی ولادت کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی، لہٰذا خدا باپ اور عیسیٰ بیٹے معاذ اللہ)

قالوا: والفرق بين الأديب والعالم: أن الأديب من يأخذ من كل شيء أحسنه فيألفه. والعالم من يقصد لفن من العلم فيعتمله. ولذلك قال على كرم الله وجهه: العلم أكثر من أن يحصى، فخذوا من كل شيء أحسنه.

علماء کہتے ہیں: ادیب و عالم میں فرق ہے کہ ادیب ہر شے کا احسن حصہ لیتا ہے اور اُسے ترتیب و تالیف کرتا ہے اور عالم علم کے فن کا قصد کرتا ہے اور اُس کی تعمیل کرتا ہے۔

اور اِسی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم بے شمار و بے حساب ہے تو تم ہر شے کا عمدہ و احسن حصہ لے لو۔"

مطالع علم الأدب:

مطالع علم الأدب من ثلاثة أوجه: قلب مفكّر. ولسان معبّر. و

بيان مصورِ. فمن كان غبيًّا خامل الذهن، ليس له ذكاء ولا فكر راق، ولا خيال يصورِ ما يريد إنشاءه، ولا ذوق يميز به بين الغث والسمين، فأولى له أن يدع هذا العلم و ينصرف إلى غيره مما هو أكثر فائدة له. وأما طلاقة اللسان فإنما يحتاج إليها من يريد أن يكون خطيبا، وهي شرطٌ مهمٌّ فيه.

علم ادب کے مطالع:

علم ادب کے مطالع تین طرح سے ہیں:

(۱) قلبِ مفکر (۲) لسانِ معبر (۳) بیانِ مصور

تو جو غبی ہوگا کمزور ذہن والا ہوگا اُس کے لیے ذہانت نہ ہوگی اور نہ ہی ترقی والا فکر و سوچ۔ اور نہ ہی ایسا خیال ہوگا کہ جو تصویر بنادے جسے وہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور ایسا ذوق ہو جس کے ذریعے وہ ردی اور عمدہ میں فرق کر سکے۔ ایسے شخص کے لیے بہتر ہے کہ وہ اِس علم کو چھوڑ دے اور اس کے علاوہ کی طرف رخ کرے جس میں اُسے اِس سے زیادہ فائدہ حاصل ہو سکے۔

بہر حال زبان کا چلنا (جاری ہونا' سخن) کہ اِس کی طرف محتاجی ہوتی ہے اُسے جو خطیب ہونا چاہتا ہے اور یہ اِس میں اہم شرط ہے۔

المطالعة لحصول علم الأدب: وعلى المتأدب أن يكثر من مطالعة الكتب والرسائل الأدبية المشتملة على الجيد من المنظوم والمنثور، ليكون له من وراء ذلك سليقة عربية، ومادة وافرة. ويودع حافظته مختار اللفظ، و شريف المعنى، و بليغ الأسلوب، بحيث يستعمل ذلك عند الحاجة، ويحتذى مثاله.

علم ادب کے حصول کے لیے مطالعہ:

متأدب (ادب حاصل کرنے والا' سیکھنے والا) پر (لازم) ہے کہ وہ ایسے بہت سے کتب و رسائل ادبیہ کا مطالعہ کرے جو عمدہ منظوم و منثور پر مشتمل ہوں تا کہ اِن کے پس منظر وہ عربی سلیقہ حاصل کر سکے اور کثیر مواد حاصل کر سکے۔ اُس کا حافظہ لفظ کے چناؤ اور معنی کی شرافت اور بلیغ اسلوب و دیعت رکھا جائے۔ اِس طرح کہ بوقتِ حاجت استعمال کر سکے اور ان کی مثالیں مقابل میں لا سکے۔

أما درس الأدب مجردًا عن المطالعة فلا يفيد الطالب فائدة تشكر، لأنّ العلم بلا عمل أضر على صاحبه من الجهل. فالمطالعةُ تطبّع فی الذهن ملكةَ البلاغة.

بہر حال درسِ ادب بغیر مطالعہ کے طالب علم کو خاطر خواہ فائدہ نہ دے گا۔ کیونکہ علم بغیر عمل کی اپنے صاحب (مقابل) یعنی جاہل کی بہ نسبت زیادہ نقصان دہ ہے۔ تو مطالعہ ذہن میں موجود بلاغت کے ملکہ کی پیروی کرتا ہے۔

ولا ينبغي للمطالِع أن يقرأ مِن الكتب إلا ما هو مشتمِل على كلام فُحول البُلَغاء حتّى يَنطبع فی ذهنه أسلوبُهم، فينحُو منحاهم.

اور مناسب نہیں مطالعہ کرنے والے کے لیے کہ وہ ان کتب کو پڑھے مگر فضیلت رکھنے والا بلغاء کے گروہ کے کلام کو یہاں تک کہ اُس کے ذہن میں اُن کا اسلوب ڈھل جائے (راسخ ہو) تو وہ اُن کے مقاصد کو حاصل کرنے میں بامقصد و سرخرو ہو۔

أصناف العلوم الأدبية: قال الزمخشری: اعلم أنّ أصناف العلوم الأدبية ترتقي إلى اثنی عشر صنفًا: الأول: علم اللغة، والثانی: علم الأبنية، والثالث: علم الاشتقاق، والرابع: علم الإعراب، والخامس: علم المعانی، والسادس: علم البيان، والسابع: علم العروض، والثامن: علم القوافی، والتاسع: إنشاء النثر، والعاشر: قرض الشعر، والحادی عشر: علم الكتابة، والثانی عشر: المحاضرات.

علوم ادبیہ کی اقسام:

امام زمخشری نے کہا: جان لیجئے! کہ علوم ادبیہ کی اقسام زیادہ سے زیادہ بارہ (۱۲) ہیں۔

(۱) الاوّل: علم اللغۃ — (۲) الثانی: علم الابنیۃ (صرف)

(۳) الثالث: علم الاشتقاق — (۴) الرابع: علم الاعراب (نحو)

(۵) الخامس: علم معانی — (۶) السادس: علم بیان

(۷) السابع: علم عروض — (۸) الثامن: علم قوافی

(۹) التاسع: انشاء النثر (۱۰) العاشر: قرض الشعر (وزن شعر)

(۱۱) الحادی عشر علم الکتابۃ (۱۲) الثانی عشر محاضرات

فالأديب من يعرف علم الأدب كالنحو والصرف واللغة والبيان والمعانى والعروض ونحوها.

تو ادیب وہ ہے جو علم ادب جانتا ہے جیسا کہ نحو، صرف، لغت، بیان، معانی اور عروض وغیرہ۔

يشمل علم الأدب الشعر والنثر. أما العشر فهو الكلام الموزون المقفى أو هو الأسلوب الذى يصوربه الشاعر عواطفه وأحاسيه معتمدا فى ذلك على موسيقا الوزن والقافية و عنصرى الخيال والعاطفة. وأما النثر فهو الأسلوب الذى يصوربه الأديب أفكاره و معانيه غير معتد على وزن أو قافية ومن هنا يتضح لنا أنّ الشعر مظهر الوجدان وأنّ النثر مظهر العقل والثقافة.

علم ادب شعر و نثر پر مشتمل ہوتا ہے۔

شعر: بہر حال شعر وہ کلامِ موزون جو مقفیٰ (ہم قافیہ) ہو یا وہ اسلوب جس کے ذریعے شاعر اپنی مائل شدہ چیزوں، احساسات کی تصویر کشی کرتا ہے اس پر اعتماد کرتے ہوئے اور وزن اور قافیہ، اردگرد مائل ہونے والے خیال کے عناصر کو مرتب کرتے ہوئے۔

نثر: نثر وہ اسلوب جس کے ذریعے ادیب اپنے افکار و معانی کی تصویر کشی کرتا ہے بغیر وزن یا قافیہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور یہاں سے ہمارے لیے واضح ہوا کہ شعر وجدان کا مظہر ہے اور نثر عقل و ثقافت کا مظہر ہے۔

ولذلك كان الشعر أسبق وجودًا من النثر: لأنه يقوم على الخيال والعاطفة أما النثر فيقوم على التفكير والمنطق. والخيال أسبق فى الوجود من التفكير.

اور اسی وجہ سے شعر نثر سے زیادہ سبقت رکھتے ہیں کیونکہ وہ خیال اور پسندیدہ باتوں پر (مشتمل ہوتے ہیں) قائم ہوتے ہیں بہر حال نثر تو وہ غور و فکر اور گفتگو پر مشتمل ہوتے ہیں اور خیال، وجود میں، غور و فکر سے زیادہ سبقت رکھتے ہیں (الاولی فالاولی)۔

معلومات عامة عن الأشعار

اشعار سے متعلقہ معلوماتِ عامہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إنّ من الشعر حكم۔

حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''بلاشبہ شعر حکمت ہے۔''

فالحكمة إذا كانت فى شعر من الأشعار يجوز إنشاد هذا الشعر. والمراد بالحكمة هو القول الصادق المطابق للواقع. و قيل: أصل الحكمة المنع. والمعنى أنّ من الشعر كلامًا نافعًا يمنع من السفه۔

تو حکمت دانائی جب اشعار میں سے کسی شعر میں ہوسکتی ہے تو اس شعر کو پڑھنا بطور شعر جائز ہے۔

اور حکمت سے مراد وہ سچا قول جو واقع کے مطابق ہو۔ اور کہا گیا ہے کہ حکمت کی اصل ''منع'' ہے اور مطلب یہ ہے کہ شعر وہ کلام جو بیوقوفی سے منع کرے۔

فقال ابن التين: "مفهومه أنّ بعض الشعر ليس كذلك، لأنّ "من" تبعضية". وقال الطبرى: "فى هذا الحديث رد على كثرة الشعر مطلقا" وأخرج الطبرى عن جماعة من الصحابة و من كبار التابعين أنهم قالوا الشعر وأنشدوه واستنشدوه، وروى الترمذى و ابن أبى شيبة من حديث جابر بن سمرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: "كان أصحاب رسول الله يتذاكرون الشعر و حديث الجاهلية عند رسول الله فلا ينهاهم و ربما تبسم۔"

ابن تین نے کہا: اسکا مفہوم کہ بعض شعر اس طرح نہیں ہیں کہ ''مِن'' تبعیضیہ ہے۔

امام طبری نے فرمایا: اس حدیث میں کثرتِ شعر پر مطلقاً رد ہے۔

امام طبری نے ی حدیث کئی صحابہ علیہم الرضوان اور کبار تابعین علیہم الرحمۃ سے نقل کی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ شعر پڑھو اور پڑھنے کو کہو (پڑھاؤ)۔

اور امام ترمذی، ابن ابی شیبہ سے مروی حدیثِ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرمایا: ''اصحاب

رسول شعر اور جاہلیت کی باتیں حضور علیہ السلام کے سامنے کیا کرتے تو حضور علیہ السلام انہیں منع نہ فرماتے بلکہ کبھی کبھی مسکرایا (بھی) کرتے۔"

الشعر والرَّجَز والحُداء كسائر الكلام، فما كان فيه ذكر تعظيم الله تعالى ووحدانيته و قدرته وإيثار طاعته و تصغير الدنيا والاستسلام له تعالى فهو حسن مرغّب فيه، وهو الذى قال فيه عليه السلام: "إنَّ من الشعر حكمة" وما كان منه كذبًا و فحشًا فهو الذى ذمه الله و رسوله. وقال الشافعي: "الشعر كلام، حَسَنُه كحَسَن الكلام و قبيحُه كقبيحه." و سَماع الحُداء و نشيد الأعراب لا بأس به، فإنَّ الرسول قد سمعه و أقرّه ولم ينكره.

شعر رجز اور حُداء ہے بقیہ تمام کلاموں کی طرح تو وہ جن میں تعظیم باری تعالیٰ' خدا تعالیٰ کی وحدانیت قدرت' ایثار' اُس کی اطاعت' دنیا کا چھوٹا ہونا اور اللہ تعالیٰ کو ماننے سے متعلقہ باتیں ذکر ہوں تو وہ اچھے ہیں ترغیب شدہ ہیں اور وہ بات ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "شعر حکمت ہے۔"

جو جھوٹے اور فحش نہ ہوں تو وہ اللہ اور اُس کے رسول کے ذمہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "شعر کلام ہے اِس کا حسن کلام کے حسن کی طرح' اس کی قباحت کلام کے قبیح ہونے کی طرح ہے۔" حُداء (کلام) کو سننا اور عرب والوں (گاؤں کے عربی) کا شعر پڑھنا اِس میں کوئی حرج نہیں کہ حضور علیہ السلام نے انہیں سنا' برقرار رکھا انکار نہ فرمایا۔

إنّ الشّعر لا دخل له فى الحسن والقبح ولا يعتبر به حال المعانى فى الحسن والقبح، والمدار إنّما هو على المعانى لا على كون الكلام نثرًا أو نظمًا، فإنّهما كيفيتان لأداء المعنى و طريقان إليه. ولكن المعنى إن كان حسنًا و حكمةً فذلك الشّعر حكمة، وإذا كان قبيحًا فذلك الشّعر كذلك. وإنّما يذمّ الشّعر شرعًا بناءً على أنّه غالبًا يكون مدحًا لمن لا يستحقّه و

غير ذلك، و لذلك لمّا قال تعالى: وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔ الشعراء: ۲۲۴) أثنى على ذلك بقوله: إِلَّا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الآية(الشعراء: ۲۲۷)

شعر میں حسن وقبیح کا کوئی عمل دخل نہیں اور حسن وقبیح میں معانی کا حال معتبر نہیں بلکہ مدار تو معانی پر ہے نہ کہ کلام کے نثر یا نظم ہونے پر۔ کہ یہ دونوں معانی کی ادائیگی کے لیے کیفیتیں اور طریقے ہیں۔ لیکن معنیٰ اگر حسن وحکمت والا ہو تو شعر حکمت ہے اور جبکہ وہ قبیح ہو تو شعر بھی اسی طرح ہے اور شعر کی شرعاً جو مذمت ہے وہ اسی بنا پر ہے غالباً کہ ایسے کی مدح کرنا جو اس کا مستحق نہیں وغیرہ۔ اِسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان، الشعراء: 224)

اور دوسری بار فرمایا:

مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔ (ترجمہ کنزالایمان: الشعراء: 227)

إذا كان فى الشعر حكمة كالمواعظ والأمثال التى تنفع الناس فيجوز إنشاده بلا ريب۔

جب شعر میں حکمت ہو تو وہ اُن مواعظ اور امثلہ کی طرح ہے جو لوگوں کو نفع دیتی ہیں تو ان کو بطور شعر پڑھنا بلاغت (بغیر شک وشبے) کے جائز ہے۔

وأما الحكمة ففيها أقوال كثيرة مضطربة قد اقتصر كل من قائليها على بعض صفات الحكمة وقد صفالنا منها أنّ الحكمة عبارة عن العلم المتصف بالأحكام المشتمل على المعرفة بالله تبارك و تعالىٰ المصحوب بنفاذ البصيرة و تهذيب النفس و تحقيق الحق والعمل به والصد عن اتباع الهوى والباطل، والحكيم من له ذلك، وقال أبو بكر بن دُرَيد: "كل كلمة و عظتك و زَجَرَتْك أو دعتْك إلى مُكْرمة أو نهتك عن قبيح فهى حكمة و حكم۔" ومنه قول النبى صلى الله عليه وسلم: "إنّ من

الشعر حكمة." وفي بعض الروايات: حكما" والله أعلم.

بہر حال حکمت تو اِس میں کثیر اقوال مضطرب ہیں۔

ہر ایک نے اِس پر اکتفاء کیا کہ بعض صفات حکمت ہیں اور ہمارے لیے جو بیان ہوا کہ حکمت سے مراد وہ علم ہے جو ایسے احکام سے متصف ہو جو اللہ تعالیٰ کی معرفت پر مشتمل ہو' جو بصیرت کے نفاذ سے ملا ہوا ہو اور نفس کی تہذیب اور حق کی تحقیق اور اِس پر عمل سے ملا ہوا ہو۔ اور باطل خواہشات کی پیروی سے روکے اور ہر اُس فیصلے سے روکے جو باطل ہو (یا صحیح فیصلے کے نفاذ کے لیے ہو)۔

ابو بکر بن درید نے کہا: ہر کلمہ تجھے وعظ کرتا' زجر کرتا ہے یا تجھے بھلائی کی دعوت دیتا یا برائی سے منع کرتا ہے وہ حکمت و حکم ہے۔

اور نبی علیہ السلام کے فرمان میں بھی یہ مفہوم ہے کہ ''شعر حکمت ہے'' اور بعض روایات میں لفظ "حکماً" ہے (حکمۃً کی بجائے) واللہ اعلم۔

الحديث: "وإنّ من الشعر حكما" بكسر ففتح، جمع حكمة أي: قولا صادقا مطابقا للواقع موافقا للحق، وذلك ما منه من المواعظ و ذم الدنيا والتحذير من غرورها و نحو ذلك، و جنس الشعر وإن كان مذمومًا لكن منه ما بحمد لاشتماله على الحكمة.

حدیث "وان من الشعرِ حكماً" کسر پھر فتح کے ساتھ یہ حکمت کی جمع ہے یعنی سچی بات جو واقع کے مطابق ہو حق کے موافق ہو اور وہ جو وعظ و نصیحت' دنیا کی مذمت' غرور و تکبر سے ڈرانے وغیرہ کے حوالے سے ہو اور شعر کی جنس اگرچہ مذموم ہو لیکن ایسا ہو کہ حمد پر ہو تو وہ حکمت پر مشتمل ہے۔

قال ابن عباس: إذا خفي عليكم شيء من القرآن فابتغوه من الشعر، فإنه ديوان العرب.

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب قرآن میں سے کچھ تم پر چھپایا جائے تو شعر کی

اتباع کرو کہ یہ عرب والوں کے دیوان ہیں۔

قال ابن عباس: الشعر ديوان العرب، هو أوّل علم العرب، فعليكم بشعر الجاهلية شعر أهل الحجاز۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شعر عرب کے دیوان ہیں یہ اوّلین اہلِ عرب کا علم ہے تو تم پر جاہلیت کے شعر لازم ہیں جو اہلِ حجاز کے شعر ہیں۔

عن عِكْرِمة، عن ابن عبّاسٍ، قال: "إذا قرأ أحدكم شيئًا من القرآن يَدْرِ ما تفسيره فليتمسه فى الشّعر، فإنّه ديوان العرب۔" هذا هو الصحيح موقوف۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی قرآن پڑھے اور وہ اس کی تفسیر نہ جانتا ہو تو اُسے چاہیے کہ شعر سے التماس کرلے (شعر سے مدد حاصل کرلے) کہ یہ عرب کے دیوان ہیں یہ صحیح، موقوف ہے۔

فى الشعر الحِكَم النادرة، والأمثال السائرة، و شواهد التفسير، ودلائل التأويل، فهو ديوان العرب، والمقيد للغاتها ووجوهِ خطابها، فلزم كتبه للحاجة إلى ذلك۔

شعر میں حکمتیں نایاب حکمتیں نادرہ، تمام امثلہ، تفسیر کے شواہد اور تاویل کے دلائل ہیں تو یہ عرب کے دیوان ہیں اور یہ لغاتِ عرب اور ان کے خطاب کے وجوہ کو مقید کرنے والے ہیں تو اِن کو لکھنے کی حاجت ضروری ولازم ہے۔

وعن يوسف بن مهران و سعيد بن جُبير أنهما قالا: (كنا نسمع ابن عباس كثيرًا يُسأل عن القرآن فيقول: هو كذا و كذا، ما سمعتم الشاعر يقول: كذا و كذا؟"

یوسف بن مہران اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے مروی فرماتے ہیں ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا بہت بار جب اُن سے قرآن کے بارے میں پوچھا جاتا تو وہ فرماتے وہ یوں یوں ہے جو تم

نے شاعر سے سنا جو ایسے ایسے کہتا ہے۔

ولقد كره عليه الصلاة والسلام شعراء الشرك و نفرمنهم واستعان بشعراء المسلمين ودعاهم أن يدافعوا عن الدين و أن ينشدوا بين يدى هو جعل الشعر سلاحا يدافع به حيث قال: ماذا مينع الذين نصروا الله و رسوله بأسلحتهم أن ينصروه بألسنتهم ودعا الرسول الكريم الشاعر حسان بن ثابت إلى الدفاع عن العقيدة والدين و هجاء المشركين حيث سمى حسان بن ثابت بشاعر الرسول لقوله:

قال الله: قد أرسلت عبدا يقول الحق إن نفع البلاء
شهدت به فقوموا صدقوه فقلتم: لا نقوم ولا نشاء
فمن يهجو الرسول منكم و يمدحه و ينصره سواء

اور تحقیق نبی علیہ السلام نے شعراء شرک کو ناپسند فرمایا اور اُن سے نفرت کا اظہار فرمایا اور مسلمان شعراء کی مدد فرمائی' دعا دی کہ وہ دین کے بارے میں دفاع کریں اور یہ کہ وہ شعر پڑھیں اُن کے سامنے اور شعر کو اسلحہ بنایا جس سے دفاع کیا جائے کہ فرمایا: کہ کیا ہے کہ اُن لوگوں کو روکتے ہو جو اللہ و رسول (کے دین کی) کی مدد کرتے ہیں۔ اپنے اسلحوں سے کہ وہ مدد کرتے ہیں اپنی زبانوں سے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دعا دی جب انہوں نے عقیدہ و دین کا دفاع کیا اور مشرکین کی ہجو و مذمت کی اِسی لیے حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو ''شاعر رسول'' کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کہا:

اللہ نے فرمایا: میں نے ایک خاص بندہ بھیجا جو حق کہتا ہے کہ مصیبت کا نفع حاضر ہے تو کھڑے ہو جاؤ اور اس کی تصدق کرو تو تم نے کہا ہم نہ کھڑے ہونگے اور نہ ہم ایسا چاہتے ہیں تو جس نے تم میں سے رسول کی ہجو کی انہوں نے اُس کی مدح اور نصرت برابر کی۔

يروى أن وفدا من تميم قدموا على الرسول ومعهم من

شعرائهم الزبرقان بن بدر والأقرع بن حابس، ومن خطبائهم عطارد بن حاجب، ثم راحوا ينادونه من وراء الحجرات: يا محمد اخرج إلينا نفاخرك ونشاعرك فإن مدحنا زين و ذمنا شين. فرماهم الرسول بخطيبه ثابت بن قيس و شاعره حسان بن ثابت. فساجل ثابت عطاردا خطابة، وساجل حسان الزبرقان شعرا، فقال بن حابس: فوالله إن هذا الرجل- يعني الرسول- لمؤتى له، لخطيبه أخطب من خطيبنا، ولشاعره أشعر من شعرائنا، وأصواتهم أعلى من أصواتنا، ثم أسلم القوم جميعا بين يدي الرسول وأغدق عليهم الهدايا۔

مروی ہے کہ بنو تمیم کا وفد حضور علیہ السلام کے پاس آیا اُن کے ساتھ زبرقان بن بدر اور اقرع بن حابس شعراء بھی تھے اور اُن کے خطباء عطارد بن حاجب بھی تھے پھر انہوں نے حجروں کے پیچھے سے ہی آوازیں دینا شروع کر دیں یا محمد! آپ ہمارے پاس آئیں ہم آپ پر فخر کرتے ہیں اور آپ کے بارے میں شعر کہتے ہیں کہ ہماری مدح زینت ہے اور ہماری مذمت بہت بری ہے۔

تو نبی علیہ السلام نے اُن پر اپنے خطیب ثابت بن قیس اور شاعر حسان بن ثابت کو مقابل میں کھڑا کیا ثابت رضی اللہ عنہ نے عطارد کا خطاب میں مقابلہ کیا حسان رضی اللہ عنہ نے شعر میں زبرقان کا مقابلہ کیا۔ تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ شخص یعنی نبی کریم جن کے پاس تم آئے ہو یہ ہمارے خطیبوں میں سب سے بڑے خطیب، ہمارے شعراء میں سب سے بڑے شاعر ہماری آوازوں میں سب سے بلند آواز والے ہیں پھر ساری قوم حضور علیہ السلام کے سامنے ایمان لے آئی اور حضور علیہ السلام نے انہیں ہدایت کی تعلیم دی۔

واختلف العلماء فی إنشاد الشعر فی المسجد، فأجازته طائفة إذا كان الشعر مما لا بأس بروايته، قال ابن حبيب: رأيت ابن الماجشون، ومحمد بن سلام ينشدان فيه الشعر و يذكران أيام العرب وقد كان اليربوع، والضحاك بن عثمان ينشدان مالكًا و يحدثانه بأخبار العرب، فيصغي إليهما، و

خالفهم فی ذلك آخرون، فكرهوا إنشاد الشعر فی المسجد، واحتجوا بما رواه اللیث، عن ابن عجلان، عن عمرو بن شعیب، عن أبیه، عن جده: (أن الرسول كره أن ینشد الشعر فی المسجد، و أن تباع فیه السلع، وأن یتحلق فیه قبل الصلاة). قال الطحاوی: و حجة أهل المقالة الأولی ما ذكره البخاری فی بدء الخلق، أن عمر مر فی المسجد و حسان ینشد فیه، فزجره، فقال: كنت أنشد فیه، و فیه من هو خیر منك، وكان ذلك بحضرة أصحاب الرسول (صلی الله علیه و سلم) ینكره أحد منهم ولا أنكره عمر أیضًا، فكأن الشعر الذی نهی عن إنشاده فی المسجد: الشعر الذی فیه الخنا والزور، و یجوز أن یكون الشعر الذی یغلب علی المسجد حتی یكون كل من فی المسجد متشاغلاً به، كما تأول أبو عبید فی قوله علیه السلام: (لأن یمتلئ جوف أحدكم فیحًا حتی یَرِیَهُ، خیر له من أن یمتلی شعرًا)، أنه الذی یغلب علی صاحبه.

مسجد میں شعر کہنے کے حوالے سے علماء کا اختلاف ہے ایک گروہ اجازت دیتا ہے کہ اس کی روایت میں حرج نہیں۔

ابن حبیب نے کہا: میں نے ابن ماجشون، محمد بن سلام کو دیکھا وہ مسجد میں شعر پڑھتے تھے اور وہ ایام عرب کا ذکر کرتے اور یربوع اور ضحاک بن عثمان کو دیکھا وہ امام مالک کے بارے میں شعر کہتے اور اہل عرب کے واقعات بیان کرتے۔ ان کو بہت توجہ سے سنا جاتا۔

بعض دوسرے اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ مسجد میں شعر گوئی کو ناپسند جانتے ہیں اور وہ حضرت لیث کی روایت سے دلیل پکڑتے ہیں جو ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں شعر کو ناپسند فرمایا اور بیع مسجد میں کہ سامان مسجد میں ہو۔ اس سے منع فرمایا اور یہ کہ نماز سے پہلے مسجد میں حلق کرانے سے منع فرمایا۔

امام طحاوی نے فرمایا: پہلی گفتگو والوں کی حجت وہ جو امام بخاری نے ابتداء مخلوق کے بارے میں ذکر کیا (باب کا نام) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کے پاس سے گزرے اور حضرت حسان

رضی اللہ عنہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں زجر فرمایا تو کہنے لگے میں مسجد میں شعر کہتا ہوں اور حالانکہ مسجد میں آپ سے بہتر موجود ہے۔ اور یہ واقعہ حضور علیہ السلام کے سامنے ہوا کسی نے بھی اس کا انکار نہ کیا اور نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا۔ تو گویا جس شعر سے مسجد میں پڑھنے سے منع فرمایا وہ ایسا شعر جس میں بدزبانی اور جھوٹ ہو۔ اور وہ شعر مسجد میں جائز ہے (جو اس کے علاوہ اچھا ہو)۔ یہاں تک کہ ہر وہ جو مسجد میں ہو اُسے اِس کا ذوق ہو جیسا کہ ابوعبید نے حضور علیہ السلام کے قول مبارک کی تاویل کی ہے۔

اختلف العلماء فی إنشاد الشعر فی المسجد، فاجازه طائفة إذا كان الشِّعرُ مما لا بأس به، وإذا كان فيه حِكْمَة، أو فيه ذكر فخر النَّبِيّ والصّحابة، فذلك جائزٌ لا خلافَ فيه، لأنّ الشِّعرَ إنّما هو كلامٌ موزونٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، و قبيحُه قبيحٌ۔

علماء کا مسجد میں شعر گوئی کے حوالے سے اختلاف ہے۔ ایک گروہ اجازت دیتا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس میں حکمت ہو، یا جس میں نبی علیہ السلام کی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فخر کا بیان ہو تو وہ جائز ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ شعر کلام موزوں ہے تو اِس کا حسن کلام کا حسن، اس کی قباحت کلام کی قباحت ہے۔

أمّا الحَسَنُ فجائزٌ لما قدمناه، و لما رَوَى عبدالملك بن حبيب، قال: رأيتُ ابن الماجِشُون و محمد بن سلام يُنْشِدَانِ فيه الشِّعرَ و يَذْكُران أيّام العرب۔

بہر حال حسن تو یہ جائز ہے کہ جس کا ذکر ہم نے پہلے کیا اور عبدالملک بن حبیب سے مروی کہا کہ: میں نے ابن ماحبشون اور محمد بن سلام کو دیکھا وہ مسجد میں شعر کہتے جس میں ایام عرب کا ذکر تے۔

وأمّا ما كان قبيحًا مما لا حِكْمَةَ فيه ولا عِلْمَ، فيبغى أنّ يُنَزَّهَ المسجدُ عن إنشادِهِ فيه۔

اور بہر حال قبیح جس میں حکمت نہ ہو اور نہ ہی علم ہو تو مناسب ہے کہ مسجد میں ان کے پڑھنے سے بچا جائے۔

وأمّا الّذين منعوا ذلك ولم يُجَوِّزُوهُ، فاحتجُّوا بحديث رواه اللَّيث، عن ابنِ عَجلاَنَ، عن عَمْرِو بن شَعَيْبٍ، عن أبيه، عن جدّه، أنَ النَّبي صلى الله عليه كره إنشاد الشِّعر في المسجد، وأن يُباع فيه أو يشترى. ذكره أبو داود وغيره۔

اور وہ لوگ جو اس سے منع کرتے ہیں اور جائز قرار نہیں دیتے تو وہ حدیثِ اللیث عن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے دلیل پکڑتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں شعر پڑھنے، بیع وشراء سے منع فرمایا اسے ابوداؤد وغیرہ نے ذکر کیا۔

و حُجَّةُ أهل المقالةِ الأُولى أقوى لما روى البخاريّ وغيره بلا جواز في ذلك۔

پہلے گروہ والوں کی بات اولی ہے کیونکہ امام بخاری وغیرہ نے اِس کے جائز ہونے کے حوالے سے روایت پیش کی ہے۔

قال الإمام أحمد رضا خان عليه رحمة الرحمن:

أي: الاشتغال في بعض الأحيان بأمر مباح كإنشاد أشعار الغزل المباحة واستنشاده مثلًا لحصول النشاط بعد مشقة دينية مباح بل مطلوب شرعًا۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عبادت ومحنتِ دینیہ کے بعد دفع کمال وملال وحصول تازگی وراحت کے لیے احیانا کسی امرِ مباح میں مشغولی جیسے جائز اشعار عاشقانہ کا پڑھنا سننا شرعا مباح بلکہ مطلوب ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ۱/۱۹۹۹ الجزء ب)

ابو عدن عبد العلی مدنی

ناظم جامعۃ المدینہ فیضان امام حسین رضی اللہ عنہ

دیوان حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وقال حسّان رضی اللہ عنہ یمدح النّبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ
مِنَ اللهِ مَشْهُوْدٌ يَلُوْحُ وَ يَشْهَدُ

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مہر نبوت درخشاں ہے اللہ کی طرف سے دلیلِ روشن ہے اور گواہی دیتی ہے۔

وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى إِسْمِهِ
إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ

(۲) اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اپنے نام سے مربوط کر دیا اس لیے مؤذن پانچوں وقت اذان میں اشھد کہتا ہے۔

وَشَقَّ لَهُ مِنْ إِسْمِهِ لِيُجِلَّهُ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

(۳) اللہ نے اپنے نام سے اپنے پیغمبر کا نام نکالا عرش والا محمود (خدا) ہے اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفَتْرَةٍ
مِنَ الرُّسْلِ وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

(۴) یہ ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو ناامیدی اور انبیاء کے سلسلۂ بعثت کے طویل وقفے کے بعد ہم تک آئے ہیں اور اس وقت آئے جب زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی۔

فَأَمْسَى سِرَاجًا مُسْتَنِيْرًا وَهَادِيًا
يَلُوْحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيْلُ الْمُهَنَّدُ

(۵) یہ ایک روشن چراغ، روشنی دینے والے اور ہادی بن کر آئے جس کی چمک ایسی ہے جیسے ہندی تلوار چمکتی ہے۔

وَأَنْذَرَنَا نَارًا وَبَشَّرَ جَنَّةً
وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللهَ نَحْمَدُ

(۶) ہمیں جہنم سے ڈرایا' جنت کی بشارت دی' اسلام سکھایا پس اللہ ہی ہے جس کی ہم حمد کرتے ہیں۔

وَأَنْتَ إِلٰهَ الْخَلْقِ رَبِّيْ وَخَالِقِيْ
بِذَلِكَ مَا عُمِّرْتُ فِي النَّاسِ أَشْهَدُ

(۷) اور ساری مخلوق کا معبود میرا رب اور خالق ہے۔ ہم زندگی بھر اس کی شہادت دیتے رہیں گے۔

تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا
سِوَاكَ إِلٰهًا أَنْتَ أَعْلَى وَأَمْجَدُ

(۸) سارے جہاں کے رب تیری شان بڑی ہے اور تو بلند ہے اس شخص کے قول سے جو تیرے سوا کسی کو پکارتا ہے تو بہت بلند اور بڑائیوں والا ہے۔

لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْأَمْرُ كُلُّهٗ
فَإِيَّاكَ نَسْتَهْدِيْ وَإِيَّاكَ نَعْبُدُ

(۹) حیات بخشی اور نفع دینا اور ساری حکمرانی صرف تیری ہے ہم تجھ ہی سے ہدایت خواہ ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

فلمّا سمع بذلك حسّان رضی الله عنه قال يجاوب الهاتف

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ غَابَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ
وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِيْ إِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِيْ

(۱) قوم (قریش) خسارے میں ہوگئی کہ اُن کا نبی انہیں چھوڑ کر چلا گیا حالانکہ انہیں ستھرا کیا گیا جو اِن کی طرف چلتا ہے اور مدد کرتا ہے وقت دوپہر بھی۔

تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُوْلُهُمْ
وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُوْرٍ مُجَدَّدِ

(۲) انہوں نے اس قوم سے سفر کیا (کوچ کیا) جن کی عقلیں گمراہ ہو گئیں اور ایک نئے نور کے ساتھ (ایک نئی) قوم (انصار) کو حلال کیا) کے ہاں ٹھہرے۔

هَدَاهُمْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالِ رَبُّهُمْ
وَأَرْشَدَهُمْ، مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشَدِ

(۳) اُن کے رب نے انہیں گمراہی کے بعد ہدایت دی اور ان کی رہنمائی فرمائی اور جو حق کی اتباع کرتا ہے منزل پالیتا ہے۔

وَهَلْ يَسْتَوِيْ ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوْا
عَمًى، وَهُدَاةٌ يَهْتَدُوْنَ بِمُهْتَدِ

(۴) اور کیا ایک گمراہ بیوقوف، اندھی قوم اور ایک ہدایت یافتہ، ہدایت رکھنے والے ایک سچے رہنما کی برابر ہو سکتے ہیں (ہرگز نہیں)۔

لَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى أَهْلِ يَثْرِبٍ
رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِأَسْعَدِ

(۵) تحقیق اہلِ یثرب پر ہدایت کی سواریاں نازل ہوئیں تو ان کے لیے خوش بختیاں (حلال) نچھاور ہوئیں۔

نَبِيٌّ يَرَى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهٗ
وَيَتْلُو كِتَابَ اللهِ فِيْ كُلِّ مَسْجِدِ

(۶) نبی علیہ السلام وہ دیکھتے جو لوگ ان کے اردگرد نہ دیکھتے وہ ہر مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت فرماتے۔

وَإِنْ قَالَ فِيْ يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ
فَتَصْدِيْقُهَا فِيْ الْيَوْمِ أَوْ فِيْ ضُحَى الْغَدِ

(۷) اگرچہ انہوں نے ایک دن غائب کی بات کہی تو اُس دن یا اگلے دن چاشت کے وقت اس کی تصدیق ہوئی۔

لِيَهْنِ أَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ
بِصُحْبَتِهِ. مَنْ يُسْعِدِ اللهُ يَسْعَدِ

(۸) چاہیے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بہت بہت مبارک ہو کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی صحبت مبارک حاصل کی اور جسے اللہ خوش بخت رکھے وہی سعادت مند ہوتا ہے۔

وقال فی "أسد الغابة": وصفت عائشة رسول الله فقالت: "كان والله كما قال فيه حسّان

مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاجِي الْبَهِيمِ جَبِينُهُ
يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ

(۱) اندھیری رات میں ان کی پیشانی نظر آتی ہے تو اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔

فَمَنْ كَانَ أَوْ يَكُونُ كَأَحْمَدَ
نِظَامٌ لِحَقٍّ أَوْ نَكَالٌ لِمُلْحِدِ

(۲) کیا کوئی احمدِ مجتبیٰ کی طرح تھا یا ہوگا؟ یہ نظامِ حق ہے یا کسی ملحد کا ہی اس سے انکار ہوگا (حضور علیہ السلام کی مثل کوئی نہیں)۔

من الثالث الطويل والقافية متواتر

وَإِنَّ امْرَأً يُمْسِي وَيُصْبِحُ سَالِمًا
مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا جَنَى لَسَعِيدُ

(۱) اور بے شک وہ شخص صبح و شام لوگوں کی مذمت سے محفوظ ہے تو وہ خوشبخت ہے مگر وہ جو کوئی جنایت (نقصان) کرے۔

وَإِنَّ امْرَأً نَالَ الْغِنَى ثُمَّ لَمْ يَنَلْ
صَدِيقًا وَلَا ذَا حَاجَةٍ لَزَهِيدُ

(۲) اور وہ شخص جو صاحبِ مال ہو اور اُس کا کوئی دوست نہ ہو اور لوگوں میں کوئی محتاج شخص اُسے نہ جانتا ہو تو وہ محروم ہے۔

وَإِنَّ امْرَأً لَاحَى الرِّجَالَ عَلَى الْغِنَى
وَلَمْ يَسْأَلِ اللهَ الْغِنَى لَحَسُوْدُ

(۳) اور جو ملامت کرے یا لوگوں کو ان کی غنا پر دشمن بنائے (جانے) اور خود اللہ سے اپنے لیے غنا کا سوال نہ کرے تو وہ حاسد ہے۔

❁❁❁

وقال رضی اللہ عنہ یرثی نافع بن بدیل استشهد یوم بئر معونة

رَحِمَ اللهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْلٍ
رَحْمَةَ الْمُشْتَهِيْ ثَوَابَ الْجِهَادِ

(۱) اللہ رحم فرمائے نافع بن بذیل پر ایسی رحمت جو جہاد کا ثواب دیکھنے والے خواہشمند پر ہوتی ہے۔

صَابِرًا صَادِقَ الْحَدِيْثِ إِذَا مَا
أَكْثَرَ الْقَوْمُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ

(۲) صبر کرنے والا، سچا جب بھی قوم کی اکثریت مختلف اقوال کہتی تو وہ سیدھی بات کرتا۔

❁❁❁

وقال لعمرو بن العاصی السهمی

زَعَمَ ابْنُ نَابِغَةَ اللَّئِيْمُ بِأَنَّنَا
لَا نَجْعَلُ الْأَحْسَابَ دُوْنَ مُحَمَّدِ

(۱) ابن نابغہ کمینہ شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہم اپنے حسب وعزتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ نہ بنائیں گے (مطلب حسب وعزت وشرف کو معاذ اللہ آگے رکھیے گے)۔

أَمْوَالُنَا وَنُفُوْسُنَا مِنْ دُوْنِهِ
مَنْ يَصْطَنِعْ خَيْرًا يُثَبْ وَيُحَمَّدِ

(۲) ہم تو اپنے مال وجان اُن کے سامنے فدیہ بنادیں گے اور جو بھلائی چاہتا ہے وہ ثواب پاتا ہے اس کی حمد کی جاتی ہے۔

فِتْيَانُ صِدْقٍ كَاللُّيُوْثِ مَسَاعِرٌ
مَنْ يَلْقَهُمْ يَوْمَ الهِيَاجِ يُعَرَّدِ

(۳) ہم شیروں کی طرح سچے نوجوان ہیں اور جنگ کے دن جو ہم سے ملے گا وہ ہم سے جنگ کا انکار کرے گا اور تیزی سے بھاگ جائے گا۔

قَوْمُ ابْنِ نَابِغَةَ اللِّئَامُ أَذِلَّةٌ
لَا يَقْبِلُوْنَ عَلَى صَفِيْرِ الْمُرْعَدِ

(۴) ابن نابغہ کمینے کی قوم ذلیل ہے بزدل ہے۔ وہ تو خوف کی سیٹی سے ہی بھاگ جاتے ہیں (بزدل ہلکا سا خوف برداشت نہیں کرتے)۔

وَبَنٰى لَهُمْ يَيْتًا أَبُوْكَ مُقَصِّرًا
كُفْرًا وَلُؤْمًا بِئْسَ بَيْتُ الْمُخْتِدِ

(۵) تمہارے باپ نے اُن کے لیے (قوم کے لیے) ملامت و عار والا محل بنایا کتنا ہی برا گھر ہے جو برائی اگاتا ہے۔

❁❁❁❁

وقال رضی اللہ عنہ

فَلَمَّا أَنَاخُوا بِجَنْبِي صِرَارٍ
وَشَدّوا السُّرُوْجَ بِلِيِّ الْحُزُمْ

(۱) جب ہمارے قبیلے والے جبلِ صرار کے پاس اترے اور انہوں نے پالان کھولے آرام کرنے کے لیے۔

فما رَاعَهُمْ غيرُ مَعْجِ الخيو
لِ والزّحفُ من خلفهم قد دَهِم

(۲) تو وہ اِس حالت میں خوف زدہ نہ تھے مگر اُن کے پیچھے سے دشمنوں کے تیز رفتار گھوڑے بغیر تیاری کے آنے کا اور وہ غافل ہوں۔

فَطَارُوا سِلَالًا وقد أُفْزِعوا
وطِرْنا إليهمْ كأُسْدِ الأَجَمْ

(۳) تو جب دشمنوں نے حملہ کیا ہم پر تو ہم نے ایک بڑے شیر کی مانند اُن پر مقابلۃً حملہ کیا۔

على كلّ سَلْهَبَة فى الصيّا
نِ لا تستكينُ لطولِ السَأَمْ

(۴) اور ہم ایسے گھوڑوں پر ہوتے ہیں جو مضبوط ہڈیوں اور موٹی جلد والے ہوتے ہیں وہ لمبی اکتاہٹ کے باوجود استراحت سے لطف اندوز نہیں ہوتے۔

وكلِّ كُمَيْتِ مطارِ الفؤادِ
أمينِ الفصوصِ، كمثلِ الزَّلَمْ

(۵) ہم ایسے گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں جن کے رنگ سرخ و سیاہ کے درمیان کے ہیں مضبوط دل والے۔ گھٹنے اور کلایوں کے جوڑوں سے محفوظ وہ چلتے ہیں گویا اڑتے ہیں اور وہ تیر کی طرح سیدھے چلتے ہیں۔

عليها فوارسُ قدْ عاودوا
قِرَاعَ الكُماةِ، وَضَرْبَ البُهَمْ

(۶) اُن گھوڑوں کی پیٹھوں پر قتال اور جنگ اکثر بہادری سے جاری رہتا ہے۔

لُيُوثٌ إذا غَضِبوا فى الحُرُو
بِ، لا يَنْكِلون، ولكن قُدُمْ

(۷) وہ بہادری میں شیروں کی طرح ہیں جنگوں میں جب وہ غصے میں ہوں تو وہ نہ بزدلی دکھاتے نہ کوتاہی بلکہ وہ آگے ہی آگے جاتے ہیں کہ اگلوں کو اور ان کے قدموں کو پالیں۔

فأبْنا بِساداتِهِمْ والنّسَا
ءِ قَسْرًا، وأموالِهِم تُقتَسمْ

(۸) ہم جنگ میں دشمن پر غلبہ پالیتے ہیں تو اپنے سرداروں اور عورتوں کی طرف آتے ہیں اور اپنے مالوں کو اُن میں تقسیم کرتے ہیں۔

وَرِثْنا مساكنهم بعدهم
وكُنّا مُلُوكًا بها لم نرم

(۹) اور ہم اُن کے بعد اُن کے مکانوں کے وارث ہوئے اور ہم اُن کے ہمیشہ مالک بادشاہ رہے (زائل نہ ہوئے)۔

فلمّا أتانا رسول المليك

فَلَمَّا أَتَانَا رَسُوْلُ الْمَلِيْكِ
بِالنُّوْرِ وَالحَقِّ بَعْدَ الظُّلَمْ

❁❁❁❁

(۱) اور جب ہمارے پاس عظیم سلطنت والے رسول نور لیکر اور تاریکی کے بعد حق لیکر تشریف لائے۔

رَكَنَّا إِلَيْهِ وَلَمْ نَعْصِهِ
غَدَاةَ أَتَانَا مِنْ أَرْضِ الْحَرَمْ

(۲) وہ ہمارے پاس مکہ مکرمہ برکت والے سے چاشت کے وقت تشریف لائے تو ہم نے ان کی اتباع کی اور جوانہوں نے حکم دیا نافرمانی نہ کی۔

وَقُلْنَا صَدَقْتَ رَسُوْلَ الْمَلِيْكِ
هَلُمَّ إِلَيْنَا، وَفِيْنَا أَقِمْ

(۳) اور ہم نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے عظیم سلطنت والے رسول آپ ہمیشہ ہم میں رہیں اور ہم میں قیام فرمارہیں۔

فَنَشْهَدُ أَنَّكَ عِنْدَ الْمَلِيْكِ،
أَرْسِلْتَ حَقًّا بِدِيْنٍ قِيَمْ

(۴) تو ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ مالک کائنات کی جانب سے مضبوط دین کے ساتھ حق کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔

فَنَادِ بِمَا كُنْتَ اَخْفَيْتَهُ
نِدَاءً جِهَارًا. وَلَا تَكْتَتِمْ

(۵) تو آپ اعلانیہ ارشاد فرمائیں کچھ بھی نہ پوشیدہ رکھیں (جو بھی ہو فرمائیں ہم عمل کریں گے)۔

فَإِنَّا وَأَوْلَادَنَا جُنَّةٌ
نَقِيْكَ وَفِيْ مَالِنَا فَاحْتَكِمْ

(۶) ہم اور ہماری آل آپ کی حفاظت کے لیے ڈھال ہے اور ہمارے مالوں میں آپ جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔

فَنَحْنُ وُلَاتُكَ إِذْ كَذَّبُوْكَ
فَنَادِ نِدَاءً وَلَا تَحْتَشِمْ

(۷) ہم آپ کے ساتھ مددگار رہیں گے جب کہ قریش آپ کو جھٹلائیں تو آپ جو لائے ہیں وہ پہنچا دیں ان کفار سے حیاء نہ کریں اور نہ مرغوب ہوں۔

فَطَارَ الْغُوَاةُ بِأَشْيَاعِهِمْ
إِلَيْهِ. يَظُنُّوْنَ أَنْ يَحْتَرِمْ

(۸) تو جب انہوں نے حق کی جانب بلایا تو کفارِ قریش کے مفید لوگ آئے وہ گمان رکھتے تھے کہ شہید کر دیں۔

فَقُمْنَا بِأَسْيَافِنَا دُوْنَهُ
نُجَالِدُ عَنْهُ بُغَاةَ الْأَمَمْ

(۹) تو ہم نے اپنے تلواروں سے دشمنوں کا دفاع کیا اور ہم رسول اکرم ﷺ کے لیے بغاوت کرنے والوں کو دور کرنے کے لیے ''ڈھال'' بن گئے۔

دیوان امام شافعی

حبِ آلِ محمد

تَأَوَّهَ قَلْبِیْ وَالْفُؤَادُ کَئِیْبُ
وَأَرِّقَ نَوْمِیْ فَالسُّهَادُ عَجِیْبُ

(۱) میرا دل آہیں بھرتا ہے اور دل غمگیں ہے میری نیند دور ہے اور شب بیداری عجیب ہے۔

فَمَنْ مُبَلِّغٌ عَنِّی الْحُسَیْنَ رِسَالَةً
وَإِنْ کَرِهَتْهَا أَنْفُسٌ وَقُلُوْبُ

(۲) تو جو مجھ سے حسین کو خط پر چلنے والا ہے اور اگرچہ دل و جان اُسے اچھا نہ جانیں۔

ذَبِیْحٌ بِلَا جُرْمٍ کَأَنَّ قَمِیْصَهُ
صَبِیْغٌ بِمَاءِ الْأُرْجُوَانِ خَضِیْبُ

(۳) وہ بغیر کسی جرم کے شہید ہونے والے گویا اُن کی قمیض مبارک زہریلے پانی سے رنگی گئی۔

فَلِلسَّیْفِ إِعْوَالٌ وَلِلرُّمْحِ رَنَّةٌ
وَلِلْخَیْلِ مِنْ بَعْدِ الصَّهِیْلِ نَحِیْبُ

(۴) تو تلوار رونے کے لیے رونا ہے (چیخ چیخ کر) اور گھوڑے کے لیے ہنہنانے کے بعد گریہ وزاری ہے۔

تَزَلْزَلَتِ الدُّنْیَا لِآلِ مُحَمَّدٍ
وَکَادَتْ لَهُمْ صُمُّ الْجِبَالِ تَذُوْبُ

(۵) دنیا آل محمد کے لیے متزلزل ہوگئی پہاڑوں کے بہرے پن نے اُن کو پگھلا دیا۔

وَغَارَتْ نُجُوْمٌ وَاقْشَعَرَّتْ کَوَاکِبٌ
وَهُتِكَ أَسْتَارٌ وَشُقَّ جُیُوْبُ

(۶) اور ستارے ڈوب گئے اور سیارے سمٹ گئے پردے پھٹ گئے، گریباں چاک ہو گئے۔

يُصَلَّى عَلَى الْمَبْعُوْثِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
وَيُغْزَى بَنُوْهُ إِنَّ ذَا لَعَجِيْبُ

(۷) درود وسلام بھیجا گیا اُس پر جو آلِ ہاشم کی جانب سے بھیجا گیا۔ اور ان کے بیٹوں سے جنگ لڑی گئی یہ تو عجیب ہے۔

لَئِنْ كَانَ ذَنْبِيْ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَذَلِكَ ذَنْبٌ لَسْتُ عَنْهُ أَتُوْبُ

(۸) اگر میرا قصور آلِ محمد سے محبت ہے تو یہ ایسا قصور ہوگا جس سے میں توبہ نہ کروں گا (میں آلِ پاک سے محبت کروں گا)۔

هُمْ شُفَعَائِيْ يَوْمَ حَشْرِيْ وَمَوْقِفِيْ
إِذَا مَا بَدَتْ لِلنَّاظِرِيْنَ خُطُوْبُ

(۹) وہ بروزِ محشر اور میرے ٹھکانے میں میرے شفیع ہونگے جبکہ دیکھنے والوں کے لیے خطوب ظاہر نہ ہونگے۔

❁❁❁❁

جواب اللئیم

قُلْ بِمَا شِئْتَ فِيْ مَسَبَّةِ عِرْضِيْ
فَسُكُوْتِيْ عَنِ اللَّئِيْمِ جَوَابٌ

(۱) کہو جو کہنا چاہیے ہو اے مخاطب لئیم! میری عزت وشرف کے بارے میں (بکواس) میری خاموشی ہی اُس کمینے کا جواب ہے۔

مَا أَنَا عَادِمُ الْجَوَابِ وَلٰكِنْ
مَا مِنَ الْأَسْدِ أَنْ تُجِيْبَ الْكِلَابَ

(۲) میں جواب دینے سے عاجز نہیں لیکن شیر کی شان نہیں کہ وہ کتوں کے بھونکنے کا جواب دے۔

❁❁❁❁

الفرج قریب

صَبْرًا جَمِيْلًا مَا أَقْرَبَ الْفَرَجَا
مَنْ رَاقَبَ اللهَ فِي الْأُمُوْرِ نَجَا

(۱) اے مصیب زدہ! خوب صبر کر کہ صبر کشادگی کے قریب اور مصیبت سے خلاصی دے گا۔ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے معاملات میں وہ نجات پاتا ہے۔

مَنْ صَدَقَ اللهَ لَمْ يَنَلْهُ أَذَى
وَمَنْ رَجَاهُ يَكُوْنُ حَيْثُ رَجَا

(۲) جو اللہ کو سچا مانے جانے اُسے اذیت نہ پہنچے گی اور جس کی امید خدا تعالیٰ ہو وہ اسے پالے گا جس کی اسے امید ہے۔

❁❁❁❁

الصمت شرف

قَالُوْا سَكَتَّ وَقَدْ خُوْصِمْتَ قُلْتُ لَهُمْ
إِنَّ الْجَوَابَ لِبَابِ الشَّرِّ مِفْتَاحُ

(۱) لوگ کہتے ہیں آپ خاموش ہیں حالانکہ مقابلہ کر سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جواب شر کے دروازے کی چابی ہے۔

وَالصَّمْتُ عَنْ جَاهِلٍ أَوْ أَحْمَقٍ شَرَفٌ
وَفِيْهِ أَيْضًا لِصَوْنِ الْعِرْضِ إِصْلَاحُ

(۲) جاہل یا احمق سے خاموشی باعثِ شرف ہے اور اس میں عزت کی حفاظت و اصلاح ہے۔

أَمَا تَرَى الْأُسْدَ تُخْشَى وَهِيَ صَامِتَةٌ
وَالْكَلْبُ يُخْسَا لَعَمْرِيْ! وَهُوَ نَبَّاحُ

(۳) کیا تو نے نہ دیکھا کہ شیر خوف زدہ ہو تو خاموش ہو جاتا ہے اور کتا خوف میں مبتلا ہو میری عمر کی قسم وہ تو بھونکتا ہے۔

العلم نور

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِيْ
فَأَرْشَدَنِيْ إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ

(۱) میں نے وکیع سے برے حافظے کی شکایت کی تو انہوں نے میری رہنمائی فرمائی کہ گناہ چھوڑ دوں۔

وَأَخْبَرَنِيْ بِأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ
وَنُوْرُ اللهِ لَا يُهْدَى لِعَاصِيْ

(۲) اور مجھے خبر دی کہ علم نور ہے اور اللہ کا نور گنہگار کو ہدایت نہیں دیتا۔

فضل العلم

الْعِلْمُ مِنْ فَضْلِهِ لِمَنْ خَدَمَهُ
أَنْ يَجْعَلَ النَّاسَ كُلَّهُمْ خَدَمَهُ

(۱) علم اُسی کو فضل دیتا ہے جو اس کی خدمت کرتا ہے کہ وہ سب لوگوں کو اُس کا خادم بنا دیتا ہے۔

فَوَاجِبٌ صَوْنُهُ عَلَيْهِ كَمَا
يَصُوْنُ فِي النَّاسِ عِرْضَهُ وَدَمَهْ

(۲) تو اس کی حفاظت واجب ہے جیسا کہ لوگوں میں عزت وخون کی حفاظت لازم ہے۔

فَمَنْ حَوَى الْعِلْمَ ثُمَّ أَوْدَعَه
بِجَهْلِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ ظَلَمَهْ

(۳) جس نے علم حاصل کیا پھر اسے چھوڑ دیا اپنی جہالت کی وجہ سے غیر اہل کی طرف تو اس نے علم کے ساتھ ظلم کیا (زیادتی کی)۔

الصالحون

إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنَا
تَرَكُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا

(۱) بے شک اللہ کے سمجھدار بندے دنیا کو ترک کرتے فتنوں سے خوف رکھتے ہیں۔

نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
أَنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنَا

(۲) وہ اِن میں غور وفکر کرتے ہیں تو جب وہ جان لیتے ہیں کہ دنیا دارالاقامت نہیں ہے۔

جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا
صَالِحَ الْأَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

(۳) وہ اسے ایک گہری کھائی/ بُری موج ولہر سمجھتے ہیں اور نیک اعمال کو اس میں کشتی بنا لیتے ہیں (اور منزل جنت تک پہنچتے ہیں)۔

❁❁❁❁

اللسان

اِحْفَظْ لِسَانَكَ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
لَا يَلْدَغَنَّكَ إِنَّهُ ثُعْبَانُ

(۱) اے انسان! اپنی زبان کی حفاظت کر یہ اژدھا ہے تجھے ضرور نگل لے گی۔

كَمْ فِي الْمَقَابِرِ مِنْ قَتِيْلِ لِسَانِهِ
كَانَتْ تَهَابُ لِقَاءَهُ الْأَقْرَانُ

(۲) بہت سے قبرستان زبان کے قتل کی وجہ سے بنے کہ ساتھیوں کو موت ملی جنگ میں کہ اس کے ملنے والے ہلاک ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁

العز الفانی

يَا مَنْ تَعَزَّزَ بِالدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
الدَّهْرُ يَأْتِيْ عَلَى الْمُبْنِيْ وَالْبَانِيْ

(۱) اے دنیا اور اس کی زینت کو عزت دینے والے! زمانہ دور آتا ہے بننے بنانے والے پر (پتا جاتا ہے)۔

وَمَنْ يَكُنْ عِزُّهُ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا
فَعِزُّهُ عَنْ قَلِيْلٍ زَائِلٌ فَانِ

(۲) اور جو دنیا اور اس کی زینت کی عزت ہے وہ عزت تو تھوڑی اور زائل ہونے والی ہے۔

وَاعْلَمْ! بِأَنَّ كُنُوْزَ الْأَرْضِ مِنْ ذَهَبٍ
فَاجْعَلْ كُنُوْزَكَ مِنْ بِرٍّ وَإِيْمَانِ

(۳) اور تو جان! کہ زمین کے خزانے چلے جاتے ہیں تو احسان و ایمان کو اپنا خزانہ بنا۔

القضاء والقدر

إِنَّ الطَّبِيْبَ بِطِبِّهِ وَدَوَائِهِ
لَا يَسْتَطِيْعُ دِفَاعَ مَكْرُوْهٍ أَتَى

(۱) بے شک طبیب اپنی طب اور دوا کے ساتھ آنے والی کراہت کو دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

مَا لِلطَّبِيْبِ يَمُوْتُ بِالدَّاءِ الَّذِيْ
قَدْ كَانَ يُبْرِئُ جُرْحَهُ فِيْمَا مَضَى

(۲) طبیب کے لیے موت بیماری نہیں وہ تو اُس زخم سے بری کرے گی جو گزر چکا ہے۔

ذَهَبَ الْمُدَاوِيْ وَالْمُدَاوَى وَالَّذِيْ
جَلَبَ الدَّوَاءَ وَبَاعَهُ وَمَنِ اشْتَرَى

(۳) طبیب (معالج) اور دوا چلے گئے ختم ہو گئے اور وہ بھی مر گیا جس نے دوائی لائی، جس نے بیچی، جس نے خریدی (کل نفسٍ ذائقة الموت)۔

دیوان العلامۃ فضل حق الخیر آبادی

مدح رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامداومصلیا

علامہ فضل حق خیر آبادی نے یہ قصیدہ حضور علیہ السلام کی شان میں 1826ء کے بعد اور 1848ء سے پہلے لکھا۔

اس کے لکھنے کی وجہ یہ بنی کہ بدمذہبوں نے یہ قول کیا کہ حضور علیہ السلام کی نظیر کا وجود ممکن ہے۔ پھر علامہ نے یہ قصیدہ لکھا۔

فُؤَادِیْ هَائِمٌ وَالدَّمْعُ هَامٍ
وَسُهْدِیْ دَائِمٌ وَالْجَفْنَ دَامِ

(۱) میرا دل عاشق ہے اور آنسوں بہہ رہے ہیں اور میرا کم سونا دائمی ہے اور میری پلکیں (آنکھیں) خون رو رہی ہیں (پلکوں سے خون بہہ رہا ہے)۔

فَقَلْبٌ لَمْ یَزَلْ بِجَوًی وَلَوْعٍ
وَلُوْعٌ فِی اضْطِرَابٍ وَاضْطِرَامِ

(۲) میرا دل گھبراہٹ میں ہے اور مسلسل سوزش عشق کی وجہ سے بے چینی میں سلگ اور جل رہا ہے۔

وَدَمْعٌ بَلْ دَمٌ صِرْفٌ جَرَی مِنْ
وَتِیْنِیْ سَاجِمًا أَیَّ انْسِجَامِ

(۳) اور آنسو بلکہ محض خون جاری ہے میری شہہ رگ سے یکسانیت کے ساتھ بہتے ہوئے۔

وَطَرْفٌ أَرْمَدُ یُؤْذِیْهِ غُمْضٌ
وَلَیْلٌ سَرْمَدٌ دَاجِی الظَّلَامِ

(۴) میری آنکھ (آنکھ کا کنارہ) آشوب چشم میں مبتلا ہیں سونا (نیند) انہیں اذیت دیتی ہے اور طویل رات سخت تاریکیوں والی ہے۔

طَوِيْلٌ لَا يُقَاسُ بِهٖ زَمَانٌ
فَسَاعَتُهُ كَشَهْرٍ بَلْ كَعَامِ

(۵) ایسی طویل رات کہ کوئی بھی زمانہ اس رات پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، پس اس رات کی ایک گھڑی مہینہ کی طرح ہے نہیں بلکہ ایک سال کی طرح ہے۔

كَأَنَّ كَوَاكِبَ الْجَوْزَاءِ نِيْطَتْ
بِأَجْفَانٍ دَوَامٍ بِالدَّوَامِ

(۶) گویا کہ جوزاء برج کے ستارے کو باندھ دیا گیا ہے ہمیشہ خون بہانے والی آنکھوں کی پلکوں کے ساتھ۔

حِمَامِيْ حَاضِرٌ وَالْوَجْدُ بَادٍ
وَجِسْمِيْ ذَابِلٌ وَالشَّوْقُ نَامِ

(۷) میری موت حاضر ہے اور حد سے زیادہ شوق ظاہر ہے یا (ظاہر ہونے والی ہے، مرجھانے والا ہے میرا جسم شوق بڑھنے والا ہے) اور میرا جسم مرجھا رہا ہے اور شوق بڑھ رہا ہے۔

بَرَانِيَ الْحُبُّ حَتّٰى لَنْ تَرَانِيْ
فَلَوْلَا أَنَّنِيْ جَهْلُوْ مَقَامِيْ

(۸) مجھے محبت نے کمزور کر دیا ہے حتیٰ کہ تو ہرگز نہ مجھے دیکھ پاتا (سکتا) اور اگر میرا رونا اور آہ و بکا کرنا نہ ہوتا تو وہ لوگ میرے قیام کی جگہ سے ناواقف ہوتے۔

أَذَابَ الشَّوْقُ أَحْشَائِيْ وَأَوْرَى
جَوَّى بِجَوَانِحِيْ وَبَلَا عِظَامِيْ

(۹) محبت مصطفیٰ نے میری آنتوں کو پگھلا دیا ہے اور سوزش عشق نے میری پسلیوں کو جلا دیا ہے اور میری ہڈیوں کو کمزور اور بوسیدہ کر دیا ہے۔

تَهَضَّمَنِيْ هَوًى كَشْحٍ هَضِيْمٍ
وَمَالَ عَلَيَّ مُعْدَلَةُ الْقَوَامِ

(۱۰) مجھ پر باریک کمر کی محبت نے ظلم کیا اور مجھ پر سیدھے قد والے نے ظلم کیا۔

سَرَى فِيَّ الْغَرَامُ فَصَارَ غُرْمًا
وَذَاكَ الْغُرْمُ مِنْ أَدْهَى غَرَامِ

(۱۱) مجھ میں عشق ومحبت سرایت کرگئی پس یہ عشق ہلاک کرنے والا ہوگیا اور یہ ایسی ہلاکت ہے جو محبت کی مصیبتوں میں سے سب سے بڑی مصیبت ہے۔

مَرَامِيْ لَمْحَةٌ مِنْ ذَاتِ لَحْظٍ
مُصِيْبٍ لَيْسَ يُخْطِئُ فِي الْمَرَامِيْ

(۱۲) میرا مقصد جلدی سے ایک بار دیکھنا ہے دیکھنی والی آنکھ سے، ایسا درست دیکھنا جو میرے مقصد میں خطاء نہ کھائے۔

كُلِمْتُ بِعَضْبِ لَحْظٍ مَا لِجَرْحَى
ظُبَاهُ مِنَ الْتِئَامِ وَالْتِحَامِ

(۱۳) مجھے ترچھی نگاہ سے زخمی کیا گیا اور ترچھی (کاٹنے والی تلوار کی دھار) نگاہ سے جس کو زخمی کیا گیا ہے اس کے لیے ٹھیک ہے اور بری ہونا نہیں ہے۔

فَهَلْ سُقِيَتْ مَضَارِبُه بِسُمٍّ
فَلَا يَلْتَامُ مَا بِيْ مِنْ كِلَامِ

(۱۴) کیا تلوار کی دھاڑوں (تلوار کے مارنے کی جگہیں) کو زہر سے سیراب کیا گیا ہے کیونکہ میرے زخم مجھے جو زخم لگے ہیں صحیح یعنی درست نہیں ہو رہے ہیں۔

جُرُوْحُ السَّيْفِ قَدْ تَلْتَامُ لٰكِنْ
ظُبَا الْأَلْحَاظِ غَيْرُ ظُبَا الْحُسَامِ

(۱۵) تلوار کے متعدد زخم درست ہوجاتے ہیں لیکن نگاہوں کے زخم تلوار کے متعدد زخموں جیسے ہیں۔

فَكَمْ سَيْفٍ بِهٖ ثَلْمٌ وَنَبْوٌ
وَمَا لِشَبَا اللِّحَاظِ مِنَ انْثِلَامِ

(۱۶) کتنی ہی تلواریں ایسی ہیں جن پر دندان اور رخنہ ہے اور نگاہوں کی (تلوار کی) دھار کے لیے (دندان زن) ہونا نہیں ہے۔

جِرَاحَاتُ الْجَوَارِحِ غَيْرُ جُرْحٍ
تُجَذُّ بِهِ قُلُوْبٌ قَبْلَ هَامِ

(۱۷) چھڑیوں کے زخم اس (نگاہوں) کے زخم کے علاوہ ہیں (کے زخم جیسے نہیں) جس (نگاہوں کے) زخموں کے ذریعے اجسام (جسموں) سے پہلے دلوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

مَرِضْتُ لِأَجْلِ أَلْحَاظٍ مِرَاضٍ
وَلَكِنَّ الشَّفَاهَ شَفَتْ سَقَامِيْ

(۱۸) میں بیمار کر دینے والی نگاہوں کی وجہ سے بیمار ہو گیا، لیکن اس کے ہونٹ میری بیماری کی شفاء ہیں۔

فَلَمْحَةُ نَاظِرٍ ثَمِلٍ ثُمَالٌ
وَخَمْرُ الرِّيْقِ تِرْيَاقَ السَّمَامِ

(۱۹) عشق یا مدہوشی میں دیکھنے والی آنکھ کا دیکھنا زہر قاتل ہے اور تھوک کا نشہ زہروں کی دواء ہے۔

شَفَانِيْ حِيْنَ هَمَّ الْهَمُّ جِسْمِيْ
لَمَ يَفْتَرَّ عَنْ بَرَدٍ هُمَامِ

(۲۰) مجھے محبوب کے گندمی ہونٹ نے شفاء دی جب غم نے میرے جسم کو پگھلا دیا تھا وہ غم برف پگھلنے کی طرح ظاہر ہو رہا تھا۔

تَحَامَانِيْ لِحَالَاتِيْ حُمَاتِيْ
كَمَا نَدِمَ النِّدَامُ عَلَى نِدَامِيْ

(۲۱) میرے حامیوں نے میرے حالات کی وجہ سے مجھ سے کنارہ کشی اختیار کر لی، جس طرح رفیق (دوست) غمگین ہوتا ہے (نادم ہوتا ہے) میری (شراب کی) ہم نشینی (رفاقت) پر۔

وَصَدَّ عَنِيْ الطَّبِيْبُ وَصُدَّ عَنِّيْ
حَمِيْمِيْ وَابْتَغَى صَحْبِيْ حِمَامِيْ

(۲۲) طبیب نے مجھے دردسر میں مبتلا کر دیا ہے اور مجھ سے روک دیا گیا ہے میرے گہرے دوست کو اور میرے ساتھ میری موت تلاش کر رہے ہیں۔

يُشَنِّعُنِيْ الْعُدَاةُ وَيَزْدَرِيْنِيْ
أَوِدَّائِيْ وَيَشْمُتُ بِيْ خِصَامِيْ

(۲۳) دشمن مجھے برا بھلا کہنے لگے اور میرے دوست مجھے حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے اور میرے مدمقابل (خصم) مجھ پر ہنسنے لگے۔

فَمِنْ زَارٍ يَرَى أَنِّيْ خَلِيْعٌ
وَمِنْ لَاجٍ رَمَانِيْ بِاتِّهَامِ

(۲۴) عتاب کرنے والا مجھے محبت میں خالص گمان کرتا ہے اور ملامت کرنے والا مجھ پر تہمت باندھ رہا ہے۔

وَمَا تَفْنِيْدُهُمْ إِيَّايَ إِلَّا
عَمَاءً أَوْ عَمًى أَوْ لِلتَّعَامِيْ

(۲۵) اور ان کا مجھے ملامت کرنا نہیں ہے مگر مسلسل جہالت کی وجہ سے یا اندھے ہونے کی وجہ سے یا پھر بتکلف اندھاپن ظاہر کرنے کی وجہ سے۔

أَلَا مَنْ مُخْبِرٌ عَنِّيْ عَذُوْلِيْ
بِأَنَّ مَلَاحَهُ يُرْبِيْ هُيَامِيْ

(۲۶) کوئی میری طرف سے خبر دینے والا ہے ان کو جو میری بہت ملامت کرتے ہیں کہ ان کا ملامت کرنا میرے عشق (میں جنون) کو اور بڑھاتا ہے۔

وَأَنَّ جَوَى الْهَوَى فِي الْقَلْبِ نَارٌ
وَقَدْحُكَ فِيْهِ نَفْخٌ فِيْ ضِرَامِ

(۲۷) سوزش عشق دل میں آگ کی طرح ہے اور تیرا اس میں (عشق میں) طعنہ کرنا شعلے میں پھونک مارنے کی طرح ہے۔

وَإِنِّيْ قَدْ أَخَذْتُ الْعِشْقَ دِيْنًا
وَمَلَّكْتُ الْمَحَبَّةَ مِنْ زِمَامِيْ

(۲۸) اور بیشک میں نے عشق کو بطور دین لے لیا ہے اور میں نے محبت کو اپنی خوشنودی سے اختیار کیا ہے۔

وَإِنِّيْ لَسْتُ أَعْرِفُ مِنْ دَبِيْمٍ
قَبِيْلاً أَوْ وَرَاءَ مِنْ أَمَامِ

(۲۹) اور بیشک میں ایسے کسی کو نہیں پہچانتا جو پیچھے سے آگے کی طرف یا آگے سے پیچھے کیطرف سے مجھ پر متوجہ ہو۔

وَإِنَّكَ لَسْتَ أَوَّلَ مَنْ يُلَاحِيْ
وَإِنِّيْ لَسْتُ أَوَّلَ مُسْتَهَامِ

(۳۰) بیشک تو پہلا نہیں ہے جو ملامت کر رہا ہے اور بیشک میں پہلا محبت کرنے والا نہیں ہوں۔

فَكَمْ جَافٍ كَمِثْلِكَ ظَنَّ جِدَّ الْ
هَوَى هَزْلاً مُجِدًّا فِيْ مَلَامِيْ

(۳۱) تیرے جیسے کتنے ہی اعراض کرنے والے ہیں جو محبت کی سنجیدگی کو مذاق گمان کرتے ہیں (اس حال میں کہ) کوشش کرتے ہوئے میری ملامت میں۔

فَكَمْ صَاغُوْا مَوَاعِظَ زَخْرَفُوْهَا
بِتَبْيِيْنِ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ

(۳۲) کتنی ہی نصیحتیں ایسی ہیں جن کو انہوں نے بناوٹی جھوٹ کے ساتھ ملا دیا حرام سے حلال کو واضح کرنے کی صورتوں میں۔

وَلَوْ عَدَلُوْا لَمَا عَذَلُوْا بِعَزْمٍ
وَهَلْ يَشْفِيْ غَرَامٌ مِنْ غَرَامِ

(۳۳) اور اگر وہ عدل کرتے تو وہ تکلیف دے کر ملامت نہ کرتے اور کیا تکلیف دینا (بداخلاقی) عشق سے شفاء دے سکتا ہے۔

وَلَوْ عَنَّتْ لَهُمْ عَذْرَاءُ عَنَّتْ
فُؤَادِيْ مِنْ مَعَاذِيْرِ اكْتِتَامِ

(۳۴) اگر ان کے سامنے چھپانے والے پردوں سے باکرہ عورت ظاہر ہو جائے جس نے میرے دل کو تکلیف میں ڈال دیا۔

لَكَشَّفَ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ عُذْرِيْ
لَهُمْ كَشْفُ الْبَرَاقِعِ وَاللِّثَامِ

(۳۵) ضرور برقعوں اور نقاب کا کھلنا میری پاکیزہ محبت میں ان کے خلاف میرے لیے حجت کو کھول دے گا۔

وَلَوْ طَلَعَتْ مِنَ الْأَخْدَارِ لَيْلًا
طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ تَحْتِ الْغَمَامِ

(۳۶) اگر رات کے وقت خیموں سے باکرہ عورت طلوع ہو (نکلے) بادل کے نیچے سے سورج کے طلوع ہونے کی طرح۔

لَمَا ارْتَابُوْا وَتَابُوْا عَنْ تُقَاهُمْ
وَخَرُّوْا لِلسُّجُوْدِ وَلِلسَّلَامِ

(۳۷) وہ ضرور شک نہ کریں اور اپنی پرہیزگار ہوں (نصیحتوں) سے توبہ کریں اور زمین پر گر جائیں سجدے اور سلام کے لیے۔

وَأَصْمَتُهُمْ بِقَوْسَيْ حَاجِبَيْهَا
وَإِرْشَاقٍ حَكَى رِشْقَ السِّهَامِ

(۳۸) وہ عورت اپنی ابروؤں کی دو کمانوں اور تیز نظری کے ساتھ ان (لوگوں کو) کو تیر مارتی ہے جو کہ مشابہ ہے لگنے (پھینکنے) کے۔

رَنَتْ فَرَمَتْ سِهَامًا وَابْتَلَتْهُمْ
بِلَذْعٍ كَالسَّهَامِ وَبِالسُّهَامِ

(۳۹) وہ باکرہ مسلسل ان کی طرف دیکھے (گویا یوں لگے کہ) وہ تیر پھینک رہی ہے (آنکھ سے) اور وہ باکرہ ان کو (دیکھنے کے ساتھ) ایسی جلا دینے والی آگ میں مبتلا کر دے جو (آگ) جھلسا دینی والی ہے اور رنگت بدل دینے والی ہے۔

أَبَى قَاضِي الْهَوَى صَحْوِيْ وَيَأْبَى
قَضَاءَ لُوَّامِ لُوَّامٍ لِئَامِ

(۴۰) محبت کے قاضی نے میرے غیر مدہوش ہونے کا انکار کر دیا اور کمینوں ملامت کرنے

والوں کی حاجت کو پورا کرنے سے انکار کر رہا ہے۔

بَغَى الْبَاغُوْنَ صَحْوِيْ عَنْ هَوَاهَا
وَهَلْ أُصْغِيْ إِلَى لَوْمِ اللِّئَامِ

(۴۱) چاہنے والوں نے (جاننے والوں نے) میرے غم مدہوش ہونے کو اسے عشق سے چاہا (جانا) اور کیا میں کمینوں کی ملامت کی طرح کان لگاؤں گا۔

فَكَيْفَ الصَّحْوُ عَنْ ثَمِلٍ سَكُوْرٍ
كَأَنَّ رُضَابَهُ صَفْوُ الْمُدَامِ

(۴۲) نشہ کیسے اترے بہت نشے (عشق) والے کے نشہ کا گویا کہ اس کا لعاب خالص شراب ہے۔

رَقِيْقٌ عَاتِقٌ عَذْبٌ هَنِيْءٌ
زَكِيُّ النَّشْرِ مِسْكِيُّ الْخِتَامِ

(۴۳) پتلی عمدہ میٹھی خوشگوار پاکیزہ خوشبو والی مشکی مہروں والی ہے۔

بِنَفْسِيْ مَنْ تَلَافَى طُوْلَ هَجْرِيْ
فَوَافَى بِاخْتِيَالٍ وَاحْتِشَامِ

(۴۴) میری جان کی قسم کون میری لمبی جدائی کی تلافی کرے گا، پس وہ آئے اور تکبر اور حیاء کرنے سے شفاء دے دے۔

أَرَانِيْ فَرْعُهُ فَوْقَ الْمُحَيَّا
دُجَى لَيْلٍ عَلَى بَدْرٍ تَمَامِ

(۴۵) اس کے (اس باکرہ کے) گال کے اوپر بال وہ مجھے مکمل چاند پر رات کی تاریکی دکھا رہے ہیں۔

جَمَالٌ أَزْهَرٌ كَالْوَرْدِ غَضٌّ
يُنَوِّرُ بِالْأَقَاحِ لَدَى ابْتِسَامِ

(۴۶) اس کا (حسن و جمال) تروتازہ (گلاب کے) پھول کی طرح صاف و چمکدار ہے، وہ جمال ایسا ہے جو ہنسنے کے وقت گلے بابونہ (دانتوں) کے ساتھ روشن کر رہا ہے۔

تَضَمَّنَ أَضْلُعِیْ وَجْعًا فَوَافَی
فَعَافَی مَا تَضَمَّنَ بِالْتِزَامِ

(۴۷) میری پسلیوں میں درد کا سبب (وہ) بنی (اس کا حسن سبب بنا) تو اس درد کو پورا کر دیا (انتہاء درجہ کا درد ہوا) تو اس نے چمٹنے (گلے ملنے) کے ساتھ اس درد سے شفاء (عاقبت) دے دی جس درد کا وہ سبب بنی تھی۔

شَفَی مَنْ کَانَ قَدْ أَشْفَی لِفَرْطِ الْ
أَسَی فَأَسَا کِلَامِیْ بِالْکَلَامِ

(۴۸) شفاء دی اس درد سے جس سے شفاء چاہی شدید غمگین ہونے کی وجہ تو اس نے گفتگو کے ذریعے میرے زخموں کا علاج کیا۔

وَبَاتَ یُذِیقُنِیْ بَرَدًا وَبَرْدًا
شَفَی حَرِّیْ وَیَسَّرَلِیْ مَنَامِیْ

(۴۹) اور رات گزاری (اس حال میں کہ) وہ مجھے ٹھنڈا (اولہ، برف) اور نیند چکھا رہا ہے، اس نے میری (گرمی) بے چینی) کو شفاء دی اور میری نیند کو آسان کیا۔

وَبَاتَ یَدِیْ لِکَشْحَیْهَا وُشَاحًا
وَبِتْنَا فِی الْتِزَامِ وَانْضِمَامِ

(۵۰) اور رات گزاری اس حال میں کہ میرے ہاتھ اس کے پہلوؤں (اس کی کمر) کی وجہ سے پھیلے ہوئے تھے اور ہم ملنے کے ساتھ اور چمٹنے کے ساتھ رات گزاری۔

تُلَاحِفُنِیْ وَقَدْ عَلِقَتْ یَدَاهَا
یَدٌ بِمُقَلَّدِیْ وَیَدٌ بِجَامِ

(۵۱) وہ مجھ سے چمٹی ہوئی ہے اس حال میں کہ اس کے دونوں ہاتھوں معلق (مشغول) ہیں ایک ہاتھ میری گردن پر ہے اور دوسرا ہاتھ پیالہ میں ہے۔

بَدَأْنَا بِاعْتِنَاقٍ وَاغْتِبَاقٍ
وَکَانَ صَبُوْحُنَا خَیْرَ اخْتِتَامِ

(۵۲) ہم نے گلے ملنے کے ساتھ اور شام کی شراب کے ساتھ ابتدا کی اور ہماری صبح کے وقت کی شراب (صبح کا کھانا) بہترین اختتام تھا۔

فَقُمْنَا ثُمَّ صَلَّيْنَا وَلُذْنَا
بِجَاهِ مُحَمَّدٍ وَأُلِ الْأَنَامِ

(۵۳) تو ہم کھڑے ہوئے (ہم نے رات گزاری) پھر ہم نے نماز پڑھی اور کائنات کو پناہ دینے والے محمد ﷺ کی عزت کی وجہ سے ہم نے (ان کی) پناہ چاہی (پناہ لی)۔

وَنَالُ الْخَلْقِ أَحْمَدُ حَامِدٌ ذُوْ
لِوَاءِ الْحَمْدِ مَحْمُوْدُ الْمَقَامِ

(۵۴) مخلوق کے مسائل حل کرنے والے ہیں اُحمد (سب سے تعریف کے لائق) ہیں حامد (رب کی مدح کرنے والے) ہے حمد کے پرچم والے ہیں مقام محمود والے ہیں۔

شَفِيْعُ الْخَلْقِ أَحْمَدُهُمْ جَمِيْعًا
حَمِيْدُ الْخُلْقِ مَحْمُوْدُ الْفِئَامِ

(۵۵) مخلوق کی شفاعت کرنے والے ہیں، مخلوق میں سب سے زیادہ تعریف کے حقدار ہیں، اچھے اخلاق والے ہیں، لوگوں میں محمود (تعریف کیے گئے) ہیں۔

بِهٖ لَاذُوْا إِذَا لَا ذُوْ خَلَالٍ
يُفَادِيْهِمْ وَلَا حَانٍ وَحَامِ

(۵۶) جب لوگوں کو نہ کوئی دوست ملا اور نہ کوئی قریب ہونے والا اور نہ کوئی حمایت کرنے والا ملا جو انہیں چڑھا دے (فائدہ پہنچائے) تو لوگوں نے حضور ﷺ کے شفیع الخلق ہونے کی وجہ سے ان کی پناہ چاہی (لی)۔

وَخَيَّبَهُمْ أَبُوْهُمْ ثُمَّ نُوْحٌ
وَإِبْرَاهِيْمُ عَنْ نُجْحِ الْمَرَامِ

(۵۷) ان کے مقصد میں کامیابی سے ان کے والد نے پھر نوح نے پھر ابراہیم نے ناامید کر دیا۔

وَ مُوْسَى وَالْمَسِيْحُ وَمَنْ سِوَاهُمْ
إِذِ ارْتَاعُوْا لِأَهْوَالٍ عِظَامِ

(۵۸) (ناامید کر دیا ان کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ اور جوان کے علاوہ ہیں (انہوں نے)، جب وہ عظیم (قیامت کی) ہولناکیوں سے ڈر گئے۔

فَيُؤْوِيْهِمْ وَيَرْحَمُهُمْ وَيَأْوِيْ
لَهُمْ وَيُرِيْحُ فِيْ يَوْمٍ عُقَامِ

(۵۹) تو حضور لوگوں کو پناہ دیتے ہیں اور رحم فرماتے ہیں اور شفقت و نرمی فرماتے ہیں اور ان کو شدید دن سے راحت دیتے ہیں۔

فَجَاؤُوْا لَائِذِيْنَ بِهٖ فَآوَى
وَنَجَّاهُمْ مِنَ الدَّاءِ الْعُقَامِ

(۶۰) لوگ آپ کی بارگاہ میں پناہ لینے کے لیے آئے تو آپ نے ان کو پناہ دی اور لاعلاج مرض سے نجات دی۔

هُمَامٌ يُسْتَمَاحُ لِكُلِّ هَمٍّ
يَهُمُّ وَيُسْتَغَاثُ لَدَى اهْتِمَامِ

(۶۱) (حضور ﷺ) نہایت ہمت والے بادشاہ ہیں، ہر اس غم کی وجہ سے سوال کیا جاتا ہے (کہ وہ شفاعت کریں) جو غمگین کرے اور غموں (غم) کے وقت میں ان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔

وَيَرْثِيْ لِلْعُصَاةِ غَدًا فَتُنْجِيْ
شَفَاعَتُهُ الْأَثِيْمَ عَنِ الْأَثَامِ

(۶۲) کل قیامت کے دن گناہگاروں کی فریاد رسی کریں گے (رحم فرمائے گے گناہگاروں پر) پس گناہگاروں کو گناہوں کی سزا سے آپ کی شفاعت نجات دے دے گی۔

أَتَى فَهَدَى صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا
عَمِيْنَ غَوَوْا حَيَارَى مُفْحَمَ مَوَامِ

(٦٣) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) وہ تشریف لائے اور ان اندھوں کو سیدھے راستے کی (طرف) ہدایت دی جو (اندھے) حیرانی کی حالت میں وسیع بیابان (جنگلوں وغیرہ) میں بھٹک گئے تھے (بھٹکے ہوئے تھے)۔

بَشِيْرٌ مُنْذِرٌ نُورٌ بَشِيْرٌ
حَبَاهُ إِلَهُهُ أَسْمَى ۔ الأَسَامِيْ

(٦٤) خوشخبری دینے والے ہیں، ڈر سنانے والے ہیں، نور ہیں، ایسے بشیر ہیں کہ آپ کے رب نے آپ کو بلند ترین ناموں میں سے چن لیا۔

رَحِيْمٌ رَحْمَةٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ
هُدَى هَادٍ صَفُوحٌ ذُو انْتِقَامِ

(٦٥) رحم فرمانے والے ہیں، رحمت ہیں، بھلائی فرمانے والے ہیں، بہت مہربانی فرمانے والے ہیں، سراپا ہدایت ہیں، ہدایت دینے والے ہیں، عفو و درگزر فرمانے والے ہیں، انتقام لینے والے ہیں۔

بِمَوْلِدِهِ وَهَى إِيْوَانُ كِسْرَى
وَآذَنَ بِالتَّصَدُّعِ بِانْهِدَامِ

(٦٦) کسری کے ایوان (محل) آپ کی ولادت کے سبب کمزور ہو گئے (قریب تھا کہ گر جائے) اور کسریٰ کے ایوان نے) اعلان کیا گرنے کا پھٹنے کے ساتھ۔

فَعَادَ بِصَدْعِهِ كِسْرَى كَسِيْرًا
وَأَلْصَقَ أَنْفَ كِسْرَى بِالرَّغَامِ

(٦٧) پھٹنے کے سبب کسریٰ ٹوٹے ہوئے ہونے کی حالت میں لوٹ گیا اور (پھٹنے نے) کسریٰ کی ناک کو مٹی میں ملا دیا۔

نَضَرَّمَتِ الْمَجُوْسُ لِخُبْوِ نَارٍ
خَبَتْ مِنْ نُوْرِهِ بَعْدَ اضْطِرَامِ

(٦٨) وہ آگ جو بھڑکنے کے بعد (اشتعال زدہ ہونے کے بعد) آپ کے نور سے بجھ گئی۔

وَغَاضَ عُيُوْنُ سَاوَةَ بَعْدَ فَيْضٍ
فَفَاضَ عُيُوْنُ فُرْسٍ بِانْسِجَامِ

(۶۹) اور ساوۃ کے چشموں کا پانی بہنے کے بعد کم ہو گیا اور زمین میں دھنس گیا اور (مملکت) فارس کے لوگوں کے چشمے پے در پے، مسلسل یکسانیت کے ساتھ (بڑھے، کثیر ہوا پانی) بہے۔

بَدَا نُوْرٌ فَبُصِّرَ دُوْرُ بُصْرَى
لِأَعْيُنِ قَاطِنِيْ الْبَلَدِ الْحَرَامِ

(۷۰) نور ظاہر ہوا (چمکا) تو حرم مکہ میں مقیم (دیکھنے والوں کی) آنکھوں کو بُصریٰ کے محلات (گھروں کو) دکھا دیئے گئے۔

وَأَعْمَى عَنْهُ عَيْنَ الْعَيْنِ نَسْجٌ
وَبَيْضٌ مِنْ عَنَاكِبَ وَالْحَمَامِ

(۷۱) مکڑیوں کے جالہ بننے نے اور کبوتری کے انڈہ دینے نے جاسوس کی آنکھ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (کو دیکھنے سے) اندھا کر دیا۔

رَمَى أَبْطَالَ كُفَّارٍ غَزَاهُمْ
بِحَصْبَاءٍ فَوَلَّوْا بِانْهِزَامِ

(۷۲) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنکریوں کو کافروں کے ان بہادروں پر پھینکا جن کے ساتھ آپ نے غزوہ کیا تھا تو وہ شکست خردہ ہو کر پھر گئے (لوٹ گئے)۔

شَوَاهِدُ صِدْقِهِ آيٌ رَوَاهَا
مُسَلْسَلَةً إِمَامٌ عَنْ إِمَامِ

(۷۳) آپ کے سچے ہونے کی گواہیاں وہ معجزات ہیں جن کو ایک امام نے دوسرے امام سے مسلسل روایت کیا ہے۔

كَلَامُ بَهَائِمَ وَحَنِيْنُ جِذْعٍ
وَنُطْقُ حَصًى وَتَسْبِيْحُ الطَّعَامِ

(۷۴) جانوروں کا گفتگو کرنا اور کھجور کے تنے کا رونا اور کنکریوں کا بولنا اور کھانے کا تسبیح (اللہ کی پاکی بیان) کرنا۔

وَتَكْثِيْرُ الطَّعَامِ وَنَبْعُ مَاءٍ
فُرَاتٍ مِنْ أَصَابِعِهِ عُبَامِ

(۷۵) کھانے کا زیادہ ہوجانا اور کثیر میٹھے پانی کے چشمے کا آپ کی (ہاتھوں کی) انگلیوں سے جاری ہونا۔

وَرَدُّ الشَّمْسِ آفِلَةً وَشَقٌّ
عَلَى قَمَرٍ وَإِظْلَالُ الْغَمَامِ

(۷۶) ڈوبے ہوئے سورج کو لوٹانا اور چاند کا شق (دو ٹکڑے) ہونا اور بادل کا سایہ کرنا۔

وَإِشْبَاعُ الْجِيَاعِ وَجَبْرُ كَسْرٍ
وَإِبْرَاءٌ عَنِ الدَّاءِ الْعُقَامِ

(۷۷) بھوکوں کو سیراب کرنا اور ٹوٹے ہوؤں کو جوڑنا اور لاعلاج بیماری سے شفاء دینا ہے۔

وَأَعْظَمُ آيَةٍ آيَاتُ ذِكْرٍ
شَفَى مَافِي الصُّدُوْرِ مِنَ السَّقَامِ

(۷۸) آپ کا سب سے بڑا معجزہ اس قرآن کی آیتیں ہیں جس نے سینوں میں موجود مرض سے شفاء دے دی۔

وَأَفْحَمَ كُلَّ مِنْطِيْقٍ بِذِكْرٍ
حَكِيْمٍ لَا يُعَارَضُ فِي النِّظَامِ

(۷۹) آپ ﷺ نے چپ کروادیا (عاجز کردیا) ہر بلیغ شخص کو اس حکمت والے قرآن کے ذریعے جس کا الفاظ میں مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔

فَأَبْكَمَ كُلَّ مِنْطِيْقٍ كَلَامٌ
يُجَلِّي سِرَّ تَكْلِيْمٍ قُدَامِ

(۸۰) وہ قرآن جو قدیم گفتگو کو واضح کردیتا ہے اس نے ہر بلیغ کو گونگا کردیا۔

حَكِيْمٌ مُحْكِمٌ عَنْ كُلِّ نُكْرٍ
حَوَى حِكَمًا وَأَحْكَامَ النِّظَامِ

(۸۱) حکمت والا ہے، ہر قبیح شے کو دور (رد) کرنے والا ہے، حکمتوں اور نظام کے احکام (شریعت کے احکام) کا احاطہ کیے ہوئے ہے (وہ قرآن)۔

أَبَرُّ الْخَلْقِ أَنْدَاهُمْ يَمِيْنًا
وَأَحْسَنُهُمْ شِمَالًا فِي النِّمَامِ

(۸۲) حضور ﷺ مخلوق میں سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے ہیں، دائیں ہاتھ کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی ہیں اور عہد و امانت و کفالت میں بائیں ہاتھ کے اعتبار سے سب سے زیادہ اچھے ہیں۔

أَبَرُّ النَّاسِ أَنْدَاهُمْ يَمِيْنًا
وَأَوْفَاهُمْ جَمِيْعًا بِالذِّمَامِ

(۸۳) حضور لوگوں میں سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے ہیں دائیں ہاتھ کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخی ہیں اور دوست و ساتھی ہونے کے اعتبار سے ان تمام میں سب سے زیادہ باوقار ہیں۔

سَمَا مَنْ فِي السَّمَا وَالْأَرْضِ فَخْرًا
فَلَيْسَ لَهُ سَمِيٌّ أَوْ مُسَامِ

(۸۴) جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے فخر کے اعتبار سے بلند ہوا، تو حضور کا کوئی ہم نام نہیں یا برابر کا فخر کرنے والا نہیں ہے۔

مَشَاعُ الْفَضْلِ مُنْقَسِمُ الْعَطَايَا
وَمَا لِلْفَضْلِ فِيْهِ مِنَ انْقِسَامِ

(۸۵) حضور علیہ السلام کا فعل پھیلا ہوا ہے (عمومی ہے)، عطائیں تقسیم کرنے والے ہیں اور (حضور ﷺ کے) اس کے فضل میں کوئی ہم پایہ نہیں (اختتام نہیں)۔

فَلَيْسَ لَهُ عَدِيْلٌ فِي اعْتِدَالٍ
وَعِدْلٌ أَوْ قَسِيْمٌ فِي الْقَسَامِ

(۸۶) میانہ روی میں آپ کی مثل کوئی نہیں ہے اور حسن میں آپ کی مانند و مثل کوئی نہیں ہے یا حسن میں آپ کا کوئی حصہ دار نہیں ہے۔

مَحَا وَحَمَى أَبَاطِيْلًا وَحَقًّا
فَمَا أَعْلَاهُ مِنْ مَاحٍ وَحَامِ

(۸۷) (حضور ﷺ نے) آپ نے باطلوں کو مٹا دیا اور حق کی حفاظت کی، کتنا ہی بلند و بالا ہے (یا آپ سے بلند نہیں کوئی) مٹانے والا اور حفاظت کرنے والا۔

حَمَى وَسَمَا فَمَا حَامٍ وَسَامٍ
كَأَحْمَدَ فِيْ بَنِيْ حَامٍ وَسَامٍ

(۸۸) حفاظت کی اور بلند ہو گئے، حام اور سام کے بیٹوں میں سے کوئی بھی احمد کی طرح حفاظت کرنے والا اور بلند ہونے والا نہیں ہے۔

مَحَا الْأَدْيَانَ طُرًّا إِذْ أَتَانَا
بِدِيْنٍ كَامِلٍ قَيِّمٍ مَدَامِ

(۸۹) جب حضور ﷺ ہمارے پاس دائمی، سیدھے، کامل دین کے ساتھ تشریف لائے (تو) آپ نے تمام ادیان کو مٹا دیا۔

كَشَمْسٍ أَشْرَقَتْ ضَحْوًا فَظَلَّ الْ
كَوَاكِبُ فِي انْطِمَاسٍ وَانْغِمَامِ

(۹۰) (حضور ﷺ) اس سورج کی طرح ہیں جو چاشت کے وقت چمکا تو تمام ستارے مٹے اور ڈھکے ہوئے ہو گئے (چھپے ہوئے)۔

وَبَحْرُهُ لُجُّهُ الْمَوَّاجُ طَامٍ
يَطُمُّ عَلَى الْكَوَاكِبِ بِالْتِطَامِ

(۹۱) آپ ﷺ کے سمندر کا پانی کثیر موجوں والا ہے ایسا ابھرا ہوا ہے جو موجوں کے ذریعے ستاروں پر پردہ کر دے (ستاروں کو ڈھانپ دیتا ہے)۔

بِهٖ تَمَّ الْمَكَارِمُ وَالْمَعَالِيْ
بِهٖ كُمِّلَ الرِّسَالَةُ بِاخْتِتَامِ

(۹۲) اچھے اخلاق اور عزتیں و فعتیں حضور ﷺ کے ذریعے ہی مکمل ہوئے (ہوئی) اور حضور ﷺ کے ذریعے ہے رسالت خاتمہ کے ساتھ مکمل ہوئی۔

مَثِيْلٌ مَالَهُ أَبَدًا مَثِيْلٌ
وَعَدْلٌ مَا لَهُ عِدْلٌ مُسَامِ

(۹۳) حضور ﷺ فضیلت والے ہیں آپ کا ابدی (ہمیشہ) کوئی ہم مثل نہیں اور آپ عدل کرنے والے ہیں سبقت لے جانے میں آپ کا کوئی ہم مثل نہیں۔

تَقَدَّمَ آدَمَ خَلْقًا وَمُوْسَى
مُنَاجَاةً وَنُوْحًا بِاعْتِزَامِ

(۹۴) حضور ﷺ آگے بڑھ گئے حضرت آدم سے پیدا ہونے میں، اور حضرت موسیٰ سے مناجات میں اور حضرت نوح سے برداشت سے کام لینے میں۔

كَمَا فَاقَ الْخَلِيْلَ قِرًى وَعِيْسٰى
بِمَيْمَنَةٍ وَيُوْسُفَ بِالْوَسَامِ

(۹۵) جس طرح آپ آگے بڑھ گئے (فائق ہوگے) حضرت ابراہیم سے مہمان نوازی میں اور حضرت عیسیٰ سے برکت میں اور حضرت یوسف سے حسن میں۔

وَدَاوُدَ وَوَارِثَهُ بِمُلْكٍ
وَحُكْمٍ بَيِّنٍ بَيْنَ الْخِصَامِ

(۹۶) اور حضرت داؤد اور ان کے وارث حضرت سلیمان سے (آگے بڑھ گے) بادشاہت میں اور دو جھگڑا کرنے والوں کے درمیان واضح فیصلہ کرنے میں (آگے بڑھ گے)۔

وَإِقْدَامٍ عَلَى الْجُلَّى وَجِدٍّ
وَجُهْدٍ فِي الْمُغَازِيْ بِاقْتِحَامِ

(۹۷) بڑے سخت کام پر اور سنجیدگی پر اور جنگوں میں خطرات مول لینے کے ذریعے کوشش پر

پیش قدمی کرنے میں (آپ آگے بڑھ گے)۔

أَلَا يَا عَاصِمِيْ مِنْ كُلِّ هَوْلٍ
وَيَا مَنْ حَبْلُ رَأْفَتِهِ عِصَامِيْ

(۹۸) یقیناً خبردار! اے مجھے ہر ہولناک چیز سے بچانے والے اور اے وہ ذات جس کی رحمت کی رسی مجھے تھامنے والی ہے۔

تَصَرَّمَ جُلُّ عُمْرِيْ فِي الْمَلَاهِيْ
وَمَا لِهَوَايَ بَعْدُ مِنَ انْصِرَامِ

(۹۹) میری عمر کا ایک بڑا حصہ کھیل کود میں گزر گیا اور اس کے بعد (بڑے حصہ کے گزرنے کے بعد) میری خواہشات کا ختم ہونا نہیں ہے۔

قَدِ انْفَصَمَتْ عُرَايَ وَرَمَّ عَظْمِيْ
وَمَا لِعُرَى هَوَايَ مِنَ انْفِصَامِ

(۱۰۰) تحقیق میری قابل اعتماد شئی (یادرسی) ٹوٹ گئی اور میری بوسیدہ ہوگئی اور میری محبت کے اعتماد کے لیے ٹوٹنا نہیں ہے۔

فَمَالِيْ غَيْرَ لُطْفِكَ مِنْ مَلَاذٍ
يَكُوْنُ بِهِ اعْتِضَادِيْ وَاعْتِصَامِيْ

(۱۰۱) تیرے لطف وکرم کے سواء میرے لیے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے، ایسی پناہ کی جگہ جس کے ذریعے میری مدد اور حفاظت ہو (یعنی تیرے لطف وکرم کے سواء میرے لیے ایسی کوئی پناہ کی جگہ نہیں جس سے میری مدد اور حفاظت ہو)۔

فَسَلْ رَبِّيْ لِيُوْدِيَنِيْ وَاعْتِمَارٍ
بِطَيْبَةَ عِنْدَ غَزَّيْكَ الْكِرَامِ

(۱۰۲) پس آپ میرے رب سے سوال کریں کہ رب مجھے آپ کی معزز عترت کے پاس مدینہ میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔

وَيُوْزِعَنِيْ بِحَجٍّ وَاعْتِمَارٍ
فَأَرْغَبُ فِي الْحَطِيْمِ عَنِ الْحُطَامِ

(۱۰۳) (میرا رب) مجھے ہمت حج اور عمرہ کی پس میں بے قیمت فانی و ہلاک دنیا کے مقابلے میں حطیم کعبہ میں رغبت دے۔

وَيُدْخِلَنِيْ أَزُوْرُكَ فِيْ حَيَاتِيْ
مَزَارَكَ مُسْتَكِيْنًا بِاسْتِلَامِ

(۱۰۴) وہ مجھے داخل کرے تو میں اپنی زندگی میں خشوع وخضوع کرتے ہوئے چومتے ہوئے آپ کے مزار کی زیارت کروں۔

وَكُنْ لِيْ فِيْ ثَرَى قَبْرِيْ أَنِيْسًا
وَكُنْ لِيْ شَافِعًا يَوْمَ الْقِيَامِ

(۱۰۵) اور آپ ہوجائے میرے لیے میری قبر کی گیلی مٹی میں انسیت دینے والے اور آپ قیامت کے دن میرے لیے شفاعت کرنے والے ہوجائیں۔

أَنَا السَّادِيْ فَنَاوِلْنِيْ شَرَابًا
طَهُوْرًا سَائِغًا يُرْوِيْ أُوَامِيْ

(۱۰۶) میں ہاتھ بڑھانے والا ہوں پس آپ مجھے خوشگوار پاکیزہ شراب عطا کیجئے وہ پاکیزہ شراب جو میری پیاس کو بجھادے۔

إِلَامَ أَحُوْمُ عَطْشَانًا هَيُوْمًا
وَبَحْرُ نَدَاكَ غَمْرُ اللُّجَّ طَامِ

(۱۰۷) کب تک میں حیرت زدہ ہوکر پیاس کی حالت میں گھومتا رہوں گا اور تیری سخاوت کا سمندر کثیر موجوں والا ہے، پانی سے بھرا ہوا ہے۔

عَلَيْكَ صَلَاةُ رَبِّكَ مَا تَغَنَّتْ
عَلَى وَرَقِ الْغَضَا وُرْقُ الْحَمَامِ

(۱۰۸) آپ پر آپ کے رب کا درود ہو تب تک جب تک گنگناتی رہے جھاؤ کے پتوں پر گدلے رنگ کی کبوتری۔

مدح الرسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامدًا اله علی أفضاله و مصلیا علی حبیبه وآله

لَا تَنۡصَبِغۡ بِهَوَى بِيۡضٍ أَمَالِيۡدَ
فَأَحۡمَرُ الۡمَوۡتِ فِي أَجۡفَانِهَا السُّوۡدِ

(۱) تو سفید نرم و نازک عورتوں کے عشق میں نہ رنگ (ڈھل) پس موت کی سرخی ان نرم و نازک عورتوں کی آنکھوں کی (میں) سیاہی ہے۔

فِي غَمۡزِ أَلۡحَاظِهَا فَتۡكُ الۡأَسُوۡدِ وَإِنۡ
حَاكَيۡنَ رِيۡمَ الۡفَلَا بِالطَّرۡفِ وَالۡجِيۡدِ

(۲) ان کی آنکھوں کے اشارہ میں شیروں کو قتل کرنا ہے اور بیشک عورتیں آنکھ اور گردن میں صحراء کے خالص سفید ہرن کے مشابہ ہیں۔

قَدۡ خَابَ مَنۡ غَازَلَ الۡغِزۡلَانَ يَأۡمُلُهَا
وَبَادَ مَنۡ رَامَ أُنۡسَ الرِّيۡمِ فِي الۡبِيۡدِ

(۳) تحقیق نقصان اٹھایا جس نے ہرنوں کو آنکھ سے تاڑتے ہوئے ان اور ہلاک ہوگیا جس نے صحراء میں خالص سفید ہرن سے انسیت حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔

ذَرِ الۡمَرَاشِفَ وَاسۡتِعۡذَابَهُنَّ فَفِيۡ
تِلۡكَ الۡعِذَابِ عَذَابٌ غَيۡرُ مَرۡدُوۡد

(۴) تو ہونٹوں کو چھوڑ دے اور ان سے میٹھے پانی کو طلب کرنا چھوڑ دے پس اس شیریں ہونے میں ایسا عذاب ہے جو لوٹایا نہیں جاسکتا۔

كَمۡ فِي هَوَى الۡحُوۡرِ مِنۡ حَوۡرٍ وَ كَمۡ لِهَوَى
نَوَاعِسَ الطَّرۡفِ مِنۡ هَمٍّ وَتَسۡهِيۡدِ

(۵) حوروں کے عشق میں کتنا ہی نقصان ہے اور نشیلی (اونگھنے والی) آنکھوں میں کتنا ہی غم اور کم سونا (بیداری) ہے۔

لَا تَنْتَظِرْ نَظْرَةً مِنْ أَحْوَرَ بَرَجٍ
وَلَا تَرُجَّ سِوَى بُخْلٍ مِنَ الْجُوْدِ

(٦) تو خوبصورت حوروں کو دیکھنے کا انتظار مت کر اور تو حرکت نہ کر سخاوت سے بخل کے سوا۔

فَلَا يَرُوْقَنْكَ لِيْنٌ فِي قَوَالِبِهَا
إِنَّ الْقُلُوْبَ لَمِنْ أَقْسَى الْجَلَامِيْدِ

(٧) ان کے جسموں کی نرمی تجھے تعجب میں نہ ڈال دے بیشک (ان کے) دل ضرور چٹانوں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

يُبْكِي مُوَرَّدَ دَمْعٍ مَنْ يَهِيْمُ بِهَا
مَا فِي مَبَاسِمِهَا مِنْ حُسْنِ تَوْرِيْدِ

(٨) وہ عورت جس کے تبسم کی جگہوں میں (دانتوں کے مسوڑھے مراد ہیں یا ہونٹ مراد ہیں) سرخ حسن ہے اس عورت کا قصد کرنا (اس عورت سے محبت کرنا) خون کے آنسو رلاتا ہے۔

يُخْزَى غَضِيْضًا عَزِيْزٌ يَبْتَلِيْ بِهَوًى
غَضَاضِ غَضَّ غَضِيْضِ الطَّرْفِ يَمْؤُوْدِ

(٩) وہ عزت دار، ناقص ذلیل ورسوا ہو جاتا ہے جو نرم و نازک، نشیلی (پست) نگاہ، تر و تازہ چہروں کی محبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

تَعَذَّرَ الْعُذْرُ فِي خَلْعِ الْعِذَارِ عَلَى
مَنْ رَادَ وَصْلَ الْعَذَارَى الْخُرَّدِ الْخُوْدِ

(١٠) حیاء اتارنے میں عذر مشکل ہے۔ اس شخص پر جس نے جوان دوشیزہ باکرہ سے ملنے کا ارادہ کیا۔

بِشْرُ الْبَشِيْرِ نَذِيْرٌ بِالْعَذَابِ فَلَا
تَغُرُّوْكَ غُرَّةُ غِرٍّ مِنْ دُمًى غِيْدِ

(١١) خوشخبری دینے والے کا ہشاش بشاش چہرہ عذاب کی صورت ہے پس تجھے جوان خمیدہ گردن، مورتیوں کی سفید پیشانی دھوکہ میں نہ ڈال دے۔

الظُّلْمُ ظُلْمٌ كَمَا عَنْلُ الْقَوَامِ فَكَمْ
جَنِيْبٍ بِجَفْوَةِ عَنْلِ الْقَدِّ مَقْنُوْدِ

(۱۲) دانتوں کی چمکاہٹ درمیانہ قد کی طرح ظلم ہے، کتنے ہی گریبان درمیانہ قد والے کی بے رخی کے سبب چاک کیے ہوئے ہیں۔

إِنَّ الْعَقَائِلَ يَعْقِلْنَ الْعُقُوْلَ وَلَا
يَعْقِلْنَ مَقْتُوْلَهُنَّ الْمُهْلَكَ الْمُوْدِيْ

(۱۳) بیشک شریف پردہ نشین عورتیں ہلاک شدہ عقلوں کو باندھے رکھتی ہیں اور ہلاک ہونے والے اپنے مقتول کی دیت ادا نہیں کرتیں۔

أَشْفَارُهُنَّ شِفَارٌ بَلْ أَحَدُّ ظُبًا
وَمُرْسَلُ الصُّدْغِ أَحْبُوْلٌ لِتَقْيِيْدِ

(۱۴) ان کی پلکیں (پلکوں کی جڑیں) دھار کے اعتبار سے چھڑیوں کی طرح ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ تیز ہیں (دھاڑ کے اعتبار سے کاٹنے کے اعتبار سے) اور (انکے) کنپٹی کے لٹکے ہوئے بال قید کرنے کی بیڑیاں ہیں۔

فِيْهِنَّ قَبْلَ التَّصَبِّيْ ذُلُّ مُبْتَهِلٍ
وَبَعْدَ صَيْدِ الْمُعَنَّى غُرَّةُ الصَّيْدِ

(۱۵) ان نرم و نازک عورتوں میں فریب دینے سے پہلے گر گرانے والے کی طرح ذلت ہے اور مشقت میں ڈالے ہوئے شکار کے بعد متکبرانہ چال ہے۔

لَا صَحْوَ عَوْضُ لِمَفْتُوْنٍ يُصَرِّعُه
مَا فِي الْعُيُوْنِ النَّشَاوَى مِنْ عَرَابِيْدِ

(۱۶) ایسا (عشق میں مبتلا) مجنون شخص جس کو خم آلود اودھم مچا دینے والی آنکھیں پچھاڑ دیتی ہیں اس کے لیے کبھی بھی بیداری (ہوش، نشے سے ہوش، مدہوشی سے ہوش) نہیں ہے۔

قَدْ صَادَنِي نَابِلٌ يَرْمِيْ بِلَا خَطَإٍ
وَيْلَاهُ مِنْ عَامِدٍ فِي قَتْلِ مَعْمُوْدِ

(۱۷) تحقیق مجھے ایسے تیر مارنے والے نے شکار (قتل) کیا جو بغیر کسی غلطی کے تیر مارتا ہے

افسوس ہے اس (تیر مارنے والے) پر جو (میرے) تکلیف دہ قتل کا ارادہ کرنے والا ہے۔

أَلْحَاظُهُ أَسْهُمٌ وَالْقَوْسُ حَاجِبُهُ
وَوَقْعُ أَسْهُمِهِ فِي قَلْبِ مَكْمُودِ

(۱۸) اس کی آنکھیں (آنکھوں کے اشارے) تیر ہیں اور اس کی ابرو کمان ہے اور اس کے تیروں کا مریض القلب (دل کے مریض کے) کے دل میں واقع ہونا (لگنا) ہے۔

يُصِيبُ أَرْشَاقُهُ بِالرَّشْقِ أَفْئِدَةً
فَمَنْ رَنَا بَيْنَ مَفْؤُودٍ وَمَكْبُودِ

(۱۹) تیز تیر پھینکنے والی کمان کے ساتھ اس کی تیر اندازیاں دلوں کو مصیبت زدہ کر دیتی ہیں (تیر اندازوں کا نشانہ سیدھا دل پر لگتا ہے) جس نے زخمی دل اور زخمی جگر کے درمیان کا قصد کیا۔

مُوْمٍ فَمُؤْدٍ بِمَعْمُوْدٍ بِمُقْتَضِبٍ
مفنٍ صَارِمِ اللَّحْظِ فِي الْأَجْفَانِ مَغْمُودِ

(۲۰) چھپی ہوئی آنکھوں کے کاٹ دینے والے اشاروں نے پناہ دینے کے بعد تکلیف کے ساتھ کاٹ کر ہلاک کر دیا۔

اَللَّحْظُ فِي الْجَفْنِ مَضَّاءُ الظُّبَاتِ وَلَا
تَمْضِي الْقَوَاضِبُ إِلَّا عِنْدَ تَجْرِيدِ

(۲۱) (آنکھ کے) پپوٹوں (کٹوروں، پلکوں) میں جو آنکھ (کا اندرونی حصہ) ہے (آنکھ کا اشارہ) زیادہ سخت کاٹنے والا ہے تلوار کی دھاڑ سے اور بہت تیز کاٹنے والی تلواریں تب ہی کاٹتی ہیں جب ان کو (میان سے باہر نکالا جائے) ننگا کیا جائے۔

لَا يَقْضِبُ السَّيْفُ إِلَّا إِذْ يُسَنُّ وَمَا
لِقَاضِبِ اللَّحْظِ مِنْ سَنٍّ وَتَحْدِيدِ

(۲۲) تلوار کو جب تیز کیا جائے تب ہی کاٹتی ہے اور آنکھ کے اشارے کے کاٹنے کے لیے تیز کرنا نہیں ہے (تیز کرنا اور تیز ہونا نہیں ہے)۔

حَسْنَاءُ ضَمَّتْ شَتَاتَ الْحُسْنِ أَجْمَعَهُ
فَبَدَّدَتْ شَمْلَ عَقْلِيْ أَيَّ تَبْدِيْدِ

(۲۳) ایسی حسین ہے کہ اس نے مختلف قسم کے تمام حسن کو جمع کر کے (اپنے اندر) سمٹ لیا (اور) پھر میری جمع شدہ عقل کو خوب جدا کر دیا۔

قَسِيَّةُ الْقَلْبِ وَالْأَعْطَافُ لَيِّنَةٌ
جِسْمٌ كَمَاءٍ لَهُ قَلْبٌ كَجُلْمُوْدِ

(۲۴) چٹان کی طرح دل سخت ہے اور پہلو نرم ہیں جسم پانی کی طرح (صاف) ہے۔

إِذَا تَجَلَّتْ يَخِرُّ الْمُجْتَلِيْ ضَعِقًا
خُرُوْرَ مُوْسَى فُوَيْقَ الطُّوْرِ إِذْ نُوْدِيْ

(۲۵) جب وہ ظالم ہوئی تو دیکھنے والے غش کھا کر گر گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طور کے تھوڑا اوپر سے گرنے کی طرح جب ان کو ندا دی گئی۔

عَنَّتْ فُؤَادِيْ بِفَوْدَيْهَا فَلَيْسَ لَهُ
فَادٍ وَإِنْ كَانَ يُفْدَى كُلُّ مَصْفُوْدِ

(۲۶) اس نے اپنی دونوں کنپٹیوں کے بالوں کے ساتھ میرے دل کو قید کر لیا، تو اس کو (میرے دل کو) کوئی بھی (اس کی قید سے) چھڑانے والا نہیں ہے (فدیہ دے کر) اگرچہ ہر قیدی کو چھڑایا جا سکتا ہے (فدیہ دے کر)۔

هِنْدِيَّةٌ هَنَّدَتْنِيْ ثُمَّ هَنَّدَتِ الْ
أَسْيَافَ ظُلْمًا لِقَتْلِيْ أَيَّ تَهْنِيْدِ

(۲۷) مجھے نرمی اور ملامت سے ہندی عورت (تلوار) نے اپنے عشق میں مبتلا کیا، پھر اس (ہندی تلوار) نے مجھے قتل کرنے کے لیے ظلم کرتے ہوئے تلواروں کو خوب تیز کیا۔

مِيْسَانَةٌ لَا تَزَالُ الدَّهْرَ فِيْ سِنَةٍ
عَنْ آلِمٍ عَنْ لَذِيْذِ اللَّذِّ مَحْدُوْدِ

(۲۸) ایسی اونگھنی والی ہے کہ زمانہ ہمیشہ میٹھی نیند سے دور درد والم کی اونگھ میں رہتا۔

وَسْنَى كَسُوْلٍ غَضِيْضُ الطَّرْفِ لَحْظَتُهَا
تَنْفِيْ كَرَى كُلِّ يَقْظَانٍ وَ يَرْقُوْدِ

(۲۹) نشیلی (اونگھنے والی) ست پست نگاہ کے ایسے اشارہ کہ وہ اشارے ہر بیدار اور بہت زیادہ سونے والے کی (اونگھ) نیند کو دور کر دیتے ہیں۔

مَالَتْ عَلَيَّ بِقَدٍّ عَادِلٍ وَجَفَتْ
وَفَتَّرَتْ بِفُتُوْرِ الطَّرْفِ مَجْلُوْدِيْ

(۳۰) (اس نے) ظلم کیا مجھ پر (میری طرف مائل ہوئی) درمیانہ قد کے ساتھ اور بے رخی کی اور آنکھ کے تھوڑے سے اشارے کے ساتھ میرے صبر کو کمزور کر دیا۔

عصَيْتُ كُلَّ نَصِيْحٍ فِي إِطَاعَتِهَا
لَمْ أَكْتَرِثْ بِمَلَامٍ أَوْ بِتَفْنِيْدِ

(۳۱) میں ہر نصیحت کرنے والے کی اطاعت کرنے میں نافرمانی کی، میں نے ملامت کرنے والے اور برا بھلا کہنے والے کی پرواہ نہ کی۔

سَقَى الْإِلٰهُ عُهُوْدًا فِي الْعُهُوْدِ خَلَتْ
بِكُلِّ عَهْدٍ غَزِيْرِ الْقَطْرِ صِنْدِيْدِ

(۳۲) اللہ نے زمانوں کو وفاء (میثاق) میں سیراب کیا وہ زمانہ جو گزر گے، ہر موسم ربیع کی پہلی کثیر قطروں والی سخت تیز بارش کے ساتھ۔

لَمْ أَنْسَهَا إِذْ أَلَمَّتْ بِيْ بِجُنْحِ دُجًى
كَأَنَّهَا بَدْرُ تَمٍّ فَوْقَ أَمْلُوْدِ

(۳۳) جب وہ اندھیری رات کے تھوڑے سے حصہ میں میرے پاس (مجھ سے ملنے) آئی تو میں اس کو نہ بھولا گویا کہ وہ (عورت) چودھویں رات کا ایسا چاند ہیں جو نرم و نازک بدن والی عورت (یا نرم و نازک ٹہنی) پر مکمل ہوا۔

عَنَّتْ فَعَنَّتْ فُؤَادِيْ وَاحْتَفَتْ وَشَفَتْ
مَنَّتْ فَمَنَّتْ بِإِنْجَازِ الْمَوَاعِيْدِ

(۳۴) وہ ظاہر ہوئی (میرے سامنے اور اس نے بے رخی کی) اور میرے دل کو قید کر لیا اور

(مجھے) انتہائی خوش کر دیا اور شفا دی، اس نے وعدوں کو (وقت معین پر) پورا کرنے کے ساتھ مجھے وہ عطا کیا (مجھ پر وہ انعام فرمایا) جس کی اس نے (مجھے) آرزو دلائی تھی۔

عَادَتْ قَلًا ثُمَّ عَادَتْ وَهِيَ عَائِدَةٌ
فَعَادَ عِيْدُ سَقَامِيْ مَوْسَمَ الْعِيْدِ

(۳۵) اس نے بغض کرتے ہوئے (کرنے کی وجہ سے) (مجھ پر) ظلم کیا پھر وہ عیادت کرنے والی ہو کر لوٹی تو میرے بیمار ہونے کا موسم خوشی کے دن کا موسم ہو گیا۔

مَاسَتْ تُجَرِّرُ نَشْوَى ذَيْلَهَا مَرَحًا
فَقَدَّدَتْ جَيْبَ صَبْرِي أَيَّ تَقْدِيْدِ

(۳۶) وہ اپنے نشیلے دامن کو ناز سے کھینچتے ہوئے چلی گئی تو پس اس نے میرے صبر کے گریبان کو خوب چیر دیا۔

شَفَتْ سَقَامِيْ مِنْ خُمْرِ الشَّفَاهِ وَمِنْ
عَذْبِ الرُّضَابِ بِعُنَّابٍ وَقِنْدِيْدِ

(۳۷) اس نے میری بیماری کو شفا دی ہونٹوں کی سرخی اور لعاب کی مٹھاس سے عناب اور قندیر کی طرح۔

عَلَيْلَةٌ أَنْهَلَتْنِيْ بِاللَّمَى فَشَفَتْ
نَجْدَ اعْتِلَالِيْ وَعَلَّتْنِيْ بِنَاجُوْدِ

(۳۸) (وہ عورت) نہایت خوشبودار ہے (بار بار خوشبو لگانے والی) اس نے اپنے گندمی ہونٹوں کے ساتھ مجھے سیراب کر کے میرے (میرے مریض ہونے) مرض کے غم سے مجھے شفا دی اور مجھے (اپنی) شراب کے ساتھ مشغول کر دیا۔

رَشَفْتُ وَارْتَشَفْتُ خَمْرَ الرُّضَابِ كَمَا
سَقِيْتُهَا وَسَقَتْنِي مَاءَ عُنْقُوْدِ

(۳۹) اس نے جوٹھی شراب کو چوسا اور انتہائی چوسا جس طرح میں نے اسے سیراب کیا (جوٹھی شراب سے) اس نے مجھے سیراب کیا انگور کے پانی سے۔

ثُمَّ انْتَشَيْنَا فَلَا نَدْرِي أَذَلِكَ مِنْ
خَمْرِ الْمَرَاشِفِ أَمْ مِنْ خَمْرِ رَاقُودِ

(۴۰) پھر ہم مدہوش ہو گئے تو ہم نے نہ جانا (ہم نہیں جانتے) کہ کیا یہ ہونٹوں (ہونٹ) کی شراب میں سے ہے یا مٹکوں (مٹکے) کی شراب میں سے

وَطِبْتُ نَفْسًا بِرَيَّاهَا وَنَاظِرَةً
بِحُسْنِهَا وَسَمَاعًا بِالْأَنَاشِيْدِ

(۴۱) میں خوش ہوا (میری روح یا نفس خوش ہوئی) اس کی عمدہ خوشبو کی وجہ سے اور اس کے حسن کو دیکھنے کی وجہ سے اور گیتوں کو سننے کی وجہ سے۔

ثَلَاثَةٌ هِيَ طِيْبُ الْعَيْشِ مَا جُمِعَتْ
إِلَّا لِمَرْءٍ سَعِيْدِ الْجَدِّ مَحْسُوْدِ

(۴۲) تین ایسی چیزیں ہیں (جو زندگی کی تمام اشیاء سے افضل ہیں یعنی) جو زندگی کی اچھائی ہیں جنہیں سعادت مند خوش نصیب، محسود (جس سے حسد کیا جائے) مرد کے لیے یہ جمع کیا جاتا ہے۔

وَصْلُ الْغَوَانِيْ وَكَأْسُ الْبَابِلِيِّ وَرَنْ
نَاتُ الْأَغَانِيْ بِضَرْبِ الْوَتْرِ وَالْعُوْدِ

(۴۳) (پہلی شے) غوانی (عورت) کا ملنا اور (دوسری شے) بابلی شراب کا پیالہ (شی ثالث) اور (گانے والیوں کا) گیتوں کو غمگین آواز سے گانا وتر اور عود کو بجانے کے ساتھ۔

مَا أَطْيَبَ الْعَيْشَ لَوْلَا أَنَّ مَرْجِعَه
عَمَّا قَرِيْبٌ إِلَى قَبْرٍ وَمَلْحُوْدِ

(۴۴) قبر اور لحد کے جو قریب ہے اگر اس کی طرف لوٹنا نہ ہو تو (یہ) زندگی کتنی ہی پاکیزہ (اور اچھی) ہے۔

لَمْ يَبْقَ قَبْلُ وَلَنْ يَبْقَى سِوَى الْأَحَدِ الْ
قَدِيْمِ مِنْ أَحَدٍ فِي الدَّهْرِ مَوْجُوْدِ

(۴۵) موجودہ زمانہ میں اللہ کے علاوہ کوئی ایک بھی نہ پہلے بچا تھا اور نہ ہی آگے ہرگز بچ سکے گا۔

كَمْ مَعْهَدٍ قَدْ عَهِدْنَا آهِلًا فَغَدَا
بُعَيْدَ عَهْدٍ قَوَاءً غَيْرَ مَعْهُوْدِ

(۴۶) کتنے ہی ایسے مکان ہیں جنہیں ہم نے دیکھا (کہ وہ) تعمیر شدہ تھے اور اس میں لوگ رہتے تھے پھر تھوڑے عرصے بعد وہی مکان کھالی اور غیر تعمیر شدہ ہو گئے۔

وَلَيْسَ يَبْقَى إِذَا الْعَيْشُ انْقَضَى وَمَضَى
تَفَاوُتٌ بَيْنَ مَحْدُوْدٍ وَمَجْدُوْدِ

(۴۷) اور کوئی بھی باقی نہ بچے گا جب زندگی گزر جائے گی اور محروم اور حصہ والے کے درمیان فرق ہو جائے گا۔

اَلْمَوْتُ هَادِمُ لَذَّاتِ الْمَعَاشِ بِلَا
تَمَايُزٍ بَيْنَ مَشْؤُوْمٍ وَمَسْعُوْدِ

(۴۸) موت بد بخت اور خوش بخت کے درمیان فرق کیے بغیر زندگی کی تمام لذات کو ختم کر دینے (ڈھا دینے) والی ہے۔

وَالشَّيْبُ لِلْمَرْءِ مِنْ أَدْهَى الْوَبَالِ فَكَمْ
لِلْهِمِّ فِي الْهَمِّ مِنْ جِدٍّ وَتَجْدِيْدِ

(۴۹) مرد کے لیے بڑھاپا مصیبتوں میں سے سب سے بڑی مصیبت ہے، تو کتنے ہی بہت بوڑھوں کے لیے غم میں کوشش کرنا اور نت نئی محبتیں ہیں۔

شَبَابُهُ صَبْوَةٌ تُعمِي بَصِيْرَتَهُ
وَشَيْبُه حَسْرَةٌ وَجْدًا بِمَفْقُوْدِ

(۵۰) اس کی جوانی ایسی جہالت ہے (لڑکپن کی) جو اس کی بصیرت کو اندھا کر دیتی ہے اور اس کا بڑھاپا مقصود شی کو پانے کی حسرت ہے (مقصود شے کی محبت کی حسرت)۔

ضَيَّعْتُ عُمْرِيَ فِي الْأَعْذَارِ مُنْهَمِكًا
وَمَا لِذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ وَتَمْهِيْدِ

(۵۱) میں نے اپنی عمر کو غلبوں و کامیابیوں میں ڈوب کر ضائع کر لیا اور اس عمر کو ضائع کرنے

کا کوئی عذر اور تمہید نہیں ہے۔

فَلَا مَلَاذٌ سِوَى إِفْضَالِ أَفْضَلِ مَنْ
يُمْتَاحُ لِلْعَفْوِ أَوْ يُمْتَاحُ مِنْ جُوْدِ

(۵۲) کوئی پناہ گاہ نہیں ہے سوائے سب سے زیادہ فضیلت والے کے احسان (عطا) کرنے کے، (سب سے زیادہ فضیلت والا وہ) جس سے عفو طلب کیا جاتا ہے اور سخاوت کا سوال کیا جاتا ہے۔

فَلَا مَلَاذٌ سِوَى خَيْرِ الْوَرَى جُمِعَا
فِي الْخَلْقِ وَالْخُلْقِ وَالْإِحسان وَالْجُودِ

(۵۳) کوئی پناہ گاہ نہیں ہے مخلوق میں سب سے بہتر کے سوا (مخلوق میں سب سے بہتر ایسی بہترین ذات کہ جس میں) جمع کیا گیا خَلق اور خُلق اور احسان اور سخاوت کو۔

لُذْ يَا نَجِيْدُ بِمُغْنِيْ النَّبْكِ مُنْجِدِهِمْ
فَكَمْ بِمَغْنَاهُ مِنْ جُوْدٍ لِمَنْجُوْدِ

(۵۴) اے غمگین تو اس ذات کی پناہ جو تنگیوں کو دور کرنے والے ہیں لوگوں کی مدد کرنے والے ہیں پس کتنے ہی غمگین افراد کو آپ کی سخاوت یعنی مدد کرنے کے سبب سخاوت ملی۔

جَدَاهُ نَقْدٌ لِمَنْ يَأْتِيْهِ مُعْتَفِيًا
فَكَمْ بِمَثْوَاهُ مِنْ قُوْدٍ لِمَنْقُوْدِ

(۵۵) آپ کی سخاوت (آپ کا عطیہ) نقدی ہے اس کے لیے جو بھلائی طلب کرنے کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوا، پس کتنے ہی طویل گردن والے گھوڑے آپ کے کاشانہ اقدس میں کھڑے ہیں منقود (جس کو نقد دیا جاتا ہے اس کے) کے لیے۔

صَدْقُ الْمَوَاعِيْدِ مَوْعُوْدُ الشَّفَاعَةِ فِيْ
يَوْمٍ عَبُوْسٍ شَدِيْدِ الْهَوْلِ مَوْعُوْدِ

(۵۶) قیامت کی شدید ہولناکی اور سخت دن میں جو شفاعت کے وعدے کیے گئے ہیں ان وعدوں کے سچے ہیں۔

أَحْمَى الصَّنَادِيْدِ مَأْوَى النَّاسِ مَفْزَعُهُمْ
إِذْ يَفْزَعُوْنَ لِأَهْوَالِ الصَّنَادِيْدِ

(۵۷) بہادر سرداروں کے سب سے زیادہ حامی ہیں، قیامت کے دن کی سخت ہولناکیوں کی وجہ سے جب لوگ خوف زدہ ہوں تو ان کے اس مصیبت کے وقت (حضور) لوگوں کی پناہ گاہ ہے۔

حَامِي الصَّنَادِيْدِ وَلْأَنَامِ مَفْزَعُهُمْ
فِي مَوْقِفٍ يَوْمُهُ حَامِي الصَّنَادِيْدِ

(۵۸) (حضور) بہادر سرداروں اور مخلوق سخت گرمی کے دن ان کے ٹھہرنے کی جگہ میں مصیبت کے وقت حمایت کرنے والے ہیں۔

اَلْأَرْوَعُ الشَّافِعُ الشَّافِي الْمُشَفَّعُ إِذْ
رَاعَ الصَّنَادِيْدَ أَرْوَاعُ الصَّنَادِيْدِ

(۵۹) (حضور) سب سے زیادہ حسین (بہادر) ہیں، شفاعت کرنے والے ہیں، شفا دینے والے ہیں اور مقبول الشفاعۃ (وہ شخص جس کی سفارش قبول ہو) ہیں (کب؟) جب سخت گرمی کی ہولناکیاں بہادر سرداروں کو ڈرا دیں گی۔

هُوَ الشَّهِيْدُ عَلَيْهِمْ وَالشَّفِيْعُ لَهُمْ
فِي عَرْضِ يَوْمٍ طَوِيْلِ الْهَمِّ مَشْهُوْدِ

(۶۰) جزاء سزا، طویل غم والے دن میں لوگوں پر گواہ اور لوگوں کے شفیع ہیں۔

مَاضِي الْحُدُوْدِ مُرَاعِيْهَا يَجُوْدُ عَلَى الْ
مَحْدُوْدِ عَفْوًا بِعَفْوٍ غَيْرَ مَحْدُوْدِ

(۶۱) حدود کو پورا کرنے والے ہیں ان کی رعایت کرتے ہوئے، محروم پر معافی در معافی کے ذریعے غیر محدود (عام) سخاوت کرتے ہیں۔

مُجَدِّدٌ لِجِهَاتِ الْفَضْلِ ذُو خُلُقٍ
لَهُ عَلَى الْخَلْقِ فَضْلٌ غَيْرُ مَحْدُوْدِ

(۶۲) فضل (فضیلت) کی جہتوں کی تجدید کرنے والے ہیں، اچھے اخلاق والے ہیں، حضور

مخلوق پر غیر محدود ہے (حضور کی مخلوق پر غلبہ محدود فضیلت ہے)۔

مِنْ فَضْلِهِ فَاضَ مَا لِلشَّمْسِ مِنْ شَرَفٍ
وَاللَّيْثِ مِنْ جُرْأَةٍ وَالْجَوْدِ مِنْ جَوْدِ

(۶۳) آپ کے فضل کے سبب سورج کا شرف کثیر ہوا (بڑھا) اور شیر کو بہادری میں (بہادری زیادہ ہوئی) اور موسلا دھار بارش کو کثرت ملی (موسلا دھار بارش کثیر ہوئی)۔

قَدْ فَاقَ مَنْ فِي السَّمَا آفَاقَهَا أَفَقًا
وَالْحُمْرَ وَالسُّوْدَ وَالْبِيْضَانَ فِي السُّوْدِ

(۶۴) تحقیق حضور ﷺ جو کوئی بھی آسمان اور اس کے آفاق میں ہے اس سے علم کے اعتبار سے سبقت لے گئے اور سرخ (فام لوگ) اور سیاہ (فام لوگ) اور سفید (فام لوگ) سے سرداری میں سبقت لے گئے۔

إِنْ زَادَ آدَمُ إِجلَالًا أُبُوَّتُه
فَكَمْ أَبٍ زِيْدَ إِجْلَالًا بِمَوْلُوْدِ

(۶۵) اگر (بیشک) آپ کے باپ ہونے کی وجہ سے آدم عزت (وقار) میں بڑھ گئے تو کتنے ہی باپ ایسے ہیں جن کی عزت ان کے بچے (چھوٹے بچے) کے سبب بڑھائی گئی۔

إِنْ زَادَ آدَمُ قَدْرًا عِنْدَ مَوْلِدِهِ
فَكَمْ أَبٍ يَعْتَلِيْ قَدْرًا بِمَوْلبُوْدِ

(۶۶) اگر حضرت آدم حضور کی ولادت کے وقت مرتبہ (وقار) میں بڑھ گئے، تو کتنے ہی باپ ایسے ہیں جو چھوٹے بچے کے سبب مرتبہ میں بڑھ گئے۔

بَدَّتْ بِمَوْمِلِدِهِ الْأَبْدَادُ وَانْتَكَسَتْ
فِيْ كُلِّ زُوْنٍ لِأَهْلِ الشِّرْكِ مَعْبُوْدِ

(۶۷) آپ کی ولادت کے سبب تمام بت بکھر گئے اور اہل شرک کے ہر بت خانہ میں معبود (بت) منہ کے بل گر گئے۔

بَدَا التَّصَدُّعُ فِي كِسْرَى وَدَوْلَتِهِ
بِصَدْعِ إِيْوَانِهِ الْمَرْصُوْصِ بِالشِّيْدِ

(٦٨) چونے کے ساتھ رنگے گئے (کسریٰ) کے محل کو پھاڑ دینے کے سبب کسریٰ اور اس کی سلطنت میں پھٹنا (زلزلہ) ظاہر ہوا۔

مَيَاهُ سَاوَةَ غَارَتْ فِي الْقُعُوْرِ كَمَا
نَارَ الْمَجُوْسِ خَبَتْ فِي كُلِّ خَمُّوْدِ

(٦٩) ساوہ نہر کا پانی زمین کی گہرائیوں میں چلا گیا جس طرح ۔۔۔۔ کی آگ بھجنے کی جگہ میں بجھ گئی۔

قَدْ أَفْصَحَ الْعُجْمُ تَصْدِيْقًا لِدَعْوَتِهِ
كَظَبْيَةٍ مُطْفِلٍ وَالشَّاةِ وَالسِّيْدِ

(٧٠) تحقیق جانوروں نے آپ کی دعوت کی تصدیق کرتے ہوئے فصیح گفتگو کی، جیسے کہ بچوں والی ہرنی اور بکری اور بھیڑیئے نے۔

بَاضَ الْحَمَامُ وَحَاكَ الْعَنْكَبُوْتُ عَلَى
غَارٍ ثَوَاهُ بِوُدٍّ خَيْرُ مَوْدُوْدِ

(٧١) بہترین محبوب کی محبت میں کبوتری نے انڈہ دیا اور مکڑی نے جالا بنا اس غار پر جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام فرمایا۔

وَحَنَّ جِذْعٌ قَدِيْمٌ حِيْنَ فَارَقَه
حَنِيْنَ صَبٍّ عَنِ الْمَحْبُوْبِ مَصْدُوْدِ

(٧٢) پرانا کھجور کا تنا جب آپ نے اس سے جدائی اختیار کی تو وہ (کھور کا تنا) اُس رونے والے عاشق کی طرح رویا جس کو محبوب سے روک دیا گیا ہو (جس عاشق کو محبوب سے جدا کر دیا گیا ہو)۔

بُشْرَى الْأَوَائِلِ قَدْ أَلْقَتْ بَشَائِرُهُ الرْ
رُهْبَانَ وَالْهَادَ فِي الرُّهْبَانِ وَالْهُوْدِ

(٧٣) پہلوں کی بشارت ہیں تحقیق آپ کی بشارتوں نے ڈر اور غم کو ڈال دیا راہب اور یہود میں۔

بَدْءُ الْبَدِيْءِ بَدِيْءُ الْخَلْقِ مَبْدَؤُهُمْ
لَهُ عَلَى الْخَلْقِ حَقٌّ غَيْرُ مَجْحُوْدِ

(۷۴) ظہور کے اعتبار سے پہلے شخص ہیں مخلوق کے سردار ہیں، ان کی اصل ہیں، آپ کا مخلوق پر حق ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

خَتْمُ النَّبِيِّيْنَ أَوْلَاهُمْ وَأَوَّلُهُمْ
قَدْ خُصَّ مِنْ بَيْنِهِمْ بِالْفَضْلِ وَالزِّيْدِ

(۷۵) (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبیین ہیں، نبیوں میں سب سے اولیٰ، نبیوں میں سب سے پہلے، تحقیق (حضور کو) فضل وزیادتی کے سبب انبیاء کے درمیان خاص کر دیا۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ طُرًّا فِي الْكَمَالِ وَفِي الْ
جَمَالِ وَالْعَزْمِ وَالْإِجْمَالِ وَالسُّوْدِ

(۷۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں سے کمال میں اور خوبصورتی میں اور ارادہ میں اور آراستہ کرنے میں (حسین بنانے میں) اور سرداری میں سبقت لے گئے (آگے بڑھ گئے)۔

فَلَا يُدَانِيْهِ مُوْسَى فِي النُّنُوِّ وَلَا
فِي الْيُمْنِ عِيْسَى وَفِي الْمُلْكِ ابْنُ دَاوُدِ
وَلَا ابْنُ يَقُوْبَ حُسْنًا وَالْخَلِيْلُ قُرًى
وَنُوْحُ عَزْمًا عَلَى نُصْحٍ وَتَهْدِيْهِ

(۷۷، ۷۸) قرب الٰہی میں حضرت موسیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں ہے اور برکت میں حضرت عیسیٰ اور بادشاہت میں ابن داود (حضرت سلیمان) اور حسن کے اعتبار سے ابن یعقوب (حضرت یوسف) اور مہمان نوازی کے اعتبار سے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم) اور نصیحت کرنے اور خوف دلانے پر پختہ ارادہ کرنے کے اعتبار سے حضرت نوح علیہم السلام (یہ تمام انبیاء ان صفات میں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں ہیں۔

اللهُ عَمَّمَ دَعْوَاهُ وَخَصَّ بِهِ
أَتَمَّ رِفْدٍ وَإِرْفَادٍ وَتَرْفِيْدِ

(۷۹) اللہ نے حضور کی دعوت کو عام کر دیا اور حضور کو دعوت کے ساتھ خاص کر دیا، (حضور) سب سے بڑھ کر ہیں عطا (کرنے) میں اور مدد کرنے میں اور تعظیم کرنے میں۔

أَشَاعَ مِلَّتَهُ الْبَيْضَاءَ مُكْمِلُهَا
فِي الْعَالَمِيْنَ بِتَأْبِيْدٍ بِتَأْبِيْدِ

(۸۰) ملت (دین) کو مکمل کرنے والی ذات نے حضور کی خالص (سفید) ملت کو تمام عالمین میں ہمیشہ کے لیے پھیلا دیا (ہمیشگی در ہمیشگی کے ساتھ پھیلا دیا)۔

وَافِي الْقَسِيْمِ قَسِيْمٌ لَا قَسِيْمَ لَهُ
مُقَسِّمُ الْقِسْمِ فَتَّاحُ الْمَقَالِيْدِ

(۸۱) حصہ کو مکمل کرنے والے ہیں، ایسے خوبصورت ہیں کہ آپ کا کوئی حصہ دار نہیں ہے، بھلائی کے حصہ کو تقسیم کرنے والے ہیں، خزانوں کو کھولنے والے ہیں۔

اِخْتَارَهُ اللهُ مَحْبُوْبًا وَأَرْسَلَهُ
لِرَحْمَةٍ وَلِإِشَادٍ وَتَشْيِيْدِ

(۸۲) اللہ نے بطور محبوب آپ کو چن لیا اور آپ کو رحمت کے لیے (رحمت بنا کر) اور رہنمائی کرنے کے لیے اور مضبوط وقوی کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

قَدِ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا ثُمَّ أَرْسَلَهُ
إِلَى الْأَنَامِ لِإِصْلَاحٍ وَتَسْدِيْدِ

(۸۳) تحقیق اللہ نے آپ کو بطور حبیب چنا (چن لیا) پھر آپ کو مخلوق کی طرف بھیجا اصلاح اور رہنمائی کرنے کے لیے۔

لِأُمَّةٍ قَدْ تَمَنَّى الرُّسْلُ لَوْ حُسِبُوْا
مِنْهَا عَلَى مَا رَوَى أَهْلُ الْمَسَانِيْدِ

(۸۴) (حضور کو اللہ نے) ایسی امت کی طرف بھیجا (جس امت کے متعلق) تحقیق رسولوں نے تمنا کی کہ وہ اس امت میں سے شمار کر لیے جائیں اس کے موافق جس کو اہل مسائیل نے روایت کیا ہے۔

مُحَمَّدُ الْخَيْمِ مَحْمُوْدُ الْمَقَامِ لَدَى الْ
قَيَّامِ أَحْمَدُ حَمَّادٍ وَمَحْمُوْدِ

(۸۵) (حضور علیہ السلام) خصلت کے اعتبار سے بہت عمدہ ہیں، مقام کے اعتبار سے (مقام) محمود (والے)، قیام (اللہ) کے پاس احمد حماد اور محمود ہیں۔

مُحَمَّدٌ خَيْرُ دَاعٍ لِلْأَنَامِ إِلَى
هُدًى وَبَرٍّ وَتَوْحِيْدٍ وَتَمْجِيْدِ

(۸۶) محمد ﷺ مخلوق کے لیے بہترین بلانے والے ہیں ہدایت اور نیکی اور توحید اور بزرگی کی طرف۔

بُرٌّ تَسَامَحْتُ بَلْ بَحْرٌ وَعِتْرَتُهُ
سَفِيْنَةٌ مُسْتَوَاهَا الْجُوْدُ وَلَا الْجُوْدِيْ

(۸۷) (اے) حسن سلوک کرنے والی ذات میں عفو درگزر کا طالب ہو بلکہ آپ عفو و درگزر کے سمندر ہیں اور آپ کی اولاد کشتی جس کے ٹھہرنے کی جگہ سخاوت ہے نہ کہ جودی پہاڑ۔

أَصْحَابُهُ بَذَلُوْا فِي نَصْرِ مِلَّتِهِ
إِذْ جَاهَدُوْا فِي الْمَغَازِيْ أَيَّ مَجْهُوْدِ

(۸۸) حضور ﷺ کے اصحاب نے آپ کے دین کی مدد کے لیے کوشش کی (جان لڑا دی) جب انہوں نے غزوات میں خوب جہاد کیا (جب انہوں نے اللہ کی راہ میں جنگ کرنے میں پوری طاقت صرف کر دی خوب کوشش کی)۔

أَفْدِيْكَ يَا خَيْرَ مُؤْوٍ آوٍ مُخْتَبِطًا
قَدْ طَرَّدَتْهُ الْمَعَاصِيْ أَيَّ تَطْرِيْدِ

(۸۹) اے بہترین پناہ دینے والے میں آپ پر قربان، آپ ایسے ہلاک شدہ شخص کو پناہ دے دیں جس کو گناہوں نے خوب دھتکار دیا۔

يَرْجُوْ إِذِ الشَّمْسُ تَدْنُوْ فِي الْقِيَامَةِ أَنْ
تُظِلَّهُ تَحْتَ ظِلٍّ مِنْكَ مَمْدُوْدِ

(۹۰) وہ (ہلاک شدہ، بھلائی کا بغیر وسیلہ کے سوال کرنے والا) امید کرتا ہے (کہ) جب قیامت (والے دن) میں سورج قریب ہوجائے گا (تو) آپ اس کو اپنے پھیلے ہوئے سائے کے نیچے سایہ دیں گے (داخل کریں گے)۔

وَأَنْ تُبَوِّئَهُ تَحْتَ اللِّوَاءِ غَدًا
يَا ذَا لِوَاءٍ بِعِزِّ النَّصْرِ مَعْقُوْدِ

(۹۱) اور کل قیامت کے دن آپ اس کو جھنڈے کے نیچے پناہ دیں گے اے اس جھنڈے والے! جس کے ساتھ مدد اور عزت باندھی ہوئی ہے۔

وَأَرْوِ يَا مَنْ سَقَتْ عَطْشَى أَصَابِعُهُ
لُوحِي بِحَوْضٍ هَنِيِّ الْوِرْدِ مَوْرُوْدِ

(۹۲) اے وہ ذات جس کی انگلیوں نے پیاسوں کو سیراب کردیا، آپ اترنے کے مقام میں پانی کے خوشگوار حوض کے (ساتھ) ذریعے میری پیاس کو سیراب کردیں (بجھادیں)۔

أَنْتَشِدُتُكَ اللهَ فَاقْبِلْ مِدْحَتِيْ كَرَمًا
حَتَّى أَفُوْزَ بِإِنْشَادِيْ بِمَنْشُوْدِ

(۹۳) میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کرم فرماتے ہوئے میرے (آپ کی) تعریف کرنے کو قبول فرمالے تاکہ میرے پڑھنے کے سبب (میرے آپ کی تعریف کرنے کے سبب) میں اپنے مطلوب (کو پانے) میں کامیاب ہوجاؤں۔

أُهْدِيْ إِلَيْكَ مَدِيْحًا كُلُّهُ غَرَرٌ
وَنَيْلُ نَوْلِكَ بِالتَّقْصِيْدِ مَقْصبوْدِيْ

(۹۴) میں آپ کی بارگاہ میں تمام کی تمام حسین ترین (عمدہ بہترین) تعریف (تعریفیں) ہدیہ کرتا ہوں۔ میرا مطلوب (میری چاہی گئی شے) قصیدہ پڑھ کر (بتا کر) آپ کا عطیہ حاصل کرنا ہے۔

لَا شَكَّ أَنَّكَ غَوْثُ الْخَلْقِ أَجْمَعِهِمْ
وَلَا اكْتِرَاثَ بِأَرْجَاسٍ مَنَاكِيْدِ

(۹۵) اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ تمام مخلوق (کی مدد کرنے والے ہیں) کے مددگار ہیں، اور بے فیض لوگوں کی ناپاکیوں کی (مجھے) کوئی پرواہ نہیں۔

عَلَيْكَ أَزْكَى صَلَاةِ اللهِ مَا صَدَحَتْ
وَرْقَاءُ وَارِقَةٍ تَشْدُو بِتَغْرِيْدِ

(۹۶) آپ پر اللہ تعالیٰ کی سب سے پاکیزہ رحمت ہو (تب تک) جب تک کثیر پتوں والے درخت پر کبوتری (کبوتریاں) چہچہاتی ہوئی بلند آواز سے گنگناتی رہیں۔

العلامة فضل حق الخير آبادی

مدح الرسول صلى الله عليه وسلم

قُمْ يَا صُبَّاحُ فَصَبِّحْ قَبْلَ إِصْبَاحِ
فَإِنَّمَا الرَّاحُ فِيْ رَاحٍ عَلَى رَاحِ

(۱) کھڑے ہو جاؤ اے صبح کرنے والے! تو صبح کرو صبح کھلنے سے پہلے کہ راحت اور سکون شام کے وقت میں ہے۔

هَبَّتْ صَبَا نَسَمًا هَبَّتْ بِهِ نَسَمٌ
وَهَبَّ يَرْتَاحُ أَرْوَاحٌ بِأَرْوَاحِ

(۲) صبح کی دھیمی نرم ہوا چل اٹھی اُس کے ساتھ نرمی بھی اور روحیں بھی ایک دوسرے کے ساتھ پرواز کرنے لگیں۔

طُوْبَى لِمَنْ يَنْتَشِيْ إِذْ يَنْتَشِيْ نَسَمًا
صُبْحَانُ مِنْ طَابَةٍ مِنْ رَاحِ صُبَّاحِ

(۳) خوش قسمتی ہے اس کے لیے جو خبردار ہوتا ہے خوشبو سونگھتا ہے جب نرم ہوا خوشبودار ہوتی ہے۔ صبح کی راحتوں میں سے ایک راحت مدینہ شریف کا صبح کا مشروب ہے (یا صبح کی ہوا مراد ہے)۔

يَا صَاحِ أَفْدِيْكَ صَاحَ الدِّيْكُ مُسْتَحِرًا
فَهَاتِ خَمْرًا كَعَيْنِ الدِّيْكِ يَا صَاحِ

(۴) اے منادی تو اپنا فدیہ دے مرغ صبح سویرے بانگ دیتا ہے تو اے منادی مرغ کی

آنکھوں کی مانند سرخی لاؤ (نشہ لاؤ)۔

قَدْ حَانَ أَنْ يُطْفَأَ الْمِصْبَاحُ فَأْتِ بِهِ
وَأَغْنِ عَنْ كُلِّ مِصْبَاحٍ بِصَبَاحِ

اب تحقیق چراغ بجھا دیے گئے تو لے آؤ اسے اور صبح کے وقت ہر چراغ سے بے نیاز ہو جاؤ۔

(۵) أَدِرْ صُرَاحِيَّةً تَحْوِيْ صُرَاحِيَةً
كَأَنَّهَا الرُّوْحُ فِيْ جُثْمَانِ مُرْتَاحِ

صراحی کو گھماؤ جو دوسری صراحی کو بھر دے گویا وہ روح کو بدن میں راحت دے۔

(۶) أَفِزْ قِدَاحِيْ وَخَيِّبْ قِدْحَ الثْ
ثَوْزِيْعِ بِالْقِدْحِ فِيْ خَمْرٍ وَأَقْدَاحِ

میرے پیالے کو بھر دے اور گندے پیالے والے کو محروم کر دے جو گندے پیالے سے شراب نکالتا ہے کئی پیالوں۔

يَا شَمْسُ هَاتِ شَمُوْسًا غَيْرَ مُكْتَرِثٍ
بِشَمْسِ لَاحٍ شَمُوْسٍ طَالِحٍ طَاحِ

(۸) اے سورج چمکتے ہوئے آؤ بغیر پرواہ کیے کسی سورج کی جو چمکنے والا ہے روشن' ہلاک کرنے والے' ہلاک ہونے والے کے۔

فَدَاوِ نَجْدِيْ بِنَاجُوْدٍ وَأَوْفِ لَنَا
جُوْدًا عَلَى رَغْمِ مَحْمَاحٍ وَشَحْشَاحِ

(۹) میرے غم کا مداوا کرو مدد سے اور ہمارے لیے سخاوت پوری کرو لاچار (بے برکت) پرانے' ادنیٰ پر۔

وَذَاتِ شَمْسٍ حَكَى فُوْهَا وَطَلْعَتُهَا الشْ
شَمُوْسَ وَالشَّمْسَ فِيْ طِيْبٍ وَتَلْمَاحِ

(۱۰) اور سورج والے نے اس کے منہ کی حکایت کی اور اس پر سورج طلوع ہوئے اور سورج خوشی/خوشبو میں ہے اور روشن ہے۔

رَقْرَاقَةٌ لَمَحَتْ بَرَّاقَةٌ لَمَحَتْ
إِلَيَّ فَاخْتَطَفَتْ قَلْبِيْ بِإِلْمَاحِ

(۱۱) آہستہ آہستہ بجلی (روشنی) چمکتی تو مجھ تک چمکی اور میرا دل چمک سے چندھیا گیا (روشن ہوگیا)۔

صَبِيْحَةٌ طَلَعَتْ تُغْنِيْ بِطَلْعَتِهَا
عَنِ الصَّبِيْحَةِ وَاسْتِصْبَاحِ مِصْبَاحِ

(۱۲) صبح طلوع ہوئی، وہ اپنے طلوع ہونے میں صبح سے بے نیاز ہے اور چراغ روشنی طلب کرتے ہیں۔

سَرَتْ وَبَحْرُ الدُّجَى سَاجٍ وَأَنْجُمُهُ
مَا بَيْنَ مُنْغَمِسٍ فِيْهِ وَسَبَّاحِ

(۱۳) وہ چلی اور تاریکی کا سمندر آہستہ ہے اور زیادہ روشنی دیتا ہے جو اس میں غوطہ زن ہوتا ہے اور تیرتا ہے۔

بَدْرٌ بَدَا وَظَلَامُ اللَّيْلِ مُعْتَكِرٌ
فَعَادَ ضَحْوًا بِذَاكَ الْمَنْظَرِ الضَّاحِيْ

(۱۴) چودھویں کا چاند ظاہر ہوا اور رات کی تاریکی۔۔۔تو اس منظر سے دھوپ والا منظر لوٹ آیا۔

أَغْرَى بِنَا طَرْفُهُ الْعِرْبِيْدُ حِيْنَ رَنَا
لَمْحًا فَأَثْخَنَ أَكْبَادًا بِأَجْرَاحِيْ

(۱۵) اُس کی بدخلق طرف نے ہمیں رغبت دی جس لمحے اس نے ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اُس نے جگروں کو کمزور کر دیا۔

يَزْهُو مِرَاحًا وَ يَسْقِيْ مِنْ مَرَاشِفِهِ
رَاحًا فَبَدَّلَ إِفْرَاحِيْ بِإِفْرَاحِيْ

(۱۶) وہ روح کو روشن کرتا ہے اور وہ اپنے ہونٹوں سے سیراب کرتا ہے راحت کے طور پر تو اُس نے میری فرحت کو اور فرحت بخش کر دیا۔

نَشْوَى صُرِعْتُ بِرَيَّاهَا وَنَشْوَتِهَا
مِنْ قَبْلِ مَا صَرَعَتْنِي نَشْوَةُ الرَّاحِ

(۱۷) ہم نے بھنا ہوا گوشت کھلایا مجھے بچھاڑا گیا اُس کی عمدہ خوشبو سے اور اس کی خوشبو اس جانب سے جو راحت کی خوشبو نے مجھے پچھاڑا۔

بَاتَتْ تُشَعْشِعُ لِيْ رَاحًا بِرِيْقَتِهَا
وَبَدَّلَتْ تَعَبِيْ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحِ

(۱۸) میرے لیے راحت کے طور پر اس کے برتن کھانے میں پانی ملایا گیا اور بدل دیا میری تھکاوٹ کو راحت سے۔

وَأَتْحَفَتْنِيْ وَقَدْ قَبَّلْتُ مَبْسِمَهَا
وَوَجْنَتَيْهَا بِعُنَّابٍ وَتُفَّاحِ

(۱۹) اور اُس نے مجھے تحفہ دیا اور میں نے اُس کی مسکراہٹ کو بوسہ دیا اور اُس کے رخساروں کو اور انگوروں اور سیبوں کو۔

وَعَبَّرَتْ عَبَرَاتِيْ عَنْ هَوَايَ لَهَا
وَأَفْصَحَتْ عَنْ ضَمِيْرِيْ أَيَّ إِفْصَاحِ

(۲۰) اور اُس نے میری تعبیر کو میری خواہش سے تعبیر کیا اور میرے ضمیر سے کسی طرح کشادگی (فصیح) کیا۔

مِرِّيْحَةٌ أَمْرَحَتْ بِالْبَسْمِ مُكْتَئِبًا
بَكَى بِعَيْنٍ كَعَيْنِ الْمَاءِ مِمْرَاحِ

(۲۱) ناز و نخرے والی اور مسکرانے سے شرم ظاہر ہوئی۔ وہ رویا پانی سے بھری آنکھ سے۔

مِلْنَا تَمِلْنَا فَلَا نَدْرِيْ أَذٰلِكَ مِنْ
رُضَابِهَا الْعَذْبِ أَمْ رَاحٍ وَإِمْرَاحِ

(۲۲) ہماری طرف مائل ہو، ہماری جانب مست ہو۔ تو ہم نہیں جانتے کہ اس کا لعاب میٹھا ہے یا راحت والا ٹھنڈا۔

لَقَدْ قَضَتْ مِنْ لُبَانِيْ مَا اقْتَضَاهُ هَوٰى
نَفْسِيْ عَلٰى رَغْمِ وَشَّاءٍ وَمِسْيَاحِ

(۲۳) تحقیق اُس نے میری حاجت پوری کی جو میری خواہش چاہتی تھی برائی اور اونٹوں کی کثرت پر۔

وَلَائِمٍ بَشَعٍ لَاجٍ يُجَرِّعُنِيْ
مَرَارَةَ اللَّوْمِ فِيْ اسْتِعْلَاءِ أَمْلَاحِ

(۲۴) اور ملامت کرنے والا' بدمزہ' چمکنے والا' ملامت کی جانب مجھے کھینچتا ہے معاہدوں کے آراستہ کرنے میں۔

لَوْ لَاحَ عَذْرَاءُ مِنْ مِعْذَارِهَا لَبَدَا
عُذْرِيْ وَوَجْهُ الْهَوٰى الْعُذْرِيُّ لِلَّاحِيْ

(۲۵) اگر اعذار میں سے اس کا کوئی عذر ظاہر ہوتا تو ضرور میرا عذر ظاہر ہوتا اور خواہش کی وجہ میرا عذر ہے ملامت کے لیے۔

لَوْ وَجْهُ عَذْرَاءَ مِنْ مِعْذَارِهَا انْكَشَفَتْ
لَلَاحَ وَجْهُ الْهَوٰى الْعُذْرِيُّ لِلَّاحِيْ

(۲۶) اگر اعذار میں سے اس کے عذر کی وجہ ظاہر ہوگئی تو ضرور ظاہر ہوگی خواہش کی وجہ میرا عذر ملامت کے لیے۔

قَلْبِيْ غَرٍ بِغَرٍ غِرًّا أَغَرَّ إِذَا
مَا افْتَرَّ غَرَّ نُهَى نَاهِيْنَ نُصَّاحِ

(۲۷) میرا دل بچپنے میں بچپنا کرتا ہے جب کوئی ایسا کرتا ہے تو منع کرنے والے منع کیے جاتے ہیں اور نصیحت والے بھی رک جاتے ہیں۔

لَئِنْ أَلَاحَتْ أَلَاحَتْ لَائِمَيَّ وَإِنْ
رَاحَتْ إِلَيَّ أَرَاحَتْ قَلْبَ مُلْتَاحِ

(۲۸) اگر کچھ ظاہر ہوگا تو میری ملامت ظاہر ہوگی اور اگر راحت ملے گی تو میرے دل کو راحت ملے گی خوب۔

مَنِ انْتَشَى بِنَشَا نَشْوَانَ ذِئ هَيَفٍ
فَلَيْسَ عَوْضُ بِسَالٍ عَنْهُ أَوْ صَاحِ

(۲۹) جوکوئی مست ہوا وہ پیاس کی وجہ سے ہوا تو کوئی سوال یا پکار اس کا (عوض) نہ ہوگی۔

يَا نَاصِحِئ إِنَّنِئ إِنْ كُنْتُ مُقْتَرِفًا
لِحَوْبَةٍ فَمَلَاذِئ مَانِحٌ مَاحِ

(۳۰) اے مجھے نصیحت کرنے والے! میں اگر اپنے کمزور دل کے لیے کمائی کرنے والا ہوں تو میرا ضمیر کے خلاف کام کرنا مٹ جانے والا ہے۔

قَدِ اسْتَمَحَتْ قَدِ اسْتَمْنَحَتْ مُعْتَفِيًا
مُسْتَعْفِيًا خَيْرَ مُمْتَاحٍ وَ مُمْتَاحِ

(۳۱) اُس نے مجھ سے مہلت لی میں نے عفو کرتے ہوئے مہلت دی تو یہ بہترین چلو بھرنا ہے۔

سَهْلُ السَّمَاحِ رَحِيْبُ السَّاحِ ذُوْ الْكَرَمِ السْ
سَخْسَاحِ أَجْوَدُ مَنَّانٍ وَمَنَّاحِ

(۳۲) نرمی بھرا آسان معاملہ' کشادگی بھرا گوشہ' عزت والا' پانی کی طرح زیادہ سخی' احسان کرنے والا' اور گریہ زاری۔

رَحْبُ الذِّرَاعِ طَوِيْلُ الْبَاعِ ذُوالْحَسَبِ الْ
يَفَاعِ أَسْجَحُ ذُو صَفْحٍ وَإِسْجَاحِ

(۳۳) طاقت کی کشادگی' لمبی فروخت والا' حسب والا' بلند ٹیلہ' آسان تر' جوڑے سینے والا' معاف کرنے والا۔

خُلُّ الإِلٰهِ عَظِيْمُ الْجَاهِ جَلَّ عَنِ الْ
أَشْبَاهِ مِنْ بَيْنِ أَزْوَاجٍ وَأَشْبَاحِ

(۳۴) اللہ کے خلیل' عظیم مرتبے والے' ارواح واجسام کی مثل میں سب سے بڑھ کر۔

عَدِيْلُهُ فِئ صِفَاتِ الْفَضْلِ مُمْتَنِعٌ
وَالْمُمْتَرِئ وَالْمُمَارِئ شَرُّ نَبَّاحِ

(۳۵) فضیلت کی صفات میں منصف' ان سے بڑھ کر کوئی نہیں' شک دور کرنے والے اور حق کا انکار کرنے والے کو باز رکھنے والے' برے شر کو دور کرنے والے۔

بَدَءُ الْبَدِيْءِ وَخَتَمُ الْأَنْبِيَاءِ بَدَا
بِبَدْئِهِ بَدْءُ أَشْبَاحٍ وَأَرْوَاحٍ

(۳۶) ہر ابتداء کی ابتداء خاتم الانبیاء ارواح واجسام کی ابتداء اِن کی ابتداء کی بدولت ہے۔

جَلَّتْ مَثَالَتُهُ عَنْ أَنْ تُمَاثَلَ أَوْ
تُحْصَى وَيَبْلُغَهَا إِطْرَاءُ مَدَّاحِ

(۳۷) مثالوں میں اِن کی مثال سب سے بڑھ کر' اور بے شمار فضائل' مداح کی تعریفوں میں سب سے بڑھ کر۔

أَكْرِمْ بِهِ مِنْ قَسِيْمٍ لَا قَسِيْمَ لَهُ
وَافِي الْقَسِيْمِ مُشَاعِ الْقِسْمِ نَفَّاحِ

(۳۸) کتنے ہی اچھے سخی ایسے قاسم کہ ان جیسا کوئی نہیں پوری تقسیم کرنے والے مال وسامان کی تقسیم کرنے والے' بڑی داد ودہش والے۔

نُوْرٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ قَدْ أَنَارَ دُجَى
كُفْرٍ بِوَجْهٍ بَشِيْرِ الْبِشْرِ وَضَّاحِ

(۳۹) نور' خوشخبری سنانے والے' ڈر سنانے والے' تحقیق کفر کا اندھیرا اِن کی خوشخبریوں سے چھٹ گیا' ان کے چہرے کی رونق سے' پاک صاف نسب سے۔

مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَنْ سَادَ الْأَنَامَ وَمَنْ
مَحَا الظَّلَامَ بِنُوْرٍ مَدُّ مُلْتَاحِ

(۴۰) محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہترین نامور سردار اور جنہوں نے تاریکیوں کو ختم کیا اپنے بہت زیادہ چمکتے نور سے (دھوپ)۔

لَوْلَاهُ مَا سَمَكَ الْأَفْلَاكَ سَامِكُهَا
وَلَا دَحَى الْأَرْضَ فِيْ آفَاقِهَا الدَّاحِيْ

(۴۱) اگر وہ نہ ہوتے تو آسمان بلند نہ ہوتے اور تاریک عالم میں زمین بچھونا نہ ہوتی۔

قَدْ شَقَّتِ الْقَمَرُ الْمُلْتَاحَ أَصْبَعُهُ
وَكَمْ سَقَتْ لُوحَ مُلْتَاعٍ وَمُلْتَاحِ

(۴۲) روشن چاند ان کی انگلی سے ٹوٹ گیا اور کتنے ہی پیاسے عاشق اِن کے سیراب کرنے سے سیراب ہوئے۔

وَحَنَّ جِذْعٌ قَدِيْمٌ حِيْنَ فَارَقَهُ
حَنِيْنَ ضَبٍّ لِوَشْكِ الْبَيْنِ نَوَّاحِ

(۴۳) جب وہ جدا ہوئے تو بہت دیر غم سے رونا رہا۔ گردونواح میں پوشیدہ رونا چلتا رہا جدائی کی وجہ سے۔

اَلضَّبُّ وَالظَّبْيُ وَالذُّؤْبَانُ قَدْ شَهِدَتْ
عَلَى رِسَالَتِهِ نُطْقًا بِإِفْصَاحِ

(۴۴) اونٹ، ہرن، بھیڑیے انہوں نے ان کی رسالت کی فصیح زبان میں گواہی دی۔

أَشْكَى بَعِيْرًا تَشَكَّى جَفْوَ مَالِكِهِ
إِذْ كَادَ يَذْبَحُهُ مِنْ بَعْدِ إِطْلَاحِ

(۴۵) ایک اونٹ نے اپنے مالک کے اِسے بھوکا رکھنے کی شکایت کی جبکہ وہ کمزوری کے بعد اُسے ذبح کرنے والا تھا۔

تَلَا كِتَابًا يُقِيْمُ الدِّيْنَ يُوضِحُهُ
يَهْدِيْ لِأَقْوَمِ أَنْهَاجٍ وَأَوْضَاحِ

(۴۶) انہوں نے کتاب کی تلاوت کی جس نے دین قائم کیا۔ اِس کی وضاحت کی، قوم کو واضح راستوں کی ہدایت دی۔

أَعْيَا مَصَاقِعَ عَدْنَانٍ وَلَقَّنَنَا الْ
حَقَّ الصَّرَاحَ بِإِحْقَاقٍ وَإِصْرَاحِ

(۴۷) قبیلہ عدنان کے فصیح وبلیغ افراد کی آوازیں پست ہوگئیں اور ہمیں حق ملا اچھے انداز سے اور صراحۃً۔

فَلَاحَ مِنْهُ فَلَاحُ الْمُهْتَدِیْ وَفَشَتْ
حَقَائِقُ کُنَّ فِیْ صُحُفٍ وَأَلْوَاحِ

(۴۸) تو ہدایت حاصل کرنے والے کی کامیابی انہی سے ہوگی اور حقائق واضح ہو گئے جو کہ صفحات اور تختیوں میں ہیں۔

وَأُلُ الْوَرَی مَفْزَعُ الْأَنَامِ مُفْزِعُهُمْ فِیْ
یَوْمِ هَوْلٍ وَأَفْزَاعٍ وَأَتْرَاحِ

(۴۹) اور مخلوق کی طرف متوجہ ہو جاؤ تا مور بزدل ہونگے اُس ہولنا کی ڈر اور غمگین دن۔

لَا ذُوْابِهِ بِهِ بَعْدَ مَا حَامُوْا فَلَمْ یَجِدُوْا
سِوَاهُ مِنْ مَوْئِلٍ حَامٍ وَ مُمْتَاحِ

(۵۰) اِن کی پناہ لیں گے اِدھر اُدھر پھرنے کے بعد تو وہ اِن کے سوا کوئی امید گاہ، حامی اور ناصر نہ پائیں گے۔

وَآلُهُ الْغُرُّ وَأُلُ الْوَائِلِیْنِ إِلَی
أُولَی وَتَالِیْ لِإِفْلَاجِیْ وَإِفْلَاحِیْ

(۵۱) اُن کی آل پاک خوبصورت اور وائلین کی آل میری آل سے اولیٰ ہے میری فتح وفلاح کے لیے۔

حَمَی حِمَی دِیْنِهِ مِنْ وَجْهِ الرَّشَدَی
مِنْ کُلِّ عَیْنٍ حَمِیِّ الْأَنْفِ وَبَجْحَاحِ

(۵۲) ہدایت کی وجہ سے اُن کے دین کی چراگاہ محفوظ ہے ہر آنکھ سے ظالمانہ ناک سے۔ فیاضی کی طرف سبقت کرنے والے سردار سے۔

سَوَادُ بِیْضٍ حَمَوْا بَیْضَاءَ مِلَّتِهِ
بِبِیْضِ أَسْیَافِهِمْ أَوْ سُمْرِ أَرْمَاحِ

(۵۳) سفیدی کی سیاہی اُس کی ملت کی سفیدی اُن کی تلواروں کی سفیدی سے پرے ہے یا نیزوں کی دھار سے۔

يَامَنْ مَحَا كُلَّ غَيٍّ بِالْهُدَى وَمَحَا
بُطْلًا بِحَقٍّ وَإِفْسَادًا بِإِصْلَاحِ

(۵۴) اے ہر غنی کو ہدایت سے مٹانے والے اور باطل کو حق سے مٹانے والے اور فساد کو اصلاح سے مٹانے والے۔

يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِيْنَ ارْحَمْ! وَمُنَّ عَلَى
جَانٍ مَنِيْنٍ غَوٍ شَرْهَانَ طَمَّاحِ

(۵۵) اے رحمت للعالمین رحم فرمایئے! اور کمزور جان پر احسان فرمائیں مصیبت زدہ، حریص، لالچی پر۔

يَا أَرْفَعَ الْخَلْقِ قَدْرًا رَاعِ مُتَّضِعًا
قَدْ أَطْرَحَتْهُ الْمَعَاصِيْ أَيَّ إِطْرَاحِ

(۵۶) اے مخلوق سے بلند قدر والے! عاجز کی رعایت فرما، اس کے گناہوں کو اس سے کسی طرح دور فرمادے (پھینک دے)۔

أَرِحْ طَلِيْحًا وَأَصْلِحْ طَالِحًا وَأَجِبْ
لُهْفَانَ يَدْعُوا بِإِلْحَافٍ وَإِلْحَاحِ

(۵۷) راحت دے اِس بدکار کو اِس لاغر کو تندرستی دے اس غمزدہ کو جواب عطا فرما جو غمزدگی سے اور اصرار سے دعا کرتا ہے۔

أَشْكُوْ جُوَادًا فَيَا بَرَّ الْجَوَادِ أَفِضْ
مِنْ جَوْدِ جُوْدٍ كَغَمْرِ الْبَحْرِ فَيَّاحِ

(۵۸) میں سخاوت کا سوال کرتا ہوں یا بھلائی سے سخاوت کرنے والے اپنی جود و سخا کا فیض عطا فرما اے جود و سخا کے بُرے سمندر۔

مِحْنِيْ وَمِحْنِيْ وَسَامِحْنِيْ وَزِلْ مِحَنِيْ
جَامِلْ وَعَامِلْ بِإِسْجَاحٍ وَإِسْمَاحِ

(۵۹) میری سفارش فرمایئے، میرے سفارش فرمایئے اور مجھے مہلت عطا فرمائیں اور میری خطائیں زائل کر دیجئے، اچھا معاملہ فرمایئے، نرم و آسان معاملہ فرمایئے۔

أَفْدِيكَ يَا سَيِّدًا أَرْجُو شَفَاعَتَهُ
قَابِلْ رَجَائِيْ بِإِنْجَاءٍ وَإِنْجَاحِ

(٦٠) میں آپ پر قربان اے سردار! میں آپ کی شفاعت کا امیدوار ہوں میری امید و دعا قبول فرمائیں رہائی اور کامیابی سے۔

عَلَيْكَ أَنْمَى صَلَاةِ اللهِ مَا سُقِيَتْ
أَرْضٌ بِغَيْثٍ مُلِثِّ الْوَدْقِ سَحْسَاحِ

(٦١) آپ پر اللہ کی رحمت کا اضافہ ہو (زمین ایسے بادل و بارش سے سیراب نہ ہوگی جو آلودہ و تیز ہو)۔ اتنا کہ جتنی زمین تیز بارش سے سیراب ہو۔

❁❁❁❁

وصف الثورة الهندية ورثاء الهند

بسم الله الرحمٰن الرحيم

حامدًا ومصليًا

"ہندوستان کے نوحہ پر مشتمل قصیدہ"

مَا نَاحَ أَوْرَقَ فِيْ أَوْرَاقِ أَشْجَانِ
إِلَّا وَهَيَّجَ أَشْجَانِيْ وَأَشْجَانِيْ

(۱) ادھر کبوتر شاخ کے پتوں پر بولا اُدھر اس کی آواز میرے غموں کو ابھار کر مجھے مزید غمگین کر دیا۔

وَمَا هَمَى عَارِضٌ إِلَّا وَعَارَضَهُ
طَرْفِيْ فَقَابَلَ هَتَّانًا بِهَتَّانِ

(۲) جب پیہم برسنے والا بادل برسا تو میری آنکھوں نے (یعنی آنسوؤں کی روانگی) نے اس کا مقابلہ کیا پھر کیا تھا کہ مسلسل برسنے والا بادل اور لگا تار آنسو بہانے والی آنکھ ایک دوسرے کے مدمقابل ہو گئے۔

مَا افْتَرَّ بَرْقٌ بَدَا إِلَّا وَمَثَّلَ لِيْ
بَرِيقُهُ ضَحْكَ بَسَّامٍ فَأَبْكَانِيْ

(۳) آسمانی بجلی چمک کر ظاہر ہوئی تو اس کی چمک نے میرے سامنے ہمیشہ مسکرانے والے محبوب کے مسکرانے کی تصویر کھینچ کر مجھے رونے پر مجبور کر دیا۔

إِنْ صَلْصَلَ الرَّعْدُ فِي الْآفَاقِ جَاوَبَهُ
حَنِيْنُ صَبٍّ إِلَى الْأَحْبَابِ حَنَّانِ

(۴) آسمان کے کناروں پر بجلی گرجی تو فوراً اُس محبوب کی غم ناک آواز نے اس کی کڑک اور گرج کا جواب دیا جو وصال یار کا مشتاق ہے۔

إِذَا سَحَابٌ هَمُوْمٌ صَابَ صَابَ بِهِ
قَلْبِيْ هُمُوْمٌ بِهَا يَنْهَمُّ جُسْمَانِيْ

(۵) جب پانی سے بھرا بادل برستا ہے تو میرے دل کے وہ زخم تازہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے میرا جسم اندر سے کمزور ہوا جا رہا ہے۔

إِنْ جَادَ جَوْدٌ يَجُدْ عَيْنِيْ وَجَادَنِيَ ال
هَوَى وَجُدْتُ بِنَفْسِيْ أَجْلَ تَوْقَانِيْ

(۶) اگر موسلا دھار بارش ہوئی تو آنکھیں بہت آنسو بہائیں گی اور اگر مجھ پر عشق و محبت غالب آ گئے تو میں اپنی جان شوق وصال (ملاقات) میں قربان کر دوں گا۔

يُزْرِيْ الْغَمَامُ غُمُوْمًا وَالْهَوَاءُ هَوًى
وَالْوَبْلُ كُلَّ وَبَالٍ لِلشَّجِيِّ الْعَانِيْ

(۷) بادل رنج و غم میں اضافہ کر دیتے ہیں اور سرد ہوائیں عشق کی بیماری میں شدت کا باعث بن جاتی ہیں اور رہی تیز بارش تو وہ ایک عاشق کے لیے سراپا عذاب ہے۔

يَحِيْنُ حِمَامِيْ بَلْ أَحِيْنُ إِذَا
شَكَا حَمَامٌ أَذَى بَيْنٍ عَلَى بَانِ

(۸) میری موت کا وقت قریب ہے بلکہ میں تو اس وقت ہلاکت کے قریب ہو گیا تھا جب "بان" کے درخت پر کبوتر نے جدائی کا نغمہ گنگنایا۔

إِذَا تَبَلْبَلَ أَلْحَانُ الْبَلَابِلِ بَلْ
بَلَ الْبَلَابِلُ بَالِي بَلْ وَ جُثْمَانِي

(۹) جب بلبلوں کی پیاری آوازیں آپس میں ٹکراتی ہیں تو سوزش عشق کی تکلیف میرے قلب وجگر کو زخمی اور میرے جسم کو غموں سے نڈھال کر دیتی ہیں۔

قَدْ عَبَّرَتْ عَبَرَاتِي عَنْ هَوًى وَجَوًى
وَشَانَ تَذْرَافُ شَأْنِي فِي الْوَرَى شَأْنِي

(۱۰) سوزش عشق کے باعث میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور رگ چشم سے اشک ریزی نے میری عزت میں عیب لگا دیا۔

وَشَتْ عَلَيَّ بِشَأْنِي مُقْلَةٌ وَكَفَتْ
سَحَّاحَةً وَكَفَتْ مَا شَانَهُ الشَّانِي

(۱۱) آنکھوں کی مسلسل اشکباری میری باطنی حالت پر اثر انداز ہوئی ہے اور میرے دشمن کا پیچھا کرنے، اس میں عیب تلاش کرنے سے وہ بے پروازہ ہو گئی ہے۔

يَزِيْدُ كُلُّ زَمَانٍ مِنْ أَسَى زَمِنٍ
كُلٌّ يَكِلُّ بِحُوْبِ الْحُزْنِ حَزْنَانِ

(۱۲) ہر زمانہ کمزور شخص کے درد و مصیبت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور وہ زمانے کا ستایا ہوا شخص غموں کی تکلیف سے اکتا جاتا ہے۔

إِنْ بِتُّ لَيْلًا جَفَانِي طُوْلُهُ وَسَنًى
كَأَنَّ أَنْجُمَهُ نِيْطَتْ بِأَجْفَانِي

(۱۳) میں ایک رات سویا تو اس کی طوالت مجھ پر تکلیف دہ رہی گویا کہ اس کے ستارے میری آنکھوں سے باندھ دیئے گئے ہوں۔

يَغُمُّنِي اللَّيْلُ كَالْيَوْمِ الْمُغِمِّ بِمَا
يَحْكِي جَهَنَّمَ فِي حَرٍّ وَوَقْدَانِ

(۱۴) وہ رات مجھے اس گرم سخت دن کی طرح ستاتی ہے جو تپش اور جھلسانے میں دوزخ کی سی ہے۔

قَدْ أَسْخَنَ الْعَيْنَ فِي الظَّلْمَاءِ أَنْجُمُهَا
كَأَنَّهُنَّ شَرَارٌ بَيْنَ دُخَّان

(۱۵) اندھیرے میں آنکھ کو رات کے ستاروں نے اس قدر رلایا گویا کہ وہ ستارے دھوئیں کے درمیان اڑتی ہوئی چنگاریاں ہیں۔

قَدْ طَالَ لَيْلِيْ فَلَا يُرْجَى تَمَامَتُهُ
كَأَنَّهُ مِنْ لُبَانَاتِيْ وَأَشْجَانِيْ

(۱۶) میری رات اتنی طویل ہوگئی کہ اس کے ختم ہونے کی کوئی امید نہیں ہے گویا کہ وہ رات میرے رنج وغم کا ہی ایک حصہ ہو۔

وَصُدَّ عَنِّيْ تَبَاشِيْرُ الصَّبَاحِ كَمَا
صُدَّتْ تَبَاشِيْرُ صَبَّاحٍ بِلُقْيَانِيْ

(۱۷) صبح کے ابتدائی خوشگوار لمحات مجھ سے روک دیئے گئے ہیں جیسا کہ خوبصورت محبوب کی خوشخبری میرے پاس آنے سے روک دی گئی۔

كَأَنَّ كُلَّ زَمَانٍ لِلزَّمِنِ دُجَى
لَيْلٍ وَمَا صُبْحُهُ فِيْ عَدِّ أَزْمَانِ

(۱۸) عاجز وغمگین شخص کے لیے تو ہر زمانہ سیاہ رات ہے اور اس کی روشنی صبح کا شمار کسی زمانے میں نہیں ہے۔

يَوْمِيْ كَلَيْلٍ دَجَى ذُوْ كَوَاكِبَ أَوْ
لَيْلِيْ كَيَوْمٍ مُغِمٍّ غَمَّ سَخْنَانِ

(۱۹) میرا دن کالی رات کی مثل ہے اور میری رات اس گرم وسخت کی مثل ہے جس کی گرمی کی شدت وتپش انتہا کو پہنچ چکی ہو۔

يَوْمُ الْجَوِيِّ لَهَبَانٌ ضَوْؤُهُ لَهَبٌ
وَلَيْلُهُ ظِلٌّ يَحْمُوْمٍ وَأَعْشَانِ

(۲۰) ایک عشق کے غم میں ڈوبے شخص کا دن انتہائی سخت گرمی ہے اور اس کی روشنی گویا سلگتے شعلے ہیں اور اس کی رات گرمی اور دھوئیں کے سائے ہیں۔

اِخْضَرَّ لَيْلِيْ لِحُسْنٍ أَحْمَرَ خَضِرٍ
وَابْيَضَّ عَيْنِيْ وَدَمْعِيْ أَحْمَرُ قَانِ

(۲۱) میری رات سرخ وسبز کے حسن امتزاج سے سیاہ ہوگی اور میری آنکھ (روتے روتے) سفید ہوگئی اور میرے آنسو گہرے سرخ ہوگئے۔

تَلْمَاحُ عِقْدِ الثُّرَيَّا فِيْهِ يُذْكِرُنِيْ
نِظَامَ دُرٍّ يُحَلِّيْ فَرْعَ فَيْنَانِ

(۲۲) ثریا نامی ستاروں کی چمک مجھے موتی کی اس لڑی کی یاد دلاتی ہیں جو لمبے بالوں والے محبوب کے بالوں کو زینت بخشتی ہے۔

فَيْنَانُ فَرْعٌ أَثِيْثٌ فَنَّ مِيْسَمَهُ
أَفْنَانُ دَلٍّ فَدَلَّانِيْ بِأَفْنَانِ

(۲۳) وہ لمبے بالوں والا محبوب جس کے گھنے اور گھنگریالے بال اس کے حسن میں اضافہ کر رہے ہیں وہ ہوش ربا حسین وجمیل جس نے اپنے دراز گیسوؤں سے مجھے اپنا قیدی بنالیا ہے۔

إِذَا نَشِيْتُ أَرِيْجًا مِنْهُ أَوْ خَبَرًا
نَشِيْتُ مِنْ سَكْرَةٍ لَا خَمْرَ سَكْرَانِ

(۲۴) جب میں اس محبوب کی خوشبو سونگھتا ہوں اور مجھے اس کے آنے کا علم ہوتا ہے تو میں نشے سے مست ہوجاتا ہوں اور یہ نشہ شرابی کی شراب میں نہیں ہے۔

نَشْوَانُ نَشْوَتُهُ نَشْوٌ وَرِيْقَتُهُ
نَشْوٌ فَمَنْ يَهْوَهُ اسْتَهْوَاهُ نَشْوَانِ

(۲۵) (میرا محبوب) ایسا مست ہے کہ اس کی خوشبو اور لعاب بھی نشہ دیتے ہیں جو کوئی اس سے دل لگاتا ہے تو یہ دونوں نشے اس شخص کی عقل کو مدہوش کر کے اس کو اپنا فریفتہ کر دیتے ہیں۔

نَشْوَانُ مَنْ ذَاقَ خَمْرَ الرِّيْقِ مِنْهُ فَلَا
يَصْحُو وَإِنْ كَانَ يَصْحُو كُلُّ نَشْوَانِ

(۲۶) میرا محبوب ایسی مستی میں ہے کہ جس نے اس کی جوٹھی شراب پی لی تو اس کا نشہ کبھی نہیں

اترے گا اگر چہ ہر مست وشرابی کا نشہ بالآخر ختم ہو ہی جاتا ہے۔

هِجْرَانُهُ سَكْرَةٌ لُقْيَانُهُ سَكَرٌ
فَالْعَيْشُ وَالْمَوْتُ فِيْ وَصْلٍ وَهِجْرَانِ

(۲۷) اس سے جدائی موت ہے اور اس کی ملاقات نشہ آور ہے لہٰذا موت و زندگی، ہجر و وصال کے مابین ہچکولے کھا رہی ہے۔

يَبِيْتُ فِيْ سِنَةٍ عَنْ كُلْفَةِ الدَّنِفِ السْ
سَهْرَانَ وَيْلَاهُ مِنْ مَيْسَانَ مِيْسَانِ

(۲۸) وہ محبوب ایک اس ناتواں، بیمار عاشق سے غافل ہو کر سکون سے رات گزار رہا ہے اور جو اس کی جدائی میں جاگا کرتا ہے ہائے افسوس! اس بیدار کرنے والے ستارے پر۔

غَضٌّ غَضِيْضٌ غَضِيْضُ الطَّرْفِ فَاتِرُهُ
وَلَا فَتُوْرٌ لَهُ فِيْ الْفَتْكِ بِالرَّانِيْ

(۲۹) وہ نازک اعضاء، تر و تازہ خوبصورت نگاہوں والا ہے مگر مسلسل اپنی نظروں کے تیر سے قتل و غارت گری میں کمزور نہیں ہے۔

عَدْلٌ ظَلُوْمٌ عَدِيْمُ الْعِدْلِ يَهْتَضِمُ الْ
كِلْفَ الْهَضِيْمَ هَضِيْمُ الْكَشْحِ خَمْصَانِ

(۳۰) وہ سخت، بے نظیر، پتلی کمر اور دُبلے پیٹ والا معشوق اپنے کمزور عاشق پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتا ہے۔

أَحَرُّ حُسْنًا وَلَكِنْ ثَغْرُهُ بَرِدٌ
بِالْبَرْدِ وَالْبَرْدُ يَشْفِيْ حَرَّ حَرَّانِ

(۳۱) وہ محبوب حسن و جمال میں زیادہ گرم ہے لیکن اس کے دانت ٹھنڈے ہیں اور ٹھنڈک ہی سخت پیاسے کی تشنگی کو شفا دیتی ہے۔

وَيْلَاهُ مِنْ مِلْهَبٍ يُذْكِيْ لَهِيْبَ جَوًى
وَبَرْدُهُ الْعَذْبُ يُطْفِيْ لَهْبَ لَهْبَانِ

(۳۲) ہائے اس کے حسن کی دلکشی! یہی حسن عشق کو بھڑکاتا ہے اور اس حسن کی میٹھی ٹھنڈک

پیاسے کی آگ کو بجھاتی ہے۔

مَنْ ذَاقَ سَلْوَى اللَّمَى الْحُلْوَ الْبَرُوْدَ فَلَا
يَذُوْقُ بَرْدًا وَلَا يَسْلُوْ بِسُلْوَانِ

(۳۳) جس شخص نے اس میٹھے سرد گندمی ہونٹ کا مزا چکھ لیا تو پھر اس کے لیے ہر ٹھنڈی چیز بے ذائقہ ہو جائے گی اور ''سلوان'' (ایک دوا) سے بھی اسے تسلی نہیں ملے گی۔

خَوْدٌ تُقَتِّلُ إِذْ مَاسَتْ تُقَتِّلُ فِيْ
تَخْوِيْدِهَا كُلَّ أَيْسَانٍ بِمَيْسَانِ

(۳۴) وہ اپنی نازک چال سے قتل کرتا ہوا چلتا ہے اور اپنی چال سے ہر اس شخص کو قتل کرتا ہے جو اس خوبصورت پری نما انسان کو حاصل کرنے سے مایوس ہو چکا ہو۔

رَقْرَاقَةٌ تَسْتَرِقُّ الْعَيْنَ رِقَّتُهَا
بَرَّاقَةٌ بَرْقُهَا بَرْقٌ لِأَعْيَانِ

(۳۵) وہ ایسا چمک دمک والا ہے کہ اس کی چمک سے آنکھ خیرہ ہوگئی، وہ حقیقت میں ایسی چمک والی بدلی ہے جس کی چمک آنکھوں کے لیے روشنی ہے۔

بَهْنَانَةٌ نَشْرُهَا نعشٌ لِمَنْ قَتَلَتْ
وَهْنَانَةٌ هُوْنُهَا هَوْنِيْ وَإِيْهَانِيْ

(۳۶) وہ نرم مزاج، اس کی پاکیزہ خوشبو (اچھے اخلاق کی تاثیر) اپنے مقتول کو زندگی عطا کرتی ہے وہ نعمتوں میں مست بہت نازک مزاج ہے اس کی شدت میرا سکون اور مجھے کمزور کرتی ہے۔

خَضْرَاءُ زَافِنَةٌ حَمْرَاءُ رَاقِنَةٌ
يَجْفُوْ تَلَوُّنُهَا الضَّمْنَى بِأَلْوَانِ

(۳۷) اس کی چال گویا رقص کی طرح ہے اس کے رنگ میں سیاہ سفید کی آمیزش ہے اور اپنے رنگ کی تاثیر سے وہ عاشق کو مرض عشق میں مبتلا کرتا ہے۔

حُمِّلْتُ ظُلْمَ تَثْنِيْهَا فَأَهْلَكَنِيْ
وَذُقْتُ ظَلْمَ ثَنَايَاهَا فَأَحْيَانِيْ

(۳۸) میں نے اس کی دلکش چال کی چلن کو اٹھایا تو اس نے مجھے ہلاک کر دیا پھر میں نے اس کے دندان بالا کی مٹھاس محسوس کی تو اس نے مجھے زندہ کر دیا۔

إِنْ شَافَهَتْ شَافِهًا يَظْمَأُ إِلَى الشَّفَةِ الظَّ
ظْمِيَا شَفَتْهُ وَزَادَتْ ظَمْأً ظَمْآنِ

(۳۹) اگر وہ محبوب کسی پیاسے سے بالمشافہ کلام کرے جو اس کے لب کا شائق ہو تو وہ اس کو شفایاب کر لے گا مگر اس پیاسے کی پیاس میں اضافہ بھی کر دے گا۔

كَمْ أَلْطَفَتْنِي بِجَنْبَيْهَا مُلَاطَفَةً
سَقْيًا لِسَاقٍ لَطِيفِ السَّاقِ لَطْفَانِ

(۴۰) کتنی ہی بار اُس نے محبت و نرمی سے مجھے اپنے پہلوؤں سے چمٹایا اللہ تعالیٰ اس مہربان، نرم و نازک، پنڈلی والے ساقی کو سیراب کرے۔

بِجَمَالِهَا جَنَّةٌ عَذْرَاءُ قَاصِرَةٌ
عَنْ نَيْلِ رُمَّانَةٍ مِنْهَا يَدُ الْجَانِي

(۴۱) اس کا حسن و جمال اس باغ کی طرح ہے جس کو نہ چھوا گیا ہو، کسی مجرم کا ہاتھ اس باغ کے انار کو نہیں پا سکتا۔

كَمْ فَاكَهَتْنِي وَقَدْ بَاتَتْ تُشَاعِرُنِي
وَفَكَّهَتْنِي بِتُفَّاحٍ وَرُمَّانِ

(۴۲) کتنی ہی مرتبہ اس نے مجھ سے ہنسی مذاق کیا اور کتنی راتیں اس نے مجھ سے شعر و شاعری میں مقابلے کرنے میں گزاریں اور کتنی ہی بار اس نے مجھے سیب اور انار کھلائے۔

كُنَّا ضَجِيعَيْ هَوًى دَهْرًا بِعَافِيَةٍ
فَحَالَ مَا بَيْنَنَا بَعْيٌ لِحِدْثَانِ

(۴۳) ہم محبت کے بازوؤں میں ایک زمانے تک خیر و عافیت سے رہے کہ اچانک ہمارے درمیان حوادث زمانہ کی وجہ سے جدائی رکاوٹ بن گئی۔

إِذْ شَطَّنَا الدَّهْرُ شَطَّ الْوَصْلِ وَانْقَطَعَتْ
لِأَجْلِ حِدْثَانِهِ أَسْبَابُ حُدْثَانِ

(۴۴) زمانے نے محبوب سے ملنے کا کنارہ ہم سے دور کر دیا اور حوادث زمانہ کی بناء پر جوانی کی مصروفیات ختم ہوگئی۔

عَمَّتْ عَلَيْنَا حَدِيْثَ الْحُبِّ حَادِثَةٌ
عَمَّتْ وَطَمَّتْ عَلَيْنَا طَمَّ طُوْفَانِ

(۴۵) اس حادثے نے ہماری عشق ومحبت کی باتیں ختم کر دیں اور چاروں طرف سے مصیبتوں کے طوفان نے ہمیں گھیر لیا۔

وَتِلْكَ أَنَّ النَّصَارَى كَانَ نِيَّتُهُمْ
تَنْصِيْرَ مَنْ فِي الْوَرَى مِنْ أَهْلِ أَدْيَانِ

(۴۶) وہ حادثہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا مقصد سارے دین وملت کے لوگوں کو عیسائی بنانا ہے۔

كَانُوْا يَجِدُّوْنَ لِلتَّنْصِيْرِ فِيْ حِيَلٍ
وَيَكْتُمُوْنَ مُنَاهُمْ أَيَّ كِتْمَانِ

(۴۷) وہ اسی آرزو کو اپنے دلوں میں چھپا کر حیلوں اور تدبیروں کے ذریعے سے مذہب عیسائیت کی اشاعت کو مضبوط ومنظم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

إِذْ خَيَّسُوْا كُلَّ وَالٍ عَاهَدُوْا فَبَغَوْا
عَلَيْهِ عَادِيْنَ مِنْ غَدْرٍ وَ خَيْسَانِ

(۴۸) انہوں نے ہر فرمانبردار سے کیا ہوا وعدہ توڑ دیا اور وعدہ خلافی کر کے اس کے خلاف سرکشی کا پرچم بلند کر دیا۔

غَلَوْ إِذِ اغْتَصَبُوْا كُلَّ الْمَمَالِكِ فِيْ
طَغْوَى وَعَدْوَى وَفِيْ كُفْرٍ وَكُفْرَانِ

(۴۹) جس ملک پر بھی انہوں نے غاصبانہ قبضہ کیا اس میں ظلم وستم، شر وفساد، احسان فراموشی اور ناشکری کرنے میں حد سے گزر گئے۔

بَنَوْا أَرَاذِلَ هَدْمًا لِلنَّبَالِ كَمَا
بَنَوْا مَدَارِسَ تَخْرِيْبًا لِصِبْيَانِ

(۵۰) باکمال لوگوں کو ختم کرنے کے لیے انہوں نے ذلیل لوگوں کو عزت دی اسی طرح بچوں میں فساد پیدا کرنے کی غرض سے مدارس بنوائے۔

بِتَدْرِيسِ رَسْمِ الْهُدَى هَمُّوا لِتَدْرِيسِ لَغْيٍ
جِمَا افْتَرَى الْقَسُّ مِنْ زُوْرٍ وَبُهْتَانِ

(۵۱) ان مدارس میں ہدایت کو مٹا کر گمراہی، جھوٹ، الزام تراشی کی تعلیم دی جاتی جوان کے پادریوں کا طریقہ رہا ہے۔

وَوَكَّلُوا طَمَعًا فِيْ نَشْرِ مِلَّتِهِمْ
فِيْ أَرْضِنَا كُلَّ أُسْقُفٍ وَمَطْرَانِ

(۵۲) ہماری زمین پر اپنے دین کی تبلیغ واشاعت کے لیے انہوں نے اپنے مذہبی رہنماؤں کو مقرر کیا ہوا ہے۔

مُدَارِسُ دَارِسٌ لِلتَّدْرِيسِ حِرْفَتُهُ الثُ
تَحْرِيْفُ وَيْلَاهُ مِنْ غَيَّانَ مَيَّانِ

(۵۳) وہ گناہ گار پادری جس کا کام علم دین کو مٹانا ہے جس کا کام تحریف معانی ہے اس جھوٹے، مکار، نفس پرست کی تباہی ہو۔

يُفْشِيْ بِمَكْرٍ وَنَكْرٍ نُكْرَهُ نَكَرًا
مَا فِي الْأَنَاجِيْلِ مِنْ حَقٍّ وَتِبْيَانِ

(۵۴) وہ اپنے حیلے اور فریب سے ایسی واہیات وناپسندیدہ باتیں پھیلاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب انجیل پاک ہے۔

غَزُّوْا أَغِرَّاءَ أَرْذَلًا بِتَوْسِعَةٍ
وَضَيَّقُوْا عَيْشَ أَشْرَافٍ وَ غُرَّانِ

(۵۵) ان گوروں نے ناتجربہ کار، نافہم، سست نوجوانوں کو مال ودولت کے ذریعے دھوکے اور فریب میں ڈال دیا اور ہر شریف النفس کی زندگی مشکل بنا ڈالی ہے۔

وَقَتَّرُوْا رِزْقَ كُلٍّ مِنْ غَوَازِلَ أَوْ

نُكْدٍ يَحُكْنَ وَصُنَّاعٍ وَأَقْيَانِ

(۵۶) سوت کاٹنے والی تنگ دست عورتیں ہوں یا غریب لوہار اور کاریگر ہو، ان انگریزوں نے ہر ایک کی روزی کے راستے بند کر دیئے ہیں۔

لَمْ يَتْرُكُوا مِنْ فَلَاحٍ فِي الْفَلَاحَةِ بَلْ
دَقُّوا رَحَى كُلَّ دَقَّاقٍ وَطَحَّانِ

(۵۷) یہاں تک کہ کسانوں کی کھیتی باڑی میں بھی کوئی نفع نہیں چھوڑا بلکہ غریب آٹا پیسنے والے کی چکی تک توڑ ڈالی۔

أَلْقَوْا أُولِي الْوُجْدِ فِي وَجْدٍ وَمَوْجِدَةٍ
وَكُلَّ ذِي حِرْفَةٍ فِي حُرْفٍ حُرْفَانِ

(۵۸) خوشحال مال و دولت والے حضرات کو انہوں نے غیظ و غضب، غم میں مبتلا کر دیا اور ہر دستکار عام شخص کو محرومی سے دوچار کر دیا۔

وَكُلَّ ذِي خَطَرٍ أَلْقَوْهُ فِي خَطَرٍ
وَكُلَّ ذِي حُرْمَةٍ فِي هَمِّ حِرْمَانِ

(۵۹) اور ہر مرتبے و منصب والے شخص کو ہلاکت کے قریب کر دیا اور ہر محترم شخص کو غم و محرومی کے گڑھے میں ڈال دیا۔

بِنَهْرِهِمْ أَنْهَرَ الصُّعْلُوكُ وَانْتَهَرُوا الْـ
ـحُرَّاثَ عَنْ سَقْيِ أَنْهَارٍ وَ مُسْلَانِ

(۶۰) ان لوگوں کے جھڑکنے کی وجہ سے فقیر و مسکین خیر سے محروم ہو گئے انہوں نے کسانوں پر نہروں اور تالاب کا پانی بند کر دیا۔

قَدْ أَوْجَبُوا مَغْرَمًا فِي السَّيْرِ فِي طُرُقٍ
عَلَى جِمَالٍ وَأَفْيَالٍ وَ ثِيرَانِ

(۶۱) ان (عیسائیوں انگریزوں) نے اونٹ، ہاتھی، بیل وغیرہ جانوروں کے راستوں میں

چلنے پر بھی ٹیکس لگا دیا۔

قَضَاؤُهُمْ يَسْلُبُ الْخَصْمَيْنِ مَالَهُمَا
فَيَبْتَلُوْنَهُمَا سُحْتًا بِخُسْرَانِ

(۶۲) ان کے فیصلے فریقین کے مال کو چھین لیا کرتے اور انہیں نقصان کی بنا پر رشوت کی لعنت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

رَأَوْ سَلَاطِيْنَ أَرْضِ الْهِنْدِ قَدْ وَهَنُوْا
بِمَا لَهَوْا بِالْمَلَاهِيْ كُلَّ لِهْيَانِ

(۶۳) جب ان عیسائیوں نے دیکھا کہ سرزمین ہند کے بادشاہ وامراء موسیقی اور لہو ولعب میں پڑ کر اپنی طاقت کھو بیٹھے ہیں۔

فَحَاوَلُوْا حِوَلَ الْأَدْيَانِ مِنْ حِوَلٍ
حَالَتْ فَآلَتْ إِلَى خُسْرٍ وَ بُطْلَانِ

(۶۴) تو انہوں نے مکر وفریب دین وملت کو تبدیل کرنے کا عزم کیا اور دین اسی طرح تبدیل ہوئے اور دائمی خسارے کی طرف لوٹے۔

كَمْ لَجَّ فِي الدِّيْنِ رُهْبَانٌ فَبَكَّتَهُمْ
قَوْمٌ أَقَامُوْا عَلَيْهِمْ كُلَّ بُرْهَانِ

(۶۵) کتنی ہی مرتبہ راہبوں نے مایوس ہو کر شکست کھائی تو انہیں ایک حق پرست جماعت نے (شکست دے کر) غلبہ حاصل کر لیا اور ان پر دلیل قائم کر دی۔

خَزَوْا وَأَخْزَاهُمُ الْحَيُّ الْحَيِيُّ وَمَا
مُعْتَادُ خِزْيٍ بِمُسْتَحْمٍ وَ خَزْيَانِ

(۶۶) حق پرست جماعت نے انہیں رسوا کیا یعنی شرم وحیا کے پیکر لوگوں نے انہیں ذلت کی دھول چٹائی مگر ذلت کھانے کے عادی لوگوں کو کوئی شرمندگی نہیں ہوتی۔

لَمَّا رَأَوْا زَوْرَهُمْ لَمْ يُجْدِهِمْ قَصَدُوْا
بِالزُّوْرِ إِفْشَاءَ مَا هَمُّوْا بِإِعْلَانِ

(٦٧) جب انگریز عیسائیوں نے دیکھا کہ ان کے جھوٹ نے ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا تو طاقت وقوت سے علی الاعلان اپنا مشن پھیلانا شروع کر دیا۔

دَعَوَا جِهَارًا إِلَى التَّثْلِيثِ عَسْكَرَهُمْ
وَجُلُّ عَسْكَرِهِمْ عُبَّادُ أَوْثَانِ

(٦٨) اور کھلم کھلا انہوں نے اپنی فوج کو تثلیث (تین خداؤں کو ماننے) کی دعوت دی اور فوج میں اکثر سپاہی بت پرست تھے۔

وَبَعْضُهُمْ مُسْلِمٌ مُسْتَسْلِمٌ فَعَدَا
هُمُ الْحَمِيَّةُ عَنْهُمْ أَيَّ عُدْوَانِ

(٦٩) کچھ سپاہی مسلمان تھے چنانچہ غیرت نے لشکر کو انگریز کی اطاعت سے دشمنی کی طرف پھیر دیا۔

وَ كَلَّفُوهُمْ بِأَكْلِ الشَّحْمِ مِنْ بَقَرٍ
وَمِنْ رَتُوتٍ لِيَرْتَدَّ الْفَرِيقَانِ

(٧٠) انگریزوں نے سپاہیوں کو گائے اور خنزیر کی چربی کھانے پر مجبور کیا تا کہ دونوں فریق (ہندو اور مسلمان) اپنے دین سے پھر جائیں۔

إِنَّ الْبُقَيْرَ لَمَعْبُودُ الْهَنَادِكِ وَالْ
خِنْزِيرَ رِجْسٌ لَدَى أَتْبَاعِ قُرْآنِ

(٧١) تحقیق ہندو گائے کی پوجا کرتے اور مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید کی اتباع کی وجہ سے خنزیر نجس العین ہے۔

وَإِذْ عَدَا جَيْشُهُمْ عَنْ أَمْرِهِمْ وَعَدُوْا
لَهُمْ وَعَادُوْا تَعَدُّوْا أَيَّ عُدْوَانِ

(٧٢) جب فوج نے ان کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور غضب ناک ہوئی اور ان کی دشمن ہوگئی تو یہ ظلم وزیادتی میں حد سے گزر گئے۔

فَقَتَّلُوْا أُمَرَاءَ الْجَيْشِ أَكْثَرَهُمْ

كَقَوْمَسٍ وَ كَبَطْرِيْقٍ وَ تُرْخَانٍ

(۷۳) چنانچہ (ردّعمل) میں فوج نے لشکر کے اکثر امراء، قائدین اور سپہ سالاروں کو قتل کر دیا۔

جَالُوْا وَصَالُوْا وَ غَالُوْا كُلَّ مَنْ وَجَدُوْا
مِنْهُمْ وَأَعْدُوْا عَلَى وُلْدٍ وَنِسْوَانِ

(۷۴) باغیوں نے ہر طرف سے اسلحہ سے لیس ہو کر حملہ کر دیا انہوں نے جس کو بھی پایا اس کو قتل کر دیا یہاں تک کہ بچوں اور عورتوں کو بھی ظلم کا نشانہ بنایا۔

وَأَتْلَفُوْا كُلَّ مَالٍ مِنْ خَزَائِنِهِمْ
وَأَحْرَاقُوْا كُلَّ إِيْوَانٍ وَدِيْوَانِ

(۷۵) انہوں نے مال و دولت کو تباہ کر دیا اور ہر محل و کچہری کو آگ لگا دی۔

لَمْ يَبْقَ فِيْ جُلِّ مُلْكِ الْهِنْدِ مِنْ حَكَمٍ
يَقْضِيْ لِمَنْ ضِيْمَ أَوْ يَقْضِيْ عَلَى جَانِ

(۷۶) ہندوستان جیسے وسیع ملک میں کوئی حاکم نہ رہا جو مظلوم کے حق میں اور مجرم کے خلاف فیصلہ کرتے۔

وَطَافَ فِيْ كُلِّ قُطْرٍ مِنْهُ طَائِفَةٌ
تَعْدُو لِقَطْعِ طَرِيْقٍ أَوْ لِعُدْوَانِ

(۷۷) ہندوستان کے ہر کونے میں فتنہ گروں کی جماعتیں لوٹ مار، شر و فساد برپا کرنے کے لیے پھر رہی ہیں۔

وَثَارَ قُطْعٌ وَأَلْصَاصٌ بعغَوْا وَطَغَوْا
يَسْعَوْنَ لِلنَّهْبِ أَوْ تَخْمِرِيْبِ عُمْرَانِ

(۷۸) ڈاکوؤں اور چوروں کی ٹولیاں نکل پڑی ہیں انہوں نے لوٹ مار، آبادی کو ویران کرنے میں تباہی مچائی ہوئی ہے۔

يَعْدُوْنَ يُعْدُوْنَ عَدْوًى يَعْتَدُوْنَ عَلَى

مَالٍ وَعَرْضٍ وَ أَعْرَاضٍ وَأَبْدَانِ

(۷۹) یہ لوگ چوریاں کرتے، فساد کرتے، جان و مال کی عزت کی دھجیاں اڑانے میں حد سے تجاوز کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

كَمْ يُهْلِكُوْنَ نُفُوْسًا لِلنَّفِيْسِ وَكَمْ
يَسْتَصْوِبُوْمنَ لِتِبْرٍ تَبْرَ إِنْسَانِ

(۸۰) انہوں نے مال و دولت کے لیے کتنی ہی جانوں کو قتل کیا اور سونے چاندی کی خاطر انسان کی ہلاکت کو روا جانا۔

ذَلَّ الْعَزِيْزُ وَعَزَّ الْعَزُّ وَافْتَقَرَ الْ
غَنِيُّ وَابْتَرَّ وَاعْتَزَّ الرَّدَى الدَّانِيْ

(۸۱) عزت و شرافت والے لوگ ذلیل ہو گئے، طاقت ور کمزور ہو گئے، مالدار غریب اور کمینے ذلیل لوگ صاحب عزت بن گئے۔

فَالْخَطْرُ فِيْ خَطَرٍ وَالدُّوْنُ فِيْ بَطَرٍ
فَالْكُلُّ فِيْ شُغْلِ أَحْزَانٍ وَإِخْزَانِ

(۸۲) بلند مرتبہ و مقام والے ہلاکت کے نزدیک پہنچ گئے، کمتر و حقیر، مغرور و متکبر ہو گئے غرض یہ کہ کوئی غم و مصیبت میں مستغرق تھا اور کوئی عیش عشرت میں تھا۔

جَلَّتْ وَعَمَّتْ وَغَمَّتْ جُلَّنَا فِتَنٌ
بَلْ كُلُّنَا بَيْنَ مَفْتُوْنٍ وَفَتَّانِ

(۸۳) ہم میں سے اکثر کو فتنوں نے گھیر لیا بلکہ سب ہی لوگ فتنہ و فساد کے احاطہ میں تھے۔

قَدْ صَارَ عَافِيَةُ الْأَنَامِ عَافِيَةً
فَكُلُّقُهُمْ فَقَدُوْهَا كُلَّ فُقْدَانِ

(۸۴) مخلوق خدا کے نگہبان و محافظ ختم ہو گئے، بے سہارا مظلوموں نے انہیں کہیں بھی نہیں پایا اور ان سے محروم ہو گئے۔

لَمَّا انْتَأَى كُلُّ جَيْشٍ مِنْ مُعَسْكَرِهِمْ

أَوَوْا إِلَى خَرِفٍ يُدْعَى بِسُلْطَانِ

(۸۵) جب انگریزوں کے لشکر اپنی چھاؤنی سے دور ہو گئے تو لوگوں نے ایک خبط الحواس شخص کے دامن میں پناہ لی جس کو بادشاہ کہا جاتا ہے۔

أَشَلُّ سَمَّى شُجَاعًا نَفْسَهُ صَلَفًا
قِحْلٌ وَ فَحْلٌ جَبَانٌ جُبْنَ خِصْيَانِ

(۸۶) اس نے خود پسندی کے طور پر اپنا نام بہادر رکھا (یعنی بہادر شاہ ظفر نے) حالانکہ وہ مفلوج، بزدل، کمزور بوڑھا تھا۔

حَلُّوْا بِدِهْلِيٍ وَ خَصُّوْا أَمْرَ إِمْرَتِهِمْ
بِدَاهِلٍ ذَاهِلٍ تَيْهَانَ وَلْهَانِ

(۸۷) وہ لوگ دہلی میں قیام پذیر ہو گئے اور اپنی حکومت کے قضیہ کو اپنے متحیر شخص کے سپرد کر دیا جو شدت غم سے بیمار ہو چکا تھا۔

هِمٌّ دَعَانِيْ لِهَمٍّ بِالْمُهِمِّ فَلَمْ
يَعْمَلْ بِرَأْيِيْ وَلَمْ يَنْفَعْهُ إِزْكَانِيْ

(۸۸) اس شیخ (بہادر شاہ ظفر) نے مجھے (فضل حق خیر آبادی کو) اس سخت مہم کے لیے بلایا پھر اس نے میرے مشورے پر عمل نہیں کیا اور اسے میرا سمجھانا بے سود رہا۔

كَانَتْ عَشِيْرَتُهُ تَهْوَى مُعَاشَرَةً
مَعَ الْعِدَى فَلَهُمْ كَانَتْ بِإِذْعَانِ

(۸۹) اس کے اہلِ خاندان کے دشمنوں کے ساتھ محبت بھرے معاشرتی تعلقات تھے لہٰذا وہ انگریزوں کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے۔

وَكَانَ عَامِلُهُ مِنْ قَبْلُ بَايَعَهُمْ
دِيْنًا بِدِيْنٍ وَإِيْمَانًا بِإِيْمَانِ

(۹۰) اس (بہادر شاہ ظفر) کے خدام و ملازمین پہلے ہی انگریزوں کے ہاتھوں اپنے دین و

ایمان کا سودا کر چکے تھے۔

رَأَى النَّصَارَى إِذَا مَا عَاهَدُوْا غَدَرُوْا
وَأَغْدَرُوْا الْإِلَّ إِلَّا حِيْنَ رَهْبَانِ

(۹۱) بادشاہ نے انگریز عیسائیوں کو جب دیکھا کہ وہ جو عہد کرتے ہیں اسے پورا نہیں کرتے، صرف خوف کی حالت میں عہد شکنی سے باز رہتے ہیں۔

يَمِيْنُ كُلِّ كَفُوْرٍ فِي الْيَمِيْنِ وَلَا
يَهُمُّ عَوْضٌ بِبِرٍّ أَوْ بِكُفْرَانِ

(۹۲) ہر کافر قسم کھا کر جھوٹ بولتا ہے اور کبھی اسے پورا کرنے یا کفارہ ادا کرنے کا اہتمام نہیں کرتا۔

لَكِنَّهُ اغْتَرَّ إِذْ أَعْمَى بَصِيْرَتَهُ
أَصَمُّ أَعْوَرُ مِنْ صَمٍّ وَعُمْيَانِ

(۹۳) لیکن یہ بادشاہ دھوکہ کھا گیا جب ایک بہرے کانے نے اس کی آنکھوں میں دھول جھونک دی۔

كِلَاهُمَا جَدَّ فِيْ كَسْرِ الْجُيُوْشِ وَفِي الثُّ
تَنَاوُنِ ابْتَدَعَا أَفْنَانَ إِفْتَانِ

(۹۴) ان دونوں نے لشکروں کو شکست دینے اور شکار کو گھیرنے کی جدوجہد کی اور فتنہ میں ڈالنے والے فنون ایجاد کر لیے۔

تَنَاوَلَا كُلَّ مَا جَاءَ الْجُيُوْشُ بِهِ
كَدِرْهَمٍ وَكَدِيْنَارٍ وَعِقْيَانِ

(۹۵) لشکر جو بھی درہم و دینار اور سونا لے کر آئے ان دونوں نے سب کچھ سنبھال لیا۔

كَمْ عُدَّةٍ وَحِرَابٍ لِلْعِدَى أُخِذَتْ
مِنْهُمْ فَبِيْعَتْ بِأَيْدِيْهِمْ بِأَثْمَانِ

(۹۶) دشمن سے لوہا لینے کے لیے لوگوں سے کتنا ہی ساز و سامان اور ہتھیار لیے گئے وہ سب ان ہی کے ہاتھ قیمت لے کر فروخت کر دیئے گئے۔

فَغَلَّهَا كُلُّ ذِيْ غِلٍّ وَأَغْلَبُهُمْ
فِي الْخَوْنِ ذَانِ الْأَبْلَانِ الْأَضَلَّانِ

(۹۷) ہر بغض وکینہ رکھنے والا شخص اس سامان کی خیانت میں شریک ہوا اور خیانت میں سب سے بڑھ کر یہی دونوں فاسق وفاجر تھے۔

اَلْخَوْنُ ذَانٌ كَثِيْرٌ مَنْ يُقَارِفُهُ
وَذَانِ أَسْبَقُهُمْ فِيْ ذَلِكَ الذَّانِ

(۹۸) خیانت بہت بڑا عیب ہے اور یہ دونوں اس عیب میں سب پر سبقت لے گئے۔

وَقَدْ ثَوَى مِنْ بُغَاةِ الْجَيْشِ طَائِفَةٌ
مَعَ الْبَغَايَا بِقَصْرٍ أَوْ بِدُكَّانِ

(۹۹) اس باغی لشکر میں سے ایک گروہ بازاری عورتوں کے ساتھ ان کے مکانات وطوائف خانوں میں بدکاری کرنے میں مشغول ہوگیا۔

صَارَ الْبَغَايَا بَغَايَا الْجَيْشِ حِيْنَ بَغَوْا
وَيْلِيْ بُغَاةٌ لِسُخْطِ اللهِ بُغْيَانِ

(۱۰۰) بغاوت کے وقت لشکر کا اولین دستہ ان بازاری عورتوں کا تھا اللہ تعالیٰ کا غیظ وغضب ان بدکاروں پر نازل ہو۔

عَادُوْا يُعَادُوْنَ مَا قَدْ عُوِّدُوْا وَنَسُوْا
قَوَاعِدَ الْحَرْبِ عَمْدًا كُلَّ نِسْيَانِ

(۱۰۱) جس فعل بد کے یہ عادی ہوگئے اسے بار بار کرنے لگے اور جان بوجھ کر انہوں نے جنگ کے قوانین بھلا دیئے۔

وَبَعْضُهُمْ أَشِرٌ لِلْمَالِ مُدَّخِرٌ
مُثَّاقِلٌ مُثْقَلٌ مِنْ ثِقْلِ هِمْيَانِ

(۱۰۲) لشکر میں سے بعض وہ متکبر تھے جو مال جمع کرنے کے درپے تھے۔ یہ مال سے بھری ہوئی تھیلیوں کے بوجھ سے دبے ہوئے تھے۔

وَ بَعْضهُمْ مُسْتَفِيْقٌ لَا يَقبوْمُ مِنَ الْ
مِهَادِ وَيْلَاهُ مِنْ رَفْهَانَ كَسْلَانِ

(۱۰۳) لشکر میں سے بعض وہ بھی تھے جو ابھی ابھی سستی و نیند سے بیدار ہوئے تھے انہوں نے ابھی بستر بھی نہیں چھوڑا تھا ہلاکت ہو اس سستی و عیش پرستی پر۔

وَالْبَعْضُ غُرْثَانُ خَمْصُ الْبَطْنِ أَقْعَدَهُ
عَنِ النُّهُوْضِ إِلَى حَرْبٍ وَمِيْدَانِ

(۱۰۴) بعض فوجی بھوکے تھے، خالی پیٹ نے انہیں میدان جنگ میں جانے سے روک دیا تھا۔

كَمْ تَائِهٍ لَمْ يَطُقْ حَمْلَ السِّلَاحِ وَ كَمْ
مِنْ تَائِهٍ أَنِفٍ مِنْ حَمْلِ سُلْحَانِ

(۱۰۵) کتنے ہی لشکری ایسے تھے جن میں ہتھیار اٹھانے کی بھی طاقت نہیں تھی اور کتنے ہی متکبر سپاہی ہتھیار اٹھانے سے انکاری تھے۔

عَاجَ النَّصَارَى بِجَاهِ الْمِصْرِ فِيْ جَبَلٍ
فَحَصَّنُوْهُ بِأَبْرَاجٍ وَحِيْطَانِ

(۱۰۶) انگریزوں نے شہر کا رخ کیا اور پہاڑوں پر مضبوط قلعے اور فصیلیں (حفاظتی دیواریں) تعمیر کیں۔

وَإِذْ بَنَوْا قَلْعَةً فِيْ رَأْسِهِ قَلَعُوْا
مَا حَوْلَهُ مِنْ عِمَارَاتٍ وَجِيْرَانِ

(۱۰۷) جب وہ لشکر شہر کے قریب قلعہ تعمیر کر کے فارغ ہوئے تو اس کے اطراف کی عمارتیں اکھاڑ پھینکی اور باغات کو تباہ کر دیا۔

غَشَّى السَّوَادَ سَوَادٌ مِنْ عِدَى كُفُرٍ
سُوْدِ الْكُبُوْدِ وَزُرْقِ الطَّرْفِ بِيْضَانِ

(۱۰۸) سیاہ جگر سخت دشمن انگریزوں کے کثیر لشکر نے شہر کے اطراف کا محاصرہ کر لیا۔

ضَمَّ النَّصَارَى لِتَكْثِيرِ السَّوَادِ إِلَى الْ
بِيْضَانِ مِنْ سُوْدِ زُطٍّ جَمْعَ حُمْرَانِ

(۱۰۹) فوج کی تعداد بڑھانے کے لیے انہوں نے انگریز فوج کے علاوہ حبشی قوم کو بھی شامل کرلیا۔

وَثُلَّةٌ مِنْ رَعَاعِ مُسْلِمِيْنَ قَدِ ارْ
تَدَوْا وَعَادُوْا كِفَارًا بَعْدَ إِيْمَانِ

(۱۱۰) کم ظرف و مرتبہ، کم ہمت مسلمانوں کی ایک جماعت کے حوصلے پست ہوگئے، وہ لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔

وَمِنْ أَرَاذِلَ دُوْنٍ سِفْلَةٍ هَمَجٍ
وَمِنْ أَحَابِيْشَ سُوْدَانٍ كَحُبْشَانِ

(۱۱۱) اور ان میں سے بعض بے وقوف کمینے لوگ تھے اور کچھ حبشیوں کی مثل کالے لوگوں کے سے تھے۔

فَمَرَّنُوْهُمْ عَلَى مَشْقٍ بِأَسْلِحَةٍ
مِنْ بُنْدُقٍ وَمَجَانِيْقٍ وَمُرَّانِ

(۱۱۲) چنانچہ انگریزوں نے اس مرتد گروہ کی بندوق اور توپ وغیرہ اسلحہ چلانے کی مشق کرائی۔

وَأَلَّفُوْا جُلَّ أَهْلِ الْمِصْرِ فَائْتَلَفَ الْ
أُلُوْفُ مِنْهُمْ فَصَارُوْا شَرَّ خَصْمَانِ

(۱۱۳) انگریزوں نے اکثر شہر والوں کو جمع کیا ان میں سے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوگئے پھر یہ ان سے سخت جھگڑا کرنے لگے۔

مَانُوْا وَمَانُوْا وَمَنُّوْهُمْ مُنًى وَقِنًى
وَبَعْدُ ذَاقُوْا الْمَنَا حَنْقِيْ بِأُرْسَانِ

(۱۱۴) انہوں نے جھوٹ بولا اور اُن کو آرزوؤں نے کمزور کردیا اور اس کے بعد پھانسی کے پھندوں پہ انہوں نے موت کا مزہ چکھا۔

فَأَوْقَدُوْا نَارَ حَرْبٍ أَشْهُرًا وَرَمَوْا
أَعْدَاءَهُمْ مِنْ مَجَانِيْقَ بِشُهْبَانِ

(۱۱۵) ان ظالموں نے کئی مہینے تک جنگ کی آگ بھڑکائی اور دشمنوں پر توپ کے گولے برسائے۔

شَادَ الْجُيُوْشُ بُرُوْجَ السُّوْرِ فَالْتَحَمَتْ
مَلَاحِمٌ بَيْنَ أَبْطَالٍ وَأَقْرَانِ

(۱۱۶) لشکروں نے شہر پناہ کی فصیلیں مضبوط کیں پھر بہادروں کے درمیان لڑائی شروع ہوگئی۔

وَجَاءَ دِهْلِيْ غُزَاةٌ مُخْلِصُوْنَ غَزَوْا
رَجَاءَ فَضْلٍ مِنَ الْمَوْلَى وَرِضْوَانِ

(۱۱۷) دہلی میں کچھ مخلص مجاہدین بھی آئے جنہوں نے فقط رضائے الٰہی عزوجل کی امید میں جہاد کیا۔

وَلَا طَعَامٌ لَهُمْ غَيْرَ الْحُبُوْبِ وَلَا
لِبْسٌ لَهُمْ غَيْرَ أَطْمَارٍ وَخُلْقَانِ

(۱۱۸) مگر ان کے پاس سوائے چند دانوں کے کوئی کھانا نہیں تھا اور سوائے چند برائے کپڑوں کے لباس نہیں تھا۔

سُلْحَانُهُمْ أَقْوَسٌ أَوْ أَسْيَفٌ صَدِئَتْ
لِطُوْلِ مَا لَزِمَتْ بُطْنَانَ أَجْفَانِ

(۱۱۹) ان کے ہتھیاروں میں ٹیڑھا پن تھا، ان کی تلواریں عرصہ دراز سے میانوں میں رہنے کے باعث زنگ آلود ہو چکی تھیں۔

لَكِنَّهُمْ نَجَدُوْهُمْ نَجْدَةً رَمَسَتْ
مِنْ حِزْبِهِمْ كُلَّ جَبَّانٍ بِجَبَّانِ

(۱۲۰) مگر جواں مردی و بہادری کی وجہ سے یہ انگریز فوج پر غالب آئے اور انہوں نے اپنے ان ہی ہتھیاروں سے میدان جنگ میں ہر بزدل کا ٹھکانہ بنا دیا۔

كَمْ مَرَّةً حَمَلُوْا فِيْهِمْ كَأَنْ حَمَلَتْ
أُسْدٌ جِيَاعٌ عَلَى أُجْدٍ وَحُمْلَانِ

(۱۲۱) بارہا وہ انگریز فوج پر اس طرح حملہ آور ہوئے جیسے بھوکے شیر اونٹنی اور بکری کے بچوں پر حملہ کرتے ہیں۔

إِنْجَازَ جُنْدُ النَّصَارَى كُلَّمَا حَمَلُوْا
وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّصَارَى طَوْقُ حُمْلَانِ

(۱۲۲) جب بھی ان فوجیوں نے عیسائیوں کی فوج پر حملہ کیا تو اس نے شکست کھائی ان میں حملہ کرنے کی طاقت نہ رہی۔

قَدْ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ الْحَقِّ وَاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَهُ وَاسْتَحَقُّوْا رَوْضَ رِضْوَانِ

(۱۲۳) انہوں نے راہِ حق میں جہاد کیا اور رضائے الٰہی کے طریقے پر گامزن رہ کر جنت کے مستحق ہوئے۔

فَكَفَّرَ الْبَعْضُ بِالْأَجْرَاحِ مَا اجْتَرَحُوْا
وَرَاحَ بَعْضٌ إِلَى رَوْحٍ وَرَيْحَانِ

(۱۲۴) ان مجاہدین میں سے بعض وہ تھے جن کے جہاد میں کھائے ہوئے زخم ٹھیک ہو گئے اور بعض شہادت پا گئے۔

أَمَّا الْجُيُوْشُ فَجَاشَتْ أَوَّلًا وَحَنَتْ
رَمْيًا بِرَمْيٍ وَطُغْيَانًا بِطُغْيَانِ

(۱۲۵) بہر حال فوجوں نے شروع میں جوش وخروش کا مظاہرہ کیا، تیر کا جواب تیر اور سرکشی کے بدلے سرکشی کا جواب دیا۔

قَدْ أَقْدَمُوْا قَبْلُ فِي الْهَيْجَا وَهُمْ قَدَمٌ
ثُمَّ انْثَنَى كُلُّ جِيْلٍ بَعْدَ جِيْلَانِ

(۱۲۶) اوّلاً انہوں نے میدان جنگ میں دلیروں اور مجاہدوں کی طرح پیش قدمی کی پھر ہر دستہ

منہ موڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

قَدْ كَانَ كُلٌّ قَدِيمًا أَحْمَسَ قَدَمًا
وَصَارَ الْآنَ كُلٌّ كُلَّ جَبَّانِ

(۱۲۷) شروع میں ان میں ہر ایک دلیر تھا لیکن اب سب کمزور ہو گئے۔

وَذَاكَ شَأْمَةُ ظُلْمٍ قَارِعفُوْهُ مِنَ النْ
نُهْبَى وَتَقْتِيلِ نِسْوَانٍ وَوِلْدَانِ

(۱۲۸) ان لوگوں نے بچوں اور عورتوں کو قتل کیا اور لوٹ مار کی کمزوری اسی قتل و غارت اور لوٹ مار کی وجہ سے ہوئی۔

صَارَ الرِّجَالُ كَنِسْوَانٍ وَأَجْبَنُهبمْ
مَنْ كَانَ فِيْ الْجَيْشِ مِنْ خَيْلٍ وَفُرْمسَانِ

(۱۲۹) لشکر کے مرد عورتوں کی طرح ہو گئے ان میں بھی سب سے بزدل گھڑسوار تھے۔

فَيَبْطُنُوْنَ إِذَا نُوْدُوْا لِمَعْرَكَةٍ
يُسَارِعُوْنَ إِلَى نَهْبٍ وَ غُنْمَانِ

(۱۳۰) یہ وہی لوگ ہیں جب ان کو جنگ کے لیے آواز دی جاتی تو چھپتے اور لوٹ مار اور مال غنیمت کے لیے دوڑ پڑتے۔

حَرْبَى إِذَا حُرِبُوْا حَرْبَى إِذَا احْتَرَبُوْا
فَأَمْعَنُوْا فِيْ فِرَارٍ أَيَّ إِمْعَانِ

(۱۳۱) یہ وہی لوگ ہیں کہ جب ان سے مال چھینا جاتا ہے تو غضبناک ہوتے اور اب خود جنگ کی آگ بھڑکا کے لوٹ مار کرتے اور جنگ سے راہ فرار تلاش کرتے ہیں۔

كَمْ نَامَ مَنْ بَاتَ بِالْمِرْصَادِ فِي سِنَةٍ
عَنْ كَيْدِ خَصْمٍ شَدِيْدِ الْأَيْدِ يَقْظَانِ

(۱۳۲) ان میں سے کتنے ہی وہ لوگ ہیں جو دشمن کے درپے تھے مگر ظالم دشمن کی ہوشیاری کے مکر سے غافل رہ گئے۔

نَامُوْا فَخَضْمُهُمُ الْيَقْظَانُ بَيَّتَهُمْ
بِجُنْدِهٖ فَأَنَامُوْا كُلَّ وَسْنَانِ

(۱۳۳) جب یہ لوگ خواب غفلت کے مزے لینے لگے تو ہوشیار دشمن نے اپنے لشکر کے ساتھ ان پر حملہ کیا اور اونگھنے والے کو تلوار سے مار دیا۔

وَالْخَصْمُ إِذْ أَخَذُوْا مِرْصَادَهُمْ نَصَبُوْا
مَجَانِقًا دُوْنَ ذَاكَ الْمَرْصَدِ الدَّانِيْ

(۱۳۴) جب دشمن نے ان کی پناہ گاہوں، مورچوں کو پایا تو اس کے سامنے توپیں نصب کیں۔

فَضَعْضَعَ السُّوْرُ مِنْ أَوْبِ مَجَانِقِهِمْ
وَأُوْهِنَتْ أُسَّ أَبْرَاجٍ وَأَرْكَانِ

(۱۳۵) اور ان توپوں کے ذریعے سے ان کے مکانات منہدم کر دیئے، ان کے قلعوں، فصیلوں کی بنیادوں کو کمزور کر دیا گیا۔

وَأَمْطَرُوْا مَطَرًا مِنْ بُنْدُقٍ قَذَفُوْا
فَفَرَّ حُرَّاسُ أَبْرَاجٍ وَسِيْرَانِ

(۱۳۶) انہوں نے گولیوں کی بوچھار (برسات) کر دی، قلعے اور شہر پناہ کے محافظین بھاگ کھڑے ہوئے۔

لَمْ يَبْقَ فِي السُّوْرِ مِنْ حُرَّاسِهٖ أَحَدٌ
وَلَا لَدَى الْبَابِ مِنْ حَامٍ وَدَرْبَانِ

(۱۳۷) ان کے مکانات میں کوئی محافظ نہیں رہا اور قلعے کے دروازوں پر کوئی چوکیدار اور دربان نہ رہا۔

فِرَارُ فَسْلٍ وَفَشْلٍ حِيْنَ صَوْلِ عِدًى
أَزَلَّ أَقْدَامَ أَقْدَامٍ وَشُجْعَانِ

(۱۳۸) دشمنوں کے حملے کے وقت کمزور اور بزدلوں کے بھاگنے نے بڑے بڑے طاقتوروں اور بہادروں کے پاؤں اکھاڑ دیئے۔

صَالَ النَّصَارَى فَقَالُوْا كُلَّ مَنْ وَجَدُوْا
مِنْ عَيْنِ دِهمِلِي وَسُفَّارٍ وَقُطَّانِ

(۱۳۹) انگریزوں نے حملہ کر کے دہلی شہر میں جس مسافر و مقیم کو پایا اس کی گردن ماردی۔

قَدْ كَانَ أَكْثَرُ أَهْلِي الْمِصْرِ قَدْ خَرَجُوْا
مِنْ دُوْرِهِمْ لِاتِّقَاء أَوْ لِخَشْيَانِ

(۱۴۰) اکثر شہر کے باشندے جان کی حفاظت یا خوف و دہشت کی وجہ سے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔

وَالْبَعْضُ لَمْ يَبْرَحُوْا لِلْإِتِّكَاءِ عَلَى
وَعْدِ النَّصَارَى بِإِرْفَاهٍ وَإِيْمَانِ

(۱۴۱) بعض لوگوں نے عیسائیوں کے امن و امان کے وعدے پر بھروسہ کر کے وہیں قیام پذیر رہے۔

وَكَانَ ذَا الْوَعْدُ إِيْعَادًا فَقَدْ خُنِقُوْا
وَلَمْ يُوَارُوْا بِأَرْمَاسٍ وَأَكْفَانِ

(۱۴۲) وہ وعدہ ایک دھمکی ثابت ہوا، انہیں گلا گھونٹ کر مار دیا گیا اور ان کی لاشیں بے قبر و کفن کے پڑی رہیں۔

وَحِيْنَ جَاسُوْا خِلَالَ الدُّوْرِ أَطْعَمَهُمْ
مِنْ خُوْنِهِ كُلَّ مُرْتَدٍّ وَخَوَّانِ

(۱۴۳) اور جس وقت انگریزوں نے گھروں کی تلاشی لی تو ہر بے دین و خائن نے اپنے خیانت کے مال میں سے ان کی مہمانوں نوازی کی۔

كَمْ تَاجِرٍ فَاجِرٍ آوَى حِمَاهُ مِنَ الْ
بِيْضَانِ كُلَّ ظَلُوْمٍ فَاجِرٍ زَانِ

(۱۴۴) کتنے ہی فاسق و فاجر تاجروں نے ظالم، بدکار زانی لوگوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔

فَلَمْ يَذَرْ ضَيْفُهُ عِرْضًا وَلَا عَرَضًا
وَلَا مَتَاعًا لَهُ فِي الْبَيْتِ وَالْحَانِي

(۱۴۵) مگر اس کے مہمان نے گھر میں نہ جان و مال چھوڑا نہ عزت و آبرو سلامت چھوڑی۔

وَعِنْدَمَا وَلَجُوْا فِي الدُّوْرِ لَمْ يَذَرُوْا
مَا كَانَ فِي الدُّوْرِ مِنْ سُقْفٍ وَجُدْرَانِ

(۱۴۶) اور اس وقت جب یہ گھروں میں گھسے تو گھروں کی چھتوں اور دیواروں کو بھی نہیں چھوڑا۔

لِلْأَنِيْسِ أَوْ لِدَفِيْنٍ فِي الثَّرَى قَلَعُوْا
أُسَّ الْبُيُوْتِ وَهَدُّوْا كُلَّ بُنْيَانِ

(۱۴۷) فساد برپا کرنے کے لیے یا دفینہ حاصل کرنے کے لیے ان لوگوں نے گھروں کی بنیادوں کو اکھاڑا اور تمام عمارتوں کو گرا دیا۔

هَدُّوْا الْمَغَانِيْ وَاغْتَامُوْا نَفَائِسَهَا
فَلَيْسَ فِي أَهْلِهَا غَانٍ وَلَا غَانِ

(۱۴۸) گھروں کو گرانے کے بعد اس کی نفیس و عمدہ اشیاء انہوں نے لے لیں پس اہلِ خانہ میں سے کوئی نہ مقیم رہا اور نہ ہی صاحب مال۔

سُكَّانُهَا ذَهَبُوْا أَيْدِيْ سَبَا وَسَبَى الْ
عَدُوُّ مَنْ شَذَّ مِنْ رَكْبٍ وَرُجْلَانِ

(۱۴۹) گھروں میں رہنے والے لوگ در بدر ہو گئے اور بعض جو سوار اور پیدل تھے انہیں دشمنوں نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

لَمْ يَنْجُ مِنْهُمْ سِوَى مَنْ فَرَّ مُخْتَفِيًا
كَبَعْضِ وُلْدٍ وَنِسْوَانٍ وَذُكْرَانِ

(۱۵۰) جو مرد و عورت اور بچے چھپ کر بھاگے تھے ان قسمت کے ماروں سے وہی لوگ نجات پا سکے۔

لَمْفِي عَلَى بَلَدٍ قُطَّنُهَا ذَهَبُوْا
أَيْدِي سَبَا فَاقِدِي أَهْلٍ وَقُطَّانِ

(۱۵۱) افسوس ہے ایسے شہر پر جس کے باشندے اہل وعیال کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلے گئے۔

لَهْفِي عَلَى بَلَدٍ وَحْشٍ تَوَحَّشَ مَا
فِيْمَنْ ثَوَاهُ سِوَى وَحْشٍ وَوَحْشَانِ

(۱۵۲) ہائے افسوس اس ویران شہر پر جو لوگوں سے خالی ہو گیا سوائے وحشی جانوروں کے اور غمگین لوگوں کے اس کے آباد کرنے والوں میں سے کوئی بھی نہیں بچا۔

يَتِيْهُ أَهْلُوْهُ أَوْحَاشًا بِمَتْيَهَةٍ
مُسْتَأْنِسًا كُلُّ وَحْشَانٍ بِوُحْشَانِ

(۱۵۳) اس شہر کے رہنے والے بھوکے پیاسے میدان تیہ میں (بنی اسرائیل) کی طرح بھٹک رہے تھے اور ان کا حال یہ ہو گیا کہ وہ پریشان حال لوگ وحشی جانوروں سے اپنی وحشت دور کر رہے ہیں۔

كَانُوْا يَتِيْهُوْنَ مُخْتَالِيْنَ فِي مَرَحٍ
صَارُوْا يَتِيْهُوْنَ فِي تِيْهٍ وَقِيْعَانِ

(۱۵۴) ادھر یہ انگریز لوگ خوشی وتکبر سے اترا رہے ہیں اور ادھر مظلوم بنجر اور چٹیل میدانوں میں بھٹک رہے ہیں۔

كَمْ مَنْ نَأَى مِنْ إِنَاثٍ أَوْ أَبٍ وَأَخٍ
عَنْ أَوْلِيَاءٍ وَأَبْنَاءٍ وَ إِخْوَانِ

(۱۵۵) بہت سے لوگ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی اور بچوں سے بچھڑ گئے۔

لَمْ يَدْرِ بَعْلٌ وَلَا ابْنٌ أَيْنَ بَعْلَتُهُ
وَوَالِدَاهُ وَجَارٌ حَالَ جِيْرَانِ

(۱۵۶) شوہر کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کی بیوی کہاں ہے؟ بچے کو معلوم نہیں کہ اس کے والد کس حال میں ہیں، پڑوسی اپنے ہمسایوں کے حال سے ناواقف ہیں۔

كَمْ بَادَ فِي الْبِيْدِ وِلْدَانٌ وَمَنْ وَلَدُوْا
فَمِنْ يَتِيْمٍ وَمِنْ ثَكْلَى وَثَكْلَانِ

(۱۵۷) جنگل اور صحرا میں بہت سے بچے اور والدین ہلاک ہو گئے ان میں یتیم اور مرد و عورت بھی ہیں۔ جن کی اولاد ہلاک ہو گئی ہے۔

وَفِيْ حُجُوْرِ نِسَاءٍ إِلْدَاةٌ حُرِمُوْا
لِبَكْإِ أُمَّاتِهِمْ أَفْوَاقَ أَلْبَانِ

(۱۵۸) ماؤں کے پستانوں میں دودھ سوکھنے کے باعث ان کی گود میں بچے دودھ سے محروم ہو گئے۔

بُكَاؤُهُمْ لِبُكَاءِ الْأُمَّهَاتِ كَمَا
بُكَاؤُهُنَّ لِجُوْعٍ أَوْ لِأَحْزَانِ

(۱۵۹) بچے ماں کے دودھ کی کمی کی وجہ سے بلک رہے ہیں اور ماں بھوک کی شدت اور مصائب و آلام سے رو رہی ہے۔

كَمْ فَائِقٍ كَانَ يُعْطِي الْفَاقَ كُلَّ طَوٍ
فَافْتَاقَ حَتَّى تَمَنَّى أَكْلَ أَسْغَانِ

(۱۶۰) کتنے ہی ایسے مالدار جو بھوکے کو کھانا دیا کرتے تھے آج خود مفلس و نادار ہیں حتیٰ کہ قلیل کھانوں کی خواہش رکھتے ہیں۔

طَعَامُهُمْ كُلُّهُ زِنٌّ إِذَا رُزِقُوْا
وَالشِّرْبُ مِلْحٌ أُجَاجٌ آسِنٌ آنِ

(۱۶۱) ان کا کھانا لیس دار اناج ہیں اور کھارا گرم گدلا ان کا پانی ہے۔

قَدْ زُنِّنُوْا بَعْدَ مَا كَانَتْ مَعَاكِلُهُمْ
أَشْهَى الْمَطَاعِمِ مِنْ دَرٍّ وَلِحْمَانِ

(۱۶۲) آج انہیں فقط دال ماش میسر ہے جبکہ اس سے پہلے لذیذ گوشت اور دودھ تناول کرتے تھے۔

بَاتُوْا نِيَامًا عَلَى اسْتَبْرَقٍ زَمَنًا
وَالْآنَ بَاتُوْا عَلَى شَوْكٍ وَصَفْوَانِ

(۱۶۳) یہ لوگ ایک زمانے تک ریشم کے نرم بستروں پر سوتے اور آج کانٹوں اور سخت پتھروں پر رات گزار رہے ہیں۔

جُلُّ الرِّجَالِ رِجَالٌ يَشْتَكُوْنَ حَفًا
وَقَلَّ مَنْ هُوَ مِنْ خَيْلٍ وَرُكْبَانِ

(۱۶۴) ان میں سے اکثر لوگ برہنہ پاؤں جو چلنے میں تکلیف دے بہت کم لوگوں کو سواریاں میسر ہیں۔

قَاسُوا عِقَابًا بِرَقْيٍ فِيْ عِقَابِ ذُرًى
قَوَاسِيًا مَا بِهَا مَرْقًى لِعِقْبَانِ

(۱۶۵) ان لوگوں نے بلند و بالا دشوار گزار گھاٹیوں پر چڑھنے میں بے پناہ مشقتیں برداشت کیں اور ان چٹانوں پر چڑھے جو حقیقت میں عقابوں کا مسکن ہے۔

قَدْ يَسَّرَ الْهَوْلُ لِلزَّمْنَى التَّسَرُّعَ وَالْ
عُرُوْجَ فِيْ مَرْتَقًى صَعْبٍ لِعُرْجَانِ

(۱۶۶) خوف اور ہولناکی نے کمزور شخص کے لیے اس بلندی پر چڑھنا آسان بنا دیا جو لنگڑوں کے لیے انتہائی دشوار ہے۔

يَعْلُوْ شَوَامِخَ طَلَّاعًا تَوٍ زَمِنٌ
يَطْوِي فَرَاسِخَ فِيْ آنٍ طَوٍ آنِ

(۱۶۷) (حیرت) ہے کہ بے حد بلند و بالا ہلاکت خیز پہاڑی پر ایک اپاہج چڑھ جاتا ہے اور بھوکا و نادار ایک آن میں کئی فرسخ راستے طے کر لیتا ہے۔

سَارُوا حُفَاةً تَشُوْكُ الشَّوْكُ أَرْجُلَهُمْ
وَقَدْ تَسَوَّخُ فِيْ وَحْلٍ وَأَسْهَانِ

(۱۶۸) یہ بدقسمت لوگ برہنہ پاؤں کانٹوں پر چل رہے تھے کبھی کانٹے ان کے پیروں میں چبھتے اور کبھی کیچڑ اور ریتلی زمین میں دھنستے۔

مَنْ كَانَ ذَا حَفَّةٍ قَدْ صَارَ ذَا خَفَفٍ
وَسَارَ تَارِكُ حَفَّانٍ وَ حَفَّانِ

(۱۶۹) جوان میں سخی تھا وہ اب تنگ دست و مفلس ہو چکا تھا اور نوکر چاکر، مال و متاع چھوڑ کر چل پڑا تھا۔

كَمْ تَيْهَانٍ غَدَا تَيْهَانَ مُضْطَرِبًا
كَمَا غَدَا هَيَّبَانًا كُلُّ هَيْبَانِ

(۱۷۰) بہت سے متکبر لوگ آج اضطراب و بے چینی کا شکار ہیں اور بہت سے دلیر و بہادر بزدل ہو گئے۔

كَمْ هَيِّنٍ لَيِّنٍ يَكْبُوْ وَ يَعْثُرُ فِي الصْ
صَمَّانِ وَالصُّلْبِ مِنْ عُمْيٍ وَصُمَّانِ

(۱۷۱) بہت سے نرم مزاج لوگ سخت پتھریلی زمین اور سخت پتھروں پر لڑکھڑا کر گر رہے تھے۔

كَمْ مُسْكِنٍ مُسْتَكِيْنٍ نَاءَ عَنْ سَكَنٍ
قَدْ نَاءَ مِنْ مَسْكَنٍ مِنْ فَقْدِ أَسْكَانِ

(۱۷۲) بہت سے مسکین و مفلس اپنی جھونپڑی سے دور ہو گئے اور بے روزگاری کی بنا پر گھر بار چھوڑ دیا۔

كَمْ نَاعِلٍ صَارَ نَعْلًا بِالْهَوَانِ وَكَمْ
مِنْ مُحْتَفٍ مَالَهُ مِنْ مُحْتَفٍ حَانِ

(۱۷۳) کتنے ہی اچھا جوتا پہننے والے ذلت و رسوائی کے سبب خود جوتی کی طرح کم ظرف ہو گئے اور کتنے ہی ننگے پاؤں پھرنے والے لوگ آج صاحب عظمت ہو گئے۔

حَارُوْا وَحَارُوْا فَمِنْ هَارٍ وَمُهْتَوِرٍ
وَهَيِّرٍ تَاهَ فِي الْحِيْرَانِ حَيْرَانِ

(۱۷۴) لوگ حیران و پریشان ہیں بعض کمزور ہلاکت کے قریب پہنچے ہوئے جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں۔

وَهَاجِرٍ هَاجِرِ السَّكْنِ هَجَّرَ أَوْ
مُدَاجِرٍ فِي دُجَى الدَّيْجُورِ دَجْرَانِ

(۱۷۵) بہت سے ذی علم و فضل لوگ گھر کو چھوڑ کر چلچلاتی دھوپ میں ہجرت پر مجبور ہوئے اور بہت سے سخت تاریک رات میں حیران ہیں۔

وَقَانِعٍ بَاتَ بِالْقُنْعَانِ مُطْطَبِرًا
وَقَانِعٍ جَازِعٍ أَمْسَى بِقِنْعَانِ

(۱۷۶) اور بہت سے قناعت پسند، صابر لوگوں نے قناعت کے ساتھ رات بسر کی، بہت سے جلد باز بے صبر لوگوں نے کھلے آسمان کے نیچے رات گزاری۔

وَجَائِعٍ كَانَ مِطْعَامًا لِكُلِّ طَوٍ
وَنَاهِلٍ كَانَ مِنْهَالًا لِنَهْلَانِ

(۱۷۷) آج بہت سے لوگ وہ ہیں جو بھوکوں کی مہمان نوازی کرنے والے تھے اور بہت سے پیاسے وہ ہیں جو سخاوت میں خود ایک گھاٹ کی طرح ہیں۔

وَهَائِمٍ قَدْ تَنَاسَى الْهَيْمَ أَهْيَمَ فِي الْ
هُيَامِ وَالْهَوْمِ وَالْهَيْمَاءِ هَيْمَانِ

(۱۷۸) کتنے ہی عاشق وہ ہیں جو عشق و محبت کو بھول کر بے آب و گیاہ جنگل میں سخت پیاس کے عالم میں پھر رہے ہیں۔

وَمُعْتَرٍ ذِي كَسَاءٍ لَا كِسَاءَ لَهُ
وَكَانَ يَكْسُو قُبَيْلًا كُلَّ عُرْيَانِ

(۱۷۹) آج بہت سے شرف والے ایسے ہیں کہ انہیں کپڑا میسر نہیں حالانکہ ماضی میں وہ برہنہ جسموں کو کپڑے پہنایا کرتے تھے۔

وَمُغْرِبٍ مُغْرَبٍ أَوْدَى بِغُرْبَتِهِ
فَصَارَ جُثَّتُهُ طُعْمًا لِغِرْبَانِ

(۱۸۰) بہت سے تکلیف زدہ مسافر اپنے وطن سے دور ہلاک ہو گئے اور ان کی لاش چیل کوؤں

کا لقمہ بن گئی۔

لَمْ يَبْقَ عَارٌ عَلَى عَارٍ يَعُرُّ وَلَا
عَارٍ يُعَرِّيْ وَلَا كَاسٍ بِبِرْسَانِ

(۱۸۱) آج برہنگی باعث شرم نہیں ہے، نہ کپڑے اتارنا باعث عار ہے اور نہ ہی معمولی اور گھٹیا کپڑا پہننا باعث شرمندگی ہے۔

كَمْ بَادَ فِي الْبِيْدِ وَالْبَادَاةِ أَوْ سَرَبٍ
سِرْبٌ مِنَ الْغِيْدِ يَحْكِيْ سِرْبَ غِزْلَانِ

(۱۸۲) کتنی ہی دوشیزائیں جنگل، صحرا اور رستوں میں ہلاک ہوگئیں جو ہرنوں سے مشابہت رکھتی تھیں۔

تَتِيْهُ فِي التِّيْهِ رَبَّاتُ الْحِجَالِ بِلَا
دَالٍ وَوَالٍ بِلَا سِتْرٍ وَأَظْعَانِ

(۱۸۳) عورتیں بغیر پردہ اور بغیر ڈولی کے ویران میدان میں بھٹک رہی ہیں نہ ان کا کوئی ولی ہے اور نہ کوئی رہنما۔

تَحُوْرُ حُوْرُ الْحَوَارِيَّاتِ مِنْ شَزَنٍ
يَحَرْنَ يَرْبُوْنَ فِي رَبْوٍ وَحُوْرَانِ

(۱۸۴) سفید لباس میں ملبوس خوبصورت عورتیں پتھریلی زمین میں حیرانگی کے عالم میں بھٹک رہی ہیں اور رہنمائی نہ ہونے کی بنا پر ٹیلوں پر چڑھ رہی ہیں۔

تَحُوْرُ حُوْرٌ خَوَاتِيْنَ يَحَرْنَ بِلَا
حَامٍ مُحَامٍ كَأَحْمَاءٍ وَأَخْتَانِ

(۱۸۵) کتنی پاکیزہ اور شریف عورتیں دیور اور داماد جیسے کسی محافظ کے بغیر حیران پھر رہی ہیں۔

سَنَائِعَ خُلْقُهُنَّ الْجُبْنُ جُبْنَ حِفًا
سَنَائِعَ الطَّوْدِ أَوْ أَوْعَارَ جَبَّانِ

(۱۸۶) نازک اعضاء خوبصورت عورتیں ننگے پاؤں، پہاڑی راستوں یا وحشت ناک وادیوں

میں بھٹک رہی ہیں۔

خُوْدٌ مُكَافِيْلُ قَدْ عَجَزْنَ أَعْجَزَهَا
كُثْبَانُ أَعْجَازِهَا عَنْ جَوْبِ كُثْبَانِ

(۱۸۷) کتنی ہی نوجوان لڑکیاں جن کی منگنی ہوچکی ہے وہ بوڑھی ہوگئیں، ان کے جسم کی کمزوری نے ان کوٹیلوں پر چڑھنے سے عاجزی کردیا۔

كَمْ خَضَّبَ الشَّوْكُ أَقْدَامَ الرَّوَاقِنِ مِنْ
دَمٍ وَكَمْ خُضِّبَتْ قِدْمًا بِإِرْقَانِ

(۱۸۸) کانٹوں نے کتنی ہی حسین وجمیل عورتوں کے پاؤں خون سے رنگین کردیئے جب کہ اس سے پہلے کتنی ہی بار انہیں مہندی وزعفران سے رنگا گیا تھا۔

كَمْ حَاصِنٍ فُرِّقَتْ فِي لُجَّةٍ غَرَقَتْ
فَأَهْلَكَتْ نَفْسَهَا صَوْنًا لِأَحْصَانِ

(۱۸۹) بہت سی پاکدامن عورتیں پانی میں ڈوب گئیں، انہوں نے عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے اپنی جانوں کو ہلاک کردیا۔

صَارَ الْمَوَالِي عَبِيْدًا لِلْعَبِيْدِ كَمَا
صَارَتْ حَرَائِرُ إِمْوَانًا لِإِمْوَانِ

(۱۹۰) آقا اپنے غلاموں کے غلام ہوگئے اور آزاد عورتیں اپنی باندیوں کی باندیاں بن گئیں۔

النَّاسُ فِي هَرَبٍ يَسْتَرْجِعُوْنَ فَمِنْ
بَاكٍ وَشَاكٍ وَحَنَّانٍ وَأَنَّانِ

(۱۹۱) لوگ استرجاع (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن) کہتے ہوئے بھاگ رہے ہیں، ان میں گلہ وشکوہ کرنے والے اور آہ وبکا کرنے والے بھی ہیں۔

يَسْتَرْجِعُوْنَ بِتَرْجِيْعِ الْحَنِيْنِ إِلَى الدِّ
يَارِ لِلْيَأْسِ عَنْ أَوْبٍ وَرُجْعَانِ

(۱۹۲) وہ دوبارہ گھر لوٹنے سے مایوس ہوچکے ہیں لوگ گویا ہر سانس میں استرجاع پڑھ رہے ہیں۔

يَجِدُّ جُنْدُ النَّصَارَى فِيْ تَجَسُّسِهِمْ
فَيَفْتُكُوْنَ بِغِلْمَانٍ وَفِتْيَانِ

(۱۹۳) انگریزوں کا لشکر ان کی تلاش میں کوشش کر رہا ہے پس وہ بچوں اور جوانوں کو پکڑ کر قتل کر دیتے ہیں۔

يَسْعَوْنَ سَعْيًا حَثِيْثًا فِيْ تَطَلُّبِهِمْ
يُرْدُوْنَ مَنْ يَبْتَلِيْ مِنْهُم بِوِجْدَانِ

(۱۹۴) وہ ان کی طلب میں بے حد کوشش کرتے اور جس مصیبت زدہ کو پاتے قتل کر دیتے۔

وَيَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا يَذْهَبُوْنَ بِهِمْ
إِلَى ظَلُوْمٍ غَلِيْظِ الْقَلْبِ غُضْبَانِ

(۱۹۵) وہ ایک گروہ کو قید کر کے اس شخص کے پاس لے جاتے جو انتہائی ظالم، سخت دل اور غصہ ناک تھا۔

يَقْضِي عَلَيْهِمْ بِخَنْقٍ ثُمَّ يَقْذِفُهُمْ
بِبُنْدُقٍ بَعْدَ مَا شُدُّوْا بِأَشْطَانِ

(۱۹۶) وہ ظالم ان کی پھانسی کا حکم جاری کرتا پھر وہ ان کو رسیوں سے باندھ کر گولی سے اڑا دیتے۔

وَالْمَلْكُ عَنَّوْهُ إِذْ عَنَّوْهُ مُجْتَبَسًا
فِيْ حَرْسٍ أَزْرَقَ كَالشَّيْطَانِ شَيْطَانِ

(۱۹۷) شیطان صفت سرکش دشمن نے بادشاہ کو قید کر کے سخت ترین تکالیف دیں۔

وَقَتَّلُوْا مِنْ بَنِيْهِ الْغُرَّ أَرْبَعَةً
وَعَلَّقُوْا جُثَثَ الْقَتْلَى بِعِيْدَانِ

(۱۹۸) اس کے چار بیٹیوں کو قتل کر دیا اور مقتولوں کی لاشیں درختوں کے تنوں پر لٹکا دی گئیں۔

أَهْدُوا إِلَى الْمَلِكِ الْعَانِيْ مَفَارِقَهُمْ
مَقْطُوْعَةً وَضَعُوْهَا فَوْقَ أَخْوَانِ

(۱۹۹) ان کے کٹے ہوئے سروں کا تحفہ دسترخوان پر سجا کر مصیبت زدہ بادشاہ کو پیش کیا گیا۔

وَزَوْجُهُ بَعْدَ طُوْلِ الطَّوْلِ قَدْ قُصِرَتْ
مِنْ بَيْنِ مَقْصُوْرَةٍ فِي سِجْنِ سَجَّانِ

(۲۰۰) بادشاہ کی بیوی قدرت و طاقت کا ایک طویل عہد گزارنے کے بعد جیل خانہ کی ایک کوٹھڑی میں قید ہو کر رہ گئی۔

لَمْ يَنْجُ مِنْ قَتْلِهِمْ مِنْ قَوْمِهِ أَحَدٌ
إِلَّا مَنِ اكْتَنَّ فِي شِعْبٍ بِأَكْنَانِ

(۲۰۱) اس بدقسمت قوم کی قتل و غارت گری سے کوئی محفوظ نہ رہا صرف وہی لوگ بچ سکے جو پہاڑوں کی گھاٹیوں اور غاروں میں چھپ گئے۔

أَوْ مَنْ تَنَكَّرَ أَوْ مَنْ فَرَّ مُغْتَرِبًا
إِلَى قُرًى بَجِيَتْ مِنْهُمْ إِلَى الْآنِ

(۲۰۲) یا جنہوں نے اپنا حلیہ بدل لیا یا وہ جو چھپ کر ان بستیوں کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے جنہوں نے اب تک ان کی حفاظت کی۔

غَالُوا الْأُلُوفَ الْأُولَى أَلْفُوْا بِمَا اطَّلَبُوْا
مِنْ آلِ تَيْمُوْرَ مِنْ مُلَّاكِ جُرْجَانِ

(۲۰۳) انگریزوں نے آل تیمور (شاہی خاندان) تلاش کر کے ہزاروں افراد کی گردن مار دی۔

تَسَلَّطُوْا إِذْ خَلَتْ دِهْلِي لَهُمْ وَخَوَتْ
عَلَى قُرًى فِي نَوَاحِيْهَا وَبُلْدَانِ

(۲۰۴) جب شہر دہلی ان کے لیے خالی ہو گیا تو یہ اس پر مسلط ہو گئے اور دہلی کے اطراف میں بسے ہوئے شہروں و گاؤں کو تباہ کر دیا۔

فَخَنَّقُوْا جُلَّ أَهْلِيْهَا وَلَمْ يَذَرُوْا
إِلَّا أَقِلَّاءَ مِنْ شِيْبٍ وَشِيْخَانِ

(۲۰۵) چند بوڑھوں اور ضعیفوں کو چھوڑ کر اکثر اہلیان دہلی کو پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیا۔

لَمْ يَتْرُكُوْا عَالِمًا فِيْهَا وَلَا عِلْمًا
مِنَ الْعُلُوْمِ الَّتِي حُقَّتْ بِإِيْقَانِ

(۲۰۶) نہ انہوں نے دہلی میں کسی عالم کو بخشا اور نہ ہی کسی علم کا نشان چھوڑا۔

لَمْ يَتْرُكُوْا فِي صُحُفٍ مُصْحَفًا شَغَفًا
بِدَرْسٍ أَرْسُمٍ تَدْرِيْسٍ وَقُرْآنِ

(۲۰۷) انہوں نے قرآنی صحیفے تک نہیں چھوڑے اس کی درس وتدریس کے نشان مٹا دیئے۔

هَدُّوا الْمَسَاجِدَ إِلَّا نَادِرًا مَنَعُوْا
فِيْهِ الصَّلَاةَ بِتَثْوِيْبٍ وَإِيْذَانِ

(۲۰۸) چند مساجد کے علاوہ سب کو منہدم کر دیا اور ان میں اذان وتثویب اور نماز پڑھنے سے روک دیا۔

دَاخُوا الْبِلَادَ وَدَاسُوْهَا فَلَمْ يَذَرُوْا
مَا كَانَ فِيْهِنَّ مِنْ قَصْرٍ وَإِيْوَانِ

(۲۰۹) انہوں نے شہروں کو روند کر رکھ دیا یا ان میں کوئی محل اور ایوان سلامت نہیں چھوڑا۔

شَبَّوْا وَشَبُّوْا لَظًى فِيْهَا قَدِ احْتَدَمَتْ
عَلَى شَبَابٍ وَوِلْدَانٍ وَكُهْلَانِ

(۲۱۰) انہوں نے شہروں میں آگ کے شعلے بھڑکا دیئے جس میں جوان بچے، بوڑھے سبھی جھلس گئے۔

وَقَتَّرُوْا رِزْقَ كُلٍّ غَيْرَ مَنْ نَصَرَ النْ
نَصْرَانَ فِي الْحَرْبِ مِنْ زُطٍّ وَغَمَّانِ

(۲۱۱) اور ہر ایک کی روزی کی راہیں تنگ کر دیں سوائے ہندوستانی قوم اور ادنیٰ درجے کے لوگوں کے جنہوں نے جنگ میں انگریزوں کی مدد کی۔

وَأَرْصَدُوْا لِيُعَنُّوْا مَنْ جَلَا هَرَبًا
زُطًّا غِلَاظًا بِمِرْصَادٍ بِإِكْمَانِ

(۲۱۲) وہ راستے میں مورچہ بنا کر بیٹھ گئے تا کہ جو بھی چھپ کر بھاگے، اسے قید کر کے تکلیفیں دیں۔

لُدًّا شِدَادًا شَيَاطِيْنًا زَنَادِقَةً
لَا يَرْحَمُوْنَ عَلَى وَانٍ وَلَا فَانِ

(۲۱۳) یہ جھگڑالو، سخت شیطان صفت، بے دین لوگ کسی کمزور اور بوڑھے پر بھی رحم نہیں کرتے۔

لَمَّا جَلَا أَهْلُ دِهْلِي خَاذِلِيْنَ مَعَ الْ
جَيْشِ الْأُولَى خَذَلُوْهُمْ كُلَّ خَذْلَانِ

(۲۱۴) وہ اہلِ دہلی جو پہلے والے لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے جب انہوں نے دہلی شہر کو چھوڑا تو ان شیطانوں نے انہیں ہر طرح سے خوار کیا۔

لِضِيْقِ عَيْشٍ إِذِ الْأَعْدَاءُ لَمْ يَذَرُوا
أَكْلًا لِطَاوٍ وَلَا شِرْبًا لِعَطْشَانِ

(۲۱۵) انہوں نے تنگ دستی کی وجہ سے دہلی سے کوچ کیا اس لیے کہ دشمنوں نے بھوکے کے لیے کوئی لقمہ اور پیاسے کے واسطے پانی تک کا نہیں چھوڑا۔

غَلُّوْا بِغِلِّهِمِ الْغَلَّاتِ وَانْتَهَرُوا
مَنْ غَلَّ فِي الْمِصْرِ مِنْ...

(۲۱۶) بغض وکینہ کی وجہ سے ان انگریزوں نے غلوں کو مہنگا کر دیا اور ہر اس شخص کو ڈانٹا جس نے شہر میں خفیہ غلہ بیچا۔

خَرَجْتُ اسْتَوْقِفَ الْجَيْشَ الْهَرِيْمَ وَمَا
تَثْبِيْتُ مَنْ فَرَّ فِي وُسْعِي وَإِمْكَانِي

(۲۱۷) میں شکست کھائی ہوئی لشکر کو روکنے کے لیے نکلا لیکن بھاگے ہوئے لوگوں کو ثابت قدم رکھنا میرے بس میں نہیں تھا۔

وَقُلْتُ إِنَّ الْعِدَى لَنْ يَصْفَحُوْا أَبَدًا
فَمَا مِنَ الْحَرْبِ مِنْ بُدٍّ وَحُتْنَانِ

(۲۱۸) میں نے ان سے کہا کہ دشمن ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا، لہٰذا جنگ کے علاوہ کوئی

چارہ نہیں ہے۔

لَمْ آلُ فِي نُصْحِهِمْ جُهْدًا فَمَا اسْتَمَعُوْا
إِلَى النُّصْحِ وَلَمْ يَصْغُوا بِإِرْغَانِ

(۲۱۹) میں نے انہیں نصیحت کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی مگر انہوں نے اس نصیحت پر کوئی توجہ نہ دی۔

فَقَادَنِي الْعَجْزُ إِذْ صَادَفْتُهُمْ صَدَفُوا
عَنِ الْقِتَالِ إِلَى أَهْلِي وَأَوْطَانِي

(۲۲۰) جب میں نے محسوس کیا کہ وہ جنگ سے اعراض کر رہے ہیں تو مجبوراً میں نے اپنے گھر والوں اور وطن کا قصد کیا۔

وَدَّعْتُ دِهْلِي وَدَاعَ الرُّوْحِ قَالِبَهَا
كُرْهًا وَوَدَّعْتُ خُلَّانِي وَ خُلْصَانِي

(۲۲۱) میں نے دکھے دل سے شہر دہلی کو ایسے ہی چھوڑا جیسے روح جسم سے جدا ہوتی ہے اور اپنے مخلص دوستوں اور احباب کو الوداع کیا۔

تَفُوْرُ فِي كَبِدِي الْحَرَّى لَظَى كَبَدٍ
تَثُوْرُ فِي خَلَدِي أَشْجَانُ أَشْجَانِ

(۲۲۲) میرے زخمی دل میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور میرے دل میں غموں کا طوفان اٹھ رہا ہے۔

وَقَدْ أَشَاعَ النَّصَارَى فِي الْقُرَى عِدَةَ النْ
نُحْلِ الْجَزِيْلِ لِمَنْ يَسْعَى لِإِنْشُدَانِي

(۲۲۳) انگریزوں نے بستیوں میں اعلان کر دیا کہ مجھے ڈھونڈ کر لانے والوں کو بڑے انعام سے نوازا جائے گا۔

وَدُوْنَ أَرْضِي بَوَادٍ دُوْنَهَا فُتُنٌ
فِيْهَا بَوَادٍ وَأَنْهَارٌ وَ بُحْرَانِ

(۲۲۴) میرے گھر کے سامنے جنگلات تھے جن میں پتھریلے علاقے، دریا نہریں تھیں۔

لَمْ يَتْرُكِ الْخَصْمُ فِي بَحْرٍ وَلَا فَلَكٍ
فُلْكًا وَجَسْرًا لِمَلَّاحٍ وَسَفَّانِ

(۲۲۵) دشمن نے ملاح (کشتی چلانے والا) اور کشتی بان (کشتی بنانے والا) ان کے لیے دریا میں کوئی کشتی اور پل سلامت نہیں چھوڑا۔

فَسِرْتُ فِي كُلِّ بَرٍّ بَاعِدٍ وَعَلَى الرَّ
رَبِّ الْقَرِيْبِ الرَّقِيْبِ الْبَرِّ تُكْلَانِي

(۲۲۶) میں نگہبان حقیقی رب عزوجل پر بھروسہ کرتے ہوئے جو شہ رگ سے زیادہ قریب ہے، میں ہر دور دراز خشکی کے راستے پر چلا۔

قَدْ كَانَ مَنْ كَانَ غَيْرِي عَابِرًا عَبِرًا
وَقَدْ عَبَرْتُ بِحَارًا غَيْرَ عَبْرَانِ

(۲۲۷) پریشان حال مصیبت کے مارے میرے ساتھ تھے۔ میں نے رنج وغم اور گریہ و زاری کیے بغیر سمندروں کو پار کرلیا۔

عَايَنْتُ عَيْنَ الْعِدَى فِي كُلِّ مَرْحَلَةٍ
وَاللهُ عَمَّاهُ عَنْ عَيْنِيْ وَأَعْيَانِي

(۲۲۸) ہر منزل پر میں نے دشمن کے جاسوس کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے اسے میرے دیکھنے سے اندھا کردیا۔

وَكَمْ نُجِدْتُ وَكَمْ كَابَدْتُ مِنْ نَجْدٍ
فِي جَوْبِ وَعْرٍ وَأَنْجَادٍ وَوُهْدَانِ

(۲۲۹) میں نے وحشت ناک اور نشیب وفراز سے پُر راستوں کو طے کرنے میں بے شمار تکلیف کو برداشت کیا۔

أَجَمْتُ نَفْسِيْ وَصَحْبِي فِي افْتِحَامِي فِي
آجَامِ أُسْدٍ وَأَنْمَارٍ وَذُؤْيَانِ

(۲۳۰) میں نے بغیر کسی رعب ودبدبے کے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو شیر، چیتوں اور بھیڑیوں

کے خطرے میں ڈال دیا۔

وَقَعْتُ خَوْفَ اغْتِيَالٍ فِي غَوَائِلَ مِنْ
غَوْلٍ وَغُوْلٍ وَأَغْوَالٍ وَغِيْلَانِ

(۲۳۱) میں قتل کے خوف سے کئی ہی مشقتوں ہلاکتوں اور آفتوں میں گھرا رہا۔

وَاللّٰهُ يُصْحِبُنَا مِنْهَا وَ يَصْحَبُنَا
فَإِنَّهُ خَيْرُ وَاقٍ خَيْرُ مِعْوَانِ

(۲۳۲) اللہ تعالیٰ نے ہی ہماری حفاظت فرمائی اور اس کی مدد ہمارے ساتھ رہی بیشک وہ بہترین حفاظت کرنے والا اور مددگار ہے۔

حَتّٰى قَدِمْتُ نَجِيْحًا سَالِمًا أَمِنًا
فَاسْتَاحَ أَهْلِيْ وَ جِيْرَانِيْ بِقُدْمَانِيْ

(۲۳۳) یہاں تک کہ میں صحیح سلامت اپنے اہل وعیال سے ملا تو میرے گھر والوں اور پڑوسیوں نے میری آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔

أَوْفُوْا نُذُوْرًا بِقُرْبَانٍ قَدِ الْتَزَمَتْهَا
أُمَيْرَتِيْ وَأُولُو الْقُرْبٰى لِقُرْبَانِيْ

(۲۳۴) میرے خاندان اور رشتہ داروں نے میرے آنے کے لیے جو نذریں اور منتیں مانیں تھیں انہیں پورا کیا۔

فَاسْتَبْشَرُوْا وَتَلَقَّوْنِيْ بِبَهْجَتِهِمْ
كُلٌّ أَتَانِيْ فَحَيَّانِيْ فَهَنَّانِيْ

(۲۳۵) وہ سب لوگ خوش ہوئے اور مجھے مبارک باد پیش کی جو میرے پاس آتا وہ مجھے سلام کرتا اور مبارک باد پیش کرتا۔

❁❁❁❁

وصف ما أصابه بعد الثورة الهنديه ١٨٥٧م بنفيه المؤبد إلى جزيرة أندامان

يَجْوِي لَهُ بِجَوَانِحِي إِيْرَاءُ
بَجَدَ الدُّمُوْعُ وَذَابَتِ الْأَحْشَاءُ

(١) سوز دل سے میرے پہلو کی ہڈیوں میں آگ بھڑک رہی ہے، آنسو خشک اور اندرونی اعضاء پگھل گئے ہیں۔

وَلِمَا أَلَمَّ مِنَ النَّوَائِبِ وَالنَّوَى
يَبْكِي الصَّدِيْقُ وَيَشْمَتُ الْأَعْدَاءُ

(٢) مجھ پر نازل شدہ مصیبتوں اور میری اہل وطن سے دوری پر دوست روتے اور دشمن خوش ہوتے ہیں۔

قَدْ كُنْتُ فِي عِزٍّ وَجَاهٍ كَانَ فِي
أَعْيَانِ أَعْيَانٍ بِهِ إِقْذَاءُ

(٣) میں عزت وعظمت کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ جو شرفاء وعظماء کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی۔

أَسِيَ الصَّدِيْقُ عَلَى أَسَايَ وَحَارَ مِنْ
حَوْرِيْ وَفِي أَسْوِيْ أَسَاءَ إِسَاءُ

(٤) میرے درد وغم اور تباہی وہلاکت پر دوست غمگین وحیران ہیں اور چارہ گروں نے تیمار داری میں برا طریقہ اختیار کیا ہے۔

شَمِتَ الْعِدَى إِذْ حَالَ حَالِي وَاعْتَرَى
مَا شَاءَ بِي الْمَشَّاءُ وَالْوَشَّاءُ

(٥) میرے اس تغیر حال، چغلخوروں کی خبر رسانی اور مخبروں کی چال پر دشمن خوشیاں منا رہے ہیں۔

أَلَمَّ أَلَمَّ بِنَا وَهَمٌّ هَمَّنَا
وَنَوًى لَنا مِنْهَا بِلِقًى وَبَلَاءُ

(٦) رنج وغم نازل ہو گئے اور ہماری دوری میں سختی ہے۔

حَلَّتْ عِظَامُ مَصَائِبَ جَلَّتْ بِهَا
وَهَنُ الْعِظَامِ وَدَقَّتِ الأَعْضَاءُ

(٧) بڑی بڑی مصیبتوں نے گھیر لیا جن کی وجہ سے ہڈیاں کمزور اور اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

إِنِّي بَلَانِي خُدْعَةُ امْرَأَةٍ بَلَى
كَيْدٌ عَظِيْمٌ مَا تَكِيْدُ نِسَاءُ

(٨) مجھے ایک عورت کے مکر نے مبتلائے مصائب کر دیا عورتوں کا مکر بڑا ہی ہوتا ہے۔

خَدَعَتْ بِأَنْ قَدْ شَهَرَتْ أَنْ آمَنَتْ
قَوْمًا نَبَتْ بِهِمُ الدِّيَارُ وَنَاءُوْا

(٩) یہ عورتیں عہد و پیمان کر کے مخلوق کو فریضتہ بنا لیتی ہے، پھر ان کے عہد و میثاق کو وفا و قرار نہیں ہے۔

إِذْ غَرَّهُمْ مِيْثَاقُهَا رَجَعُوْا إِلَى
أَوْطَانِهِمْ مُسْتَبْشِرِيْنَ وَقَاءُوْا

(١٠) اس نے یہ کہہ کر شہرت دی کہ جو لوگ گھر سے دور پڑے ہیں انہیں امن دے دیا گیا ہے۔

فَأَتَيْتُ دَارِيْ آئِبًا إِذْ غَرَّنِيْ
أَيْمَانُ كَافِرَةٍ لَهَا اسْتِيْلَاءُ

(١١) ایسے لوگ اس کے اعلان امان سے دھوکے میں آ کر اپنے گھروں کو خوش خوش واپس ہو گئے۔

ثُمَّ اعْتَدَى عُمَّالُهَا إِذْ مَا رَعَوْا
مِيثَاقَهَا فَأَتَانِيَ اسْتِدْعَاءُ

(۱۲) میں بھی اس مکان میں پہنچ گیا جب کافرہ متسلطہ کے اعلان امان سے فریب کھا گیا۔

مِنْهُمْ فَعَنُّونِي فَعَنَّوْنِي كَأَنْ
لَمْ يُنْوَ فِيمَا عَاهَدَتْ إِيفَاءُ

(۱۳) پھر تو حکام سلطنت نے اس کے عہد و میثاق کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سختی شروع کی اور میری بھی طلبی ہوئی۔

لَمَّا عَنَوْتُ وَمَا عَنَوْتُ لَهُمْ رَيَتْ
مِنْ ظُلْمِهِمْ بِيَ مِحْنَةٌ وَعَنَاءُ

(۱۴) انہوں نے مجھے روک لیا اور خوب اذیتیں پہنچائیں گویا کہ اس عہد ملکہ میں ایفاء عہد کی نیت بھی نہ کی گئی تھی۔

إِذْ كُنْتُ فِي عَيْشٍ رَغِيدٍ رَابِحٍ
هَجَمَ الْكُرُوبُ وَفَاجَئَتْ أَرْزَاءُ

(۱۵) جب میں قیدی بن کر بھی ان کا اطاعت گزار نہ بنا تو ان کی طرف سے رنج و مصیبت اور بھی زیادہ کر دی گئی۔

شَحَنَ الْحُقُودُ صُدُورَهُمْ حَتَّى بَدَتْ
بِالضِّغْنِ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ بَغْضَاءُ

(۱۶) میں خوشگوار عیش و عشرت میں تھا، پھر غموں کا ہجوم اور مصائب کا ناگہانی نزول ہوا۔

قَدْ ضَيَّقُوا عَيْشِي عَلَيَّ فَعِفْتُهُ
وَنَسِيتُ عَيْشًا كَانَ فِيهِ رَخَاءُ

(۱۷) ان کے سینوں کو کینوں نے بھر دیا، ان کی زبانوں پر بھی بغض کی وجہ سے دشمنی ظاہر ہونے لگیں۔

يَوْمِيْ وَلَيْلِيْ فِيْ اشْتِدَادِ حَرَارَةٍ
وَدُجًى هُمَا الْبَاحُوْرُ وَالدَّادَاءُ

(۱۸) انہوں نے مجھ پر عرصہ حیات تنگ کردی، میں اس زندگی سے دل برداشتہ ہوگیا اور اس پرمسرت زمانہ کو بھول گیا جس میں آسانی تھی۔

فَاللَّيْلُ سَاجٍ مَا لَهُ صُبْحٌ وَلَا
لِلْيَوْمِ عَوْضٌ عَشِيَّةٌ وَمَسَاءُ

(۱۸) میرے رات دن سخت گرمی اور اندھیرے میں گزرتے ہیں گویا کہ سخت موسم گرما کے دن اور آخر ماہ کی اندھیری راتیں ہیں۔

حَجَرُوْا عَلَيَّ وَأَسْكِنُوْنِيْ حُجْرَةً
لَمْ يَأْتِهَا غَيْرَ السَّمُوْمِ هَوَاءُ

(۲۰) پس رات تو دوامی شکل اختیار کرچکی ہے جس کی صبح نہیں ہے اور نہ دن کے لیے شام شام اور رات ہے۔

يَا وَيْلَهَا مِنْ حُجْرَةٍ جُدْرَانُهَا
تَشْوِي الشَّوَى وَتُرَابُهَا رَمْضَاءُ

(۲۱) انہوں میری ساری تصریفات (اختیارات) روک کر ایک کوٹھڑی میں ٹھہرادیا جس میں زہریلی ہوا کے سوا اور کسی قسم کی ہوا نہ پہنچ سکتی تھی۔

يَا وَيْلَ سِجْنٍ لَا مَبَالَ بِسَاحِهِ
وَكَنِيْفُهُ مَاءٌ فِيْهِ قَطُّ خَلَاءُ

(۲۲) کیسی مصیبت تھی، اس کوٹھڑی کی دیواریں انسانی اعضاء کو بھونتی تھیں (یعنی اس کی تپش) اور اس کی مٹی تپتی ہوئی زمین تھی۔

مَنَعُوْا أَشَدَّ الْمَنْعِ أَنْ يَلْقَانِيَ الْ
أَحْبَابُ وَالْإِخْوَانُ وَالْأَبْنَاءُ

(۲۳) کیا پریشان کن قید خانہ تھا نہ تو اس کے میدان میں بیت الخلاء (واش روم) تھا نہ اس

کے پاس کوئی پانی صفائی کے لیے میسر تھا۔

وَسُلِبْتُ أَثْوَابِيْ وَبَعْدَ تَجَرُّدِيْ
لِلْبُسِ أُعْطِيَ مِئْزَرٌ وَ كِسَاءُ

(۲۴) انہوں نے سختی کے ساتھ دوستوں، بھائیوں اور بیٹوں کو مجھ سے ملنے سے روک دیا تھا۔

سَلَبُوْا الْكُسَى لَبِسُوْا عَلَىَّ كِسَاءَهُمْ
مَا لِيْ سِوَى ذَاكَ الرَّدِيْءِ رِدَاءُ

(۲۵) میرے کپڑے چھین کر مجھے تہبند اور چادر پہننے کے لیے دے دی گئی تھی۔

سَلَبُوا الْأَوَانِيْ وَالنِّعَالَ بِظُلْمِهِمْ
لَمْ يَبْقَ عِنْدِي قَصْعَةٌ وَإِنَاءُ

(۲۶) کپڑے اتار کر قیدیوں کی چادر پہنا دی، میرے پاس اس بے کار چادر کے سوا کوئی چادر نہیں تھی۔

مَالِيْ حَفِيٌّ فِيْ حَفَايَ وَكَانَ لِي
مِنْ قَبْلُ لُبْسِيْ لِلْكِسَاءِ كَسَاءُ

(۲۷) میرے برتن اور جوتے بھی ظلما چھین لیے، میرے استعمال کے لیے کوئی برتن اور پیالہ بھی باقی نہ چھوڑا۔

كَمْ مِنْ صَفِيٍّ بِيْ حَفِيٍّ مُخْلِصٍ
فِي الْوُدِّ مِنْهُ مُحَوَّضَةٌ وَصَفَاءُ

(۲۸) میرے ننگے پاؤں رہنے کی حالت پر کسی کو رحم نہ آیا حالانکہ اس چادر اوڑھنے سے پہلے مجھے بھی عزت و شرافت حاصل تھی۔

صُدُّوا فَصُدُّوْا عَنْ مُحَاوَرَتِيْ فَلَمْ
يُمْكِنْ مُزَاوَرَةٌ لَهُمْ وَلِقَاءُ

(۲۹) میرے بہت سے مہربان، مخلص اور صاف دل دوست جن کی محبت صدق و اخلاص پر مشتمل تھی۔

لَوْ شَاهَدُوْنِيْ حَافِيًا لَاسْتَرْجَعُوْا
وَلَكَانَ مِنْهُمْ فِيْ حَفَايَ جِفَاءُ

(۳۰) انہیں روک دیا گیا، وہ میری ملاقات، بات چیت اور زیارت سے مجبوراً محروم رہے۔

لَمْ يَتْرُكُوْا فِي السِّجْنِ عِنْدِيْ خَادِمًا
لِيَزِيْدَ فِيْ إِيْذَائِهِمْ إِيْذَاءُ

(۳۱) اگر وہ مجھے ننگے پاؤں دیکھتے تو استرجاع (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن) پڑھتے اور میری اس حالت کی بناء پر ان سے جھگڑا کر بیٹھتے۔

أُمْسِيْ وَأُصْبِحُ مُقْلَقًا مَالِيْ سِوَى
شَوْكِ الْقَتَادِ وَالْوِقَادِ وِطَاءُ

(۳۲) صبح وشام بے چینی سے گزرتے ہیں، کانٹے اور چنگاریاں بستر کے بجائے مقدر ہو چکی ہیں۔

يَعْدُوْ عَلَيَّ سَوَادُ بِيْضَانٍ عِدًى
صُهْبِ الشَّوَارِبِ شُرْبُهُمْ صَهْبَاءُ

(۳۳) بہت سے سفید رنگ، شراب خور اور بڑی مونچھوں والے دشمن مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔

سُوْدُ الْكُبُوْدِ وُجُوْهُهُمْ بِيْضٌ لَهُمْ
فِي الْجِلْدِ لِيْنٌ فِي الْقُلُوْبِ قَسَاءُ

(۳۴) وہ سیاہ جگر، سفید چہرے، نرم جلد اور سخت دل واقع ہوئے ہیں۔

نَكْدٌ وَقَاحٌ مَا لَهُمْ عَارٌ وَلَا
غَارٌ وَلَا حِلْمٌ وَلَا اسْتِحْيَاءُ

(۳۵) وہ بدقسمت و بے شرم ہیں، انہیں نہ غیرت وحیاء ہے نہ حلم و بردباری جوان کے پاس سے ہو کر گزری ہو۔

لُدٌّ غِلَاظٌ لَيْسَ فِيْهِمْ رِقَّةٌ
وَحِمَايَةٌ وَحَمِيَّةٌ وَإِبَاءُ

(۳۶) وہ بڑے جھگڑالو، سخت دل ہیں، ان میں نرمی اور کسی کی مدد اور غیرت نام کی کوئی شے نہیں۔

جُمِعَ الْمَعَايِبُ كُلُّهَا فِيهِمْ فَفِي الذُّ
ذُكْرَانِ بَغْيٌ فِي الْإِنَاثِ بِغَاءُ

(۳۷) سارے عیوب ان میں موجود ہیں، مردوں میں سرکشی اور عورتوں میں بدکاری پائی جاتی ہے۔

بِمُذَالِهِمْ وَبِغَائِهِنَّ وَبَغْيِهِمْ
كَثُرَ الْفُسُوقُ وَشَاعَتِ الْفَحْشَاءُ

(۳۸) ان سب کی بدمعاشیاں، مردوں کی سرکشیاں، عورتوں کی حرام کاریاں، فسق و فجور کی اشاعت و کثرت کا سبب بنی ہوئی ہیں۔

لَمْ يَكْتُفُوا ظُلْمًا بِحَبْسِيْ بَلْ رَبَا
فَوْقَ احْتِبَاسِيْ غُرْبَةٌ وَجَلَاءُ

(۳۹) ظلم وستم کے لیے میری قید ہی کافی نہ سمجھی بلکہ جلاوطنی اور غربت و مسافرت کی سزا بھی دی۔

أَسَرُوْا وَأَسْرُوْنِيْ إِلَى جَبَلٍ بِهِ
قَدْ بَادَ مِنْ إِسْرَائِهِمْ أُسَرَاءُ

(۴۰) وہ مجھے قید کر کے ایسے پہاڑ پر رات میں لے گئے جہاں قیدی ہلاک ہو جاتے ہیں۔

جَبَلٌ أَحَاطَتْ أَبْحُرٌ بِشِعَابِهِ
مَا حَوْلَهُ غَيْرَ الْفَنَاءِ فِنَاءُ

(۴۱) اس پہاڑ کی گھاٹیوں کو دریا گھیرے ہوئے ہیں موت کے سوا اس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔

مُسْتَوْبَلٌ حَاقَ الْوَبَالُ بِكُلِّ مَنْ
يَأْتِيهِ إِذْ عَمَّتْ بِهِ الْأَوْبَاءُ

(۴۲) یہاں کی آب و ہوا ناموافق اور آنے والے کے لیے وبال ہے اور وبائیں ہر طرف عام ہیں۔

ذَلَّ الْأَعِزَّةُ فِيهِ وَاعْتَلُّوا وَقَدْ
عَزَّ الدَّوَاءُ وَشَاعَتِ الْأَدْوَاءُ

(۴۳) یہاں شریف و عزیز، ذلیل گریہ وزاری کرنے والے ہیں۔ اس کی دوا ختم اور بیماریاں

بے شمار ہیں۔

عَمَّ الْعِقَابَ عِقَابُهُ وَفَشَا الْوَدَى
يُرْبِي الدَّوَى فِيهَا دَوًى ودَوَاءُ

(۴۴) اس کی گھاٹیوں میں عقوبت وہلاکت عام ہے اس میں دوا بھی بیماری میں اضافہ کرتی ہے۔

مَا سَاغَ مَاءٌ فِيهِ لِلصَّادِيْ وَلَمْ
يَهْنَأْ لِطَاوٍ فِيهِ قَطُّ غِذَاءُ

(۴۵) اس میں نہ تو پیاسے کے حلق سے پانی اترتا ہے اور نہ بھوکے کو غذا اچھی لگتی ہے۔

اَلْأَكْلُ زِنٌّ مَا هُنَا لَحْمٌ وَلَا
بَصَلٌ وَلَا بَقْلٌ وَلَا قُثَّاءُ

(۴۶) ماش کی دال غذا ہے گوشت، پیاز، سبزی، ککڑی کچھ میسر نہیں ہے۔

هُوَ شَطُّ بَحْرٍ مَا هُنَا بَرٌّ وَلَا
بِرٌّ وَلَا بُرٌّ وَلَا حَلْوَاءُ

(۴۷) وہ دریا کا کنارہ ہے جہاں میدان، گندم، جو اور شیرینی کسی چیز کا پتہ نہیں۔

قَدْ مَاتَ أَحْيَاءٌ مِنَ الْأَسْرَاءِ وَالْ
بَاقُوْنَ لَا مَوْتَى وَلَا أَحْيَاءُ

(۴۸) قیدیوں کے گروہ کے گروہ مر چکے، جو بچے ہوئے ہیں وہ نہ مردوں میں ہیں نہ زندوں میں۔

مَا فِيهِ لِلْمَوْتَى صَلَاةُ جَنَازَةٍ
وَثَرًى وَلَا كَفَنٌ لَهُمْ وَغِطَاءُ

(۴۹) میت کی نماز جنازہ، قبر، کفن کا یہاں کوئی سوال ہی نہیں ہے۔

مَا فِيهِ مِنْ عَارٍ عَلَى عَارٍ وَلَا
لِلْمُعْتَرِي الْمُعْتَرَّ فِيهِ حَيَاءُ

(۵۰) یہاں ننگے کے لیے کوئی شرم اور طالب احسان محتاج شخص کے لیے کوئی گنجائش نہیں

هُوَ مُرَّةٌ سَوْدَاءُ مَنْ يَثْوِي بِهَا
غَلَبَتْ عَلَيْهِ الْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ

(۵۱) وہ ایسی خراب جگہ ہے جہاں طاقتور انسان پر بھی رہنے کے بعد زرد پتوں جیسے کمزوری کا غلبہ آجاتا ہے۔

شَقُّوْا عَلَى أَسْرَائِهِمْ فَأَصَابَهُمْ
بِالأَسْرِ مِنْ إِيْذَائِهِمْ إِيْذَاءُ

(۵۲) قیدیوں کو ایسی مشقت میں مبتلا کیا گیا کہ ان کی ایذاء ہلاکت کے درجے تک پہنچ گئی۔

قَدْ أُوْثِقَتْ مِنْ غِلِهِمْ وَغُلَيِّلِهِمْ
أَغْلَالُهُمْ فَدَهَاهُمُ الإِعْيَاءُ

(۵۳) ان کے سینے میں چھپی دشمنی کی وجہ سے قیدیوں کی بیڑیاں اور مضبوط کردی گئیں اور تھکن نے مزید دشواری میں ڈال دیا۔

أَوْدَتْ بِهِمْ مِحَنٌ وَبَأْسٌ سَامَهُمْ
أَحْرَاسُهُمْ وَالْبُؤْسُ وَالْبَأْسَاءُ

(۵۴) بلاؤں اور سختیوں نے انہیں ہلاک کیا اور ان کے چوکیداروں اور مصیبتوں نے رنج میں مبتلا کردیا۔

وَغُلَيِّلُهُمْ حُزْنًا وَغُلَّتُهُمْ عَلَى
جُوْعٍ وَقِلَّةُ غَلَّةٍ وَغَلَاءُ

(۵۵) ان کی تکلیف دہ پیاس اور بھوک، قلت غذا اور گرانی (مہنگائی یا چیزوں کا نہ ملنا) نے بھی مصیبت میں مبتلا کردیا۔

وَلَقَدْ أَحَلُّوْنِيْ بِمَهْلَكَةٍ بِهَا
لَا الْأَرْضُ أَرْضٌ لَا السَّمَاءُ سَمَاءُ

(۵۶) انہوں نے مجھے ایسی ہلاکت میں ڈال دیا جہاں زمین، زمین ہے نہ آسمان، آسمان ہے۔

فَسَمَاؤُهَا الدُّنْيَا غَمَائِمُ صَوْبُهَا
سَيْلُ الْغُمُومِ وَأَرْضُهَا حَضْبَاءُ

(۵۷) اس کا قریبی آسمان وہ بادل ہیں جن کی بارش غموں کا سیلاب ہے اور اس کی زمین سنگریزے ہیں۔

لَا غَيْمَ فِيهَا إِنَّمَا مِنْ حَرِّهَا
مِنْ جَوِّهَا يَتَصَبَّبُ الرُّحَضَاءُ

(۵۸) اس میں بارش نہیں ہوتی، گرمی کی شدت سے فضاء آسمانی سے بخارات کا پسینہ گرنے لگتا ہے۔

غَمَّ السَّمَاوَاتِ الْغَمَامُ فَلَا يُرَى
لَيْلًا وَيَوْمًا نَيِّرٌ وَذُكَاءُ

(۵۹) بادلوں نے آسمان کو ڈھانپ رکھا ہے جس کی وجہ سے دن میں سورج اور رات کو چاند نظر نہیں آتا۔

فَاللَّيْلُ فِيهَا ظُلْمَةٌ فِي ظُلْمَةٍ
وَالْيَوْمُ فِيهَا لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ

(۶۰) رات میں تو اندھیرے پر اندھیرا چھایا رہتا ہے اور دن اندھیری رات کی طرح ہے۔

مَا كَانَ فِيهَا قَطُّ يَوْمٌ شَامِسٌ
أَبَدًا وَلَمْ تَكُ لَيْلَةٌ قَمْرَاءُ

(۶۱) اس میں سورج والا دن کبھی نہیں ہوتا اور نہ ہی چاندنی والی راتیں ہوتی ہیں۔

أُفُقٌ بِهِيمٌ مَا اسْتَهَلَّ هِلَالُهُ
أَحَدٌ وَلَمْ يَرَ شَمْسَهَا حِرْبَاءُ

(۶۲) اس کے سیاہ افق پر کسی نے چاند نکلتا نہیں دیکھا اور نہ گرگٹ ہی سورج دیکھ سکا۔

ظَلْمَاءُ قَدْ غُشِيَتْ بِبَحْرٍ مُظْلِمٍ
لَا لُؤْلُؤٌ فِيهَا وَلَا لَأْلَاءُ

(۶۳) وہ خود تاریک ہے اور تاریک دریا سے گھرا ہوا ہے اس دریا میں نہ موتی ہے نہ روشنی۔

لَا فَصْلَ بَيْنَ رَبِيْعِهَا وَ خَرِيْفِهَا
لَا الصَّيْفُ صَيْفٌ لَا الشِّتَاءُ شِتَاءُ

(۶۴) یہاں کی فصل بہار وخزاں میں کوئی فرق نہیں یہاں نہ گرمی، گرمی ہے نہ سردی، سردی ہے۔

تَيْهَاءُ آتِيْهَا يَتِيْهُ وَلِلْعِدَى
يَزْدَادُ فِيْهَا التِّيْهُ وَالْخُيَلَاءُ

(۶۵) یہاں آنے والا حیران و پریشان ہوجاتا ہے اور دشمنوں کا غرور اور بڑھ جاتا ہے۔

هُمْ فِي غِنًى وَقِنًى وَمَالٍ إِذْ عَلَوْا
مَالُوْا عَلَى الْأَسْرَى فَهُمْ فُقَرَاءُ

(۶۶) وہ مالداری، مسرت سے ہمکنار تھے، متکبر بن کر قیدیوں پر ظلم وستم ڈھانے لگے تو فقیر بن گئے۔

وَطَرِيْقُهَا سُفُنٌ تَمُوْرُ فَكُلُّ مَنْ
رَكِبُوْا عَلَيْهَا صُدِّعُوْا أَوْ قَاءُوْا

(۶۷) اور اس کا راستہ ہچکولے کھانے والی کشتیوں کے ذریعے ہے جو بھی ان پر سوار ہوتا ہے دردسر یا متلی (سفر میں آنے والی قے) کی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

وَتَبُلُّ أَمْوَاجٌ تَجُوْشُ ثِيَابَهُمْ
وَوِطَاءَهُمْ وَتَبُلُّهُمْ أَنْدَاءُ

(۶۸) اس کی جوش مارتی ہوئی موجیں کپڑوں اور بستروں کو تر کرتی ہیں اور ان کی تری سے مسافر بھیگ جاتے ہیں۔

أُنْثِيْتُ عَنْ وَطَنِيْ وَأَهْلِيْ بَغْتَةً
ظُلْمًا وَلِيْ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ

(۶۹) مجھے زبردستی اہل ووطن سے دور کردیا گیا، مجھے کمزور اولاد کو بھی چھوڑنا پڑا۔

هُمْ أُخْرِجُوْا عَنْ دَارِهِمْ ظُلْمًا فَمَا
سَكَنٌ وَإِسْكَانٌ لَهُمْ وَثَوَاءُ

(۷۰) ان کو زبردستی ان کے مکان سے نکال دیا گیا، ان کے لیے آرام وسکون کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔

فَتَمَسْكَنُوْا إِذْ مَالَهُمْ سُكْنَى وَلَا
قُوْتٌ وَلَا شَيْءٌ وَلَا أَشْيَاءُ

(۷۱) وہ مسکین بن گئے کیونکہ مکان، روزی اور کوئی چیز بھی ان کے لیے نہ رہی۔

وَتَرَكْتُهُمْ غَرْثَى جِيَاعًا مَالَهُمْ
مَالٌ وَلَا مَغْنًى لَهُمْ وَغَنَاءُ

(۷۲) میں نے انہیں حالت فقر میں چھوڑا، نہ ان کے پاس مال و دولت ہے نہ گھر اور نہ ہی کوئی فائدہ مند چیزیں۔

قَدْ جَانَبَتْهُمْ أَقْرَبُوْنَ تَجَنَّبُوْا
كَأَجَانِبَ وَجَفَاهُمُ الْأَكْفَاءُ

(۷۳) ان سے اپنے بیگانے بن کر علیحدہ ہو گئے اور برابر والوں نے ظلم وستم اختیار کیا۔

اَلْأَسْرُ أَنَّى أُسْرَتِيْ وَأَقَارِبِيْ
مَا مِنْ حَمِيْمٍ فِيْهِ إِلَّا الْمَاءُ

(۷۴) میرے خاندان اور اقارب کو قید و بند نے دور کر دیا اب یہاں پانی کے سوا کوئی دوست نہیں۔

عَمِيَتْ عَلَى الْأَبْنَاءِ أَنْبَائِيْ كَمَا
عَمِيَتْ عَلَيْنَا مِنْهُمُ الْأَنْبَاءُ

(۷۵) میرے بیٹوں سے میری باتیں ایسی ہی پوشیدہ ہیں جیسی ان کی مجھ سے۔

أَبْكِيْ لِبُعْدِ أَقَارِبِيْ وَأَحِبَّتِيْ
وَلَهُمْ عَلَى فَقْدِيْ أَسًى وَبُكَاءُ

(۷۶) میں عزیز و اقارب کی دوری پر روتا ہوں اور وہ میری جدائی پر۔

حَقَّ الْبُكَاءُ لَهُمْ عَلَيَّ إِذِ الرَّدَى
وَالْعَيْشُ فِي الْحَبْسِ الرَّدِيءِ سَوَاءُ

(۷۷) ان کا مجھ پر رونا ایک طرح سے درست ہے کیونکہ مرنا اور ذلیل ہوکر قید میں زندگی گزارنا دونوں برابر ہیں۔

أُسْكِنْتُ وَحْشًا لَا يُرَى فِيهِ سِوَى الْ
وَحْشَيْنِ الْغِرْبَانُ وَالْغُرَبَاءُ

(۷۸) مجھے گویا وحشیوں (جنگل میں رہنے والے لوگ) میں بسا دیا ہے اس قید خانہ میں دو قسم کے وحشیوں کوؤں اور اجنبیوں کے سوا کچھ نہیں دکھائی دیتا۔

مُسْتَوْبَلًا وَخِمًا فَمَا بِطَعَامِهِ
شِبْعٌ وَلَا فِي مَائِهِ إِرْوَاءُ

(۷۹) اس کی آب و ہوا ناموافق اور وبائی ہے نہ تو اس کے کھانے میں شکم سیری ہے نہ پانی میں سیرابی ہے۔

فَالْمَاءُ آنٍ مَا بِهِ رَيٌّ كَمَا الْ
مَأْكُولُ زِنٌّ مَا لَهُ اسْتِمْرَاءُ

(۸۰) پانی ایسا گرم ہے جس میں سیرابی نہیں ہے جس طرح کہ غذا ماش کی دال ہے جس میں مزا نہیں ہے۔

مَافِيهِ مِنْ عَذْبٍ يَسُوغُ وَلَا بِهَا
طُعْمٌ يَلَذُّ وَلَا هُنَاكَ فَضَاءُ

(۸۱) وہاں نہ میٹھا پانی ہے نہ لذیذ کھانا اور نہ ہی وسیع میدان ہے۔

زَادَتْ عَلَى كُرَبِيْ عَوَارِضُ جُثَّتِيْ
اَلْفَتْقُ وَالْقُولَنْجُ وَالْقُوبَاءُ

(۸۲) میری مصیبت میں میرے بدن کے عارضوں، نے اضافہ کر دیا ہے۔

وَجِدِيْ لِعَافِيَةٍ عَفَتْ وَعَفَتْ لِيَ الن
نَكَبَاتُ فِيهِ وَرِيحُهُ نَكْبَاءُ

(۸۳) میرا غم و درد مٹنے والی عافیت پر ہے اور اس میں مصائب نے مجھے مٹانے میں کوئی کمی

نہیں رکھی اور اس کی بدبو نے بھی۔

كَانَتْ لِفَضْلِ الْحَقِّ فَضْلُ مَثَالَةٍ
مِنْهَا عَلَى الْأَمْثَالِ لِي. اسْتِعْلَاءُ

(۸۴) فضل حق کے لیے رفعت و بلندی کا فضل تھا اسی کی وجہ سے مجھے برابر والوں پر فضیلت حاصل تھی۔

وَوَجَاهَةٌ بَيْنَ الْوُجُوْهِ وَجَاهَةٌ
تَعْنُوْ لَهَا الْأَعْيَانُ وَالرُّؤَسَاءُ

(۸۵) شرفاء میں قدر و منزلت میسر تھی جن کے سامنے بڑے بڑے رئیس لوگ جھکتے تھے۔

وَبَرَاعَةٌ وَرَفَاعَةٌ وَرَفَاهَةٌ
وَنَزَاهَةٌ وَنَبَاهَةٌ وَعَلَاءُ

(۸۶) اور کمال، رفعت، وسعت، پاکیزگی، بزرگی حاصل تھی۔

وُجْدٌ وَجَدٌّ مُسْعَدٌ مَعَ جِدَّةٍ
لَمْ تُبْلِهَا بَلْوَى وَلَا لَأْوَاءُ

(۸۷) مالداری قلب، خوش بختی یہ سب نعمتیں حاصل تھیں جنہیں آزمائش و مصیبت بھی بوسیدہ نہیں کر سکتی۔

وَتَمَامُ عَافِيَةٍ وَعِرْضٌ زَادَهُ
عَرْضٌ يَزِيْدُ وَعِزَّةٌ قَعْسَاءُ

(۸۸) پوری عافیت، بڑھتے ہوئے سامان کی بنا پر بڑھتی ہوئی آبرو اور پائدار عزت بھی نصیب تھی۔

كَمْ نِعْمَةٍ زَالَتْ وَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ
حَالَتْ وَحَلَّ الضُّرُّ وَالضَّرَّاءُ

(۸۹) بہت سی عیش کی زندگی متغیر اور کتنی نعمتیں زائل ہو گئیں، سختی اور بدحالی نازل ہو گئی۔

اللهُ أَقْنَانِي عُلُومًا يَقْتَنِي
مِنْهَا عُلُومًا جَمَّةً عُلَمَاءُ

(۹۰) اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ علوم عطا کیے کہ ان میں سے بہت کچھ علماء کرام نے بھی حاصل کیے۔

حَالَ النَّوَى بَيْنِي وَبَيْنَ أَحِبَّتِي
حَالًا وَحَالَ الْحَالُ وَالنَّعْمَاءُ

(۹۱) میرے اور میرے احباب کے درمیان جدائی حائل ہوگئی، حالت اور نعمت متغیر ہوگئی۔

هَجَمَ الشُّرُوْرُ وَفَاجَئَتْ فِتَنٌ بِهَا
ذَهَبَ السُّرُوْرُ وَوَلَّتِ السَّرَّاءُ

(۹۲) شرارتیں گھر آئیں اور فتنے اچانک چھا گئے، مسرت جاتی رہی اور شادمانی وراحت پھر گئی۔

قَدْ سُلِّطَ الْأَنْصَارُ فِي أَمْصَارِنَا
أَنْ صَارَ أَنْصَارًا لَهُمْ سُفَهَاءُ

(۹۳) عیسائی ہمارے شہروں پر مسلط کر دیے گئے، بے وقوف ہندوستانی ان کے مددگار بن گئے۔

لَمْ يَعْلَمُوْا أَنْ لَا وَفَاءَ لَهُمْ وَلَا
أَنْ لَا لَهُمْ مَنْدُوْحَةٌ وَوَقَاءُ

(۹۴) وہ اس بات کو نہیں جانتے تھے کہ نہ ان کے پاس وفاداری ہے نہ وسعت وحمایت۔

مِنْ قَبْلُ وَلَّاهُمْ عَلَيْهَا مَنْ لَهَا
إِذْ صَدَّهُ عَنْهَا غِنًى وَغَنَاءُ

(۹۵) اس سے قبل ان پر ایسا شخص حکمران تھا جسے غناء (موسیقی) اور مال ودولت کی مستی نے خدمت اہلِ دیار سے روک دیا تھا۔

وَالْآنَ إِذْ نُصِرَ النَّصَارَى أَفْرَطُوْا
فِي الظُّلْمِ فَاحْتَرَمَ الضِّعَافَ جَفَاءُ

(۹۶) اب جبکہ عیسائیوں کی پوری طور پر مدد کی گئی تو وہ ظلم وستم میں افراط سے کام لینے لگے اور کمزوروں کو تو ظلم وستم نے ہلاک کر دیا۔

أَقْوَى دِيَارٌ كُنَّ آهِلَةً كَمَا
أَقْوَى الْأُوْلَى أَقْوُوْا وَهُمْ أُمَرَاءُ

(۹۷) وہ شہر جو آباد تھا ویران ہو گیا جس طرح کہ امراء ورؤساء برباد ہو گئے۔

فَتَفَرَّقُوْا أَيْدِيْ ـ سَبَا وَادَّرَكَتْ
فِرَقًا كَثِيْرًا إِخْدَةٌ وَسِبَاءُ

(۹۸) وہ قوم سبا کی طرح جدا ہو گئے، ان کے بہت سے گروہوں کو قید و بند نے آلیا تھا۔

عَالَ الْغَنِيُّ وَذَلَّ ذُوْ عِزٍّ كَمَا
هَانَ الْخَطِيْرُ وَصُغِّرَ الْكُبَرَاءُ

(۹۹) مالدار فقیر، عزیز ذلیل، عظیم شخص خوار اور بڑے لوگ چھوٹے مرتبے میں ہو گئے۔

قَتَلُوْا وَغَالُوْا جُلَّ مَنْ أَخَذُوْا وَهُمْ
مِمَّا ادَّعُوْا مِنْ جُرْمِهِمْ بُرَآءُ

(۱۰۰) ان میں سے جن کو پکڑا گیا ان کو ہلاک کر دیا حالانکہ جو جرم ان پر لگائے گئے تھے ان سے وہ بری تھے۔

غَالُوْا بَرَايَاهُمْ بَرَايَا غِيْلَةً
فَجَرَتْ كَمَا انْفَجَرَ الْعُيُوْنُ دِمَاءُ

(۱۰۱) انہوں نے اپنی بری اور بے گناہ رعایا کو بری طرح ہلاک کیا، خون ایسا بہا جیسے چشمے ابل کر بہتے ہیں۔

كَمْ خَرَّبُوْا بَلَدًا وَلَمْ يَذَرُوْا بِهِ
بَلَدًا فَصَارَ كَأَنَّهُ بَيْدَاءُ

(۱۰۲) بہت سے شہروں کو برباد کر کے ان کا نشان تک نہ چھوڑا، جنگل اور میدان ڈھونڈنے لگ گئے۔

هَدُّوا الْمَسَاجِدَ وَالْقِصُوْرَ كَأَنَّهَا
لَمْ تُبْنَ لَمْ يَكُ ثَمَّ قَطُّ بِنَاءُ

(۱۰۳) مسجدوں اور محلوں کو گرا دیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس جگہ کوئی عمارت ہی نہ تھی نہ وہاں کبھی کچھ بنا ہوا تھا۔

بُخِسَتْ بِبَخْسَتِهِمْ زُرُوْعُ الْأَرْضِ مِنْ
شُؤْمٍ فَلَا رَيْعٌ لَهَا وَنَمَاءُ

(۱۰۴) ان کی نحوست وذلت کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں بھی کمی ہوگئی، اس میں کوئی نشوونما باقی نہ رہا۔

قَدَرُوْا عَلَى النَّاسِ الْمَعَاشَ فَقَدْرُهُمْ
أَنْ لَا غَدَاءٌ عِنْدَهُمْ وَعَشَاءُ

(۱۰۵) انہوں نے لوگوں پر زندگی تنگ کردی، ان کے لیے رات اور دن کا کھانا تک نہ رہا۔

فَظُهُوْرُهُمْ ثَقُلَتْ بِأَوْزَارٍ بِمَا
شَحَنَتْ بُطُوْنَ صُدُوْرِهِمْ شَحْنَاءُ

(۱۰۶) ان کے سینوں میں بھرے ہوئے کینوں کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں بھاری ہوگئیں۔

أَفَهَلْ لِعُدْوَانٍ تَعَدَّى حَدَّهُ
حَدٌّ وَهَلْ لِلْمُعْتَدِيْنَ جَزَاءُ

(۱۰۷) کیا حد سے بڑھنے والی سرکشی کی بھی کوئی حد ہے؟ اور کیا سرکشوں کی بھی کوئی سزا ہے؟

لَمْ أَقْتَرِفْ ذَنْبًا سِوَى أَنْ لَيْسَ لِي
مَعَ هَؤُلَاءِ مَوَدَّةٌ وَوَلَاءُ

(۱۰۸) میں نے اس کے سوا کوئی گناہ نہیں کیا کہ ان سے کسی قسم کی محبت ودلچسپی نہیں رکھی۔

فَوَلَاؤُهُمْ كُفْرٌ بِنَصِّ مُحَكَّمٍ
مَافِيْهِ لِلْمَرْءِ الْمُحِقِّ مِرَاءُ

(۱۰۹) اور حقیقت میں نص قرآنی سے ان عیسائیوں سے محبت رکھنا کفر ہے، حق پرست انسان کو اس میں شک نہیں ہوسکتا۔

كَيْفَ الْوَلَاءُ بِ وَهُمْ أَعَادِيْ مَنْ لَهُ
خَلْقُ السَّمَا وَالْأَرْضِ وَالْإِنْشَاءُ

(۱۱۰) ان سے محبت کرنے کو جائز کیسے کہا جاسکتا ہے جبکہ آسمان وزمین جس کی بدولت پیدا کیے گئے یعنی نبی اکرم ﷺ کے دشمن ہیں۔

هُوَ أَوَّلُ النُّوْرِ السَّنِيِّ تَبَلَّجَتْ
بِضِيَائِهِ فِي الْعَالَمِ الْأَضْوَاءُ

(۱۱۱) وہ پہلا نور ہے جو دنیا میں چمکا، اور اسی کی روشنی سے سارا عالم منور ہوا۔

هُوَ بِهِ أَبْدَى الْمُهَيْمِنُ سِرَّهُ
فَلِأَجْلِهِ الْإِبْدَاءُ وَالْإِيْدَاءُ

(۱۱۲) وہ اوّل وآخر پیغمبر ﷺ میں انہیں پر نبوت ختم ہوگئی اور انہیں سے اس کی ابتداء ہوئی تھی۔

بَدْءٌ بِهِ أَبْدَى الْمُهَيْمِنُ سِرَّهُ
فَلِأَجْلِهِ الْإِبْدَاءُ وَالْإِيْدَاءُ

(۱۱۳) وہ سب سے بہتر سردار ہیں خدا تعالیٰ نے اپنا راز انہیں کے ذریعے ظاہر فرمایا اور انہیں کی وجہ سے دنیا کی تخلیق اور اس کا ہلاک ہونا (یعنی قیامت) ہے۔

قَدْ خَصَّهُ الْبَارِيْ بِأَوْصَافٍ عُلًى
لَمْ يُعْطَهَا الْأَحْدَاثُ وَالْقُدَمَاءُ

(۱۱۴) اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے بلند اوصاف کے ساتھ مختص کیا جو کسی جدید وقدیم کو عطا نہیں کیے۔

أَعْطَاهُ فَضْلًا لَيْسَ يُمْكِنُ أَنْ يَكُوْنَ
لَهُ شَرِيْكٌ فِيْهِ أَوْ شُرَكَاءُ

(۱۱۵) انہیں ایسا فضل ومرتبہ عطا کیا کہ اس میں کوئی بھی ان کا شریک نہیں ہے۔

أَسْمَاهُ إِذْ أَسْمَاهُ بِالْحُسْنَى فَمِنْ
أَسْمَاءِ خَالِقِهِ لَهُ أَسْمَاءُ

(۱۱۶) ان کے اچھے اچھے نام رکھ کر رفیع الشان بنایا، خالق عزوجل کے ناموں میں سے ان

کے بہت سے نام ہیں۔

بَرٌّ رَحِيْمٌ مِفْضَلٌ ذُوْ قُوَّةٍ
هَادٍ رَءُوْفٌ مُحْسِنٌ مِعْطَاءُ

(۱۱۷) نیکوں کے سردار، رحم دل، کثیر الفضل، صاحب قوت، ہادی، خوش اخلاق، محسن، کثیر العطاء یہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف ہیں۔

قَدْ زَادَ مَكَّةَ رِفْعَةً مِيْلَادُهُ
وَتَشَرَّفَتْ بِوُجُوْدِهِ الْبَطْحَاءُ

(۱۱۸) آپ ﷺ کی پیدائش نے مکہ مکرمہ کی شان میں اضافہ کیا اور بطحاء نے ان کے وجود سے شرف پایا۔

قَدْ طَابَ طَيْبَةُ إِذْ ثَوَاهَا وَاعْتَلَتْ
شَرَفًا يُيَمِّمُ سَاحَهَا الْبُعَدَاءُ

(۱۱۹) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قیام کی برکت سے مدینہ منورہ پاک بنا، دور دور سے لوگ اس کی زیارت کا ارادہ کر کے آتے ہیں۔

بَشَرٌ بَشِيْرٌ بَشَّرَتْ زُبُرٌ بِهِ
مِنْ قَبْلِهِ أَنْبَأَ بِهِ الْأَنْبَاءُ

(۱۲۰) آپ علیہ السلام خوشخبری سنانے والے ہیں، آپ سے پہلے آسمانی صحیفے اور انبیاء کرام علیہم السلام ان کی خوشخبری دیتے ہوئے آئے ہیں۔

أَنْبَأَ بِبِعْثَتِهِ الْمَسِيْحُ وَقَبْلَهُ
مُوْسَى كَمَا أَنْبَا بِهِ شَعْيَاءُ

(۱۲۱) آپ ﷺ کی بعثت (آمد) کی خوشخبری حضرت عیسیٰ اور ان سے پہلے حضرت موسیٰ علیہم السلام نے دی جیسا کہ شعیاء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی تھی۔

جَاءَتْ بَنَاتُ الْمَلْكِ سَاحَتَهُ كَمَا
أَنْبَا الزَّبُوْرُ بِهِ وَهُنَّ إِمَاءُ

(۱۲۲) شہزادیاں ان کے دربار اقدس ﷺ میں لونڈیاں بن کر حاضر ہوئیں، اسی طرح

صحیفہ آسمانی کی روشن گوئی تھی۔

أَوْمَى إِلَى الْقَمَرِ الْمُنِيرِ فَشَقَّهُ
وَأَبَانَهُ شَقَّيْنِ ذَا الْإِيمَاءُ

(۱۲۳) چمکنے اور چمکانے والے چاند کو حضور نبی کریم ﷺ نے اشارے سے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو جدا جدا کر دیا۔

وَالشَّمْسُ أَشْفَتْ لِلْغُرُوبِ فَأُوقِفَتْ
لِيَكُونَ مِنْهُ لِلصَّلَاةِ أَدَاءُ

(۱۲۴) سورج غروب ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا کہ ادائے نماز کے لیے ٹھہر گیا۔

حَيَّتْهُ أَحْجَارٌ وَأَشْجَارٌ وَكَمْ
نَطَقَتْ لَهُ بِفَصَاحَةٍ عَجْمَاءُ

(۱۲۵) پتھروں اور درختوں نے انہیں سلام کیا اور بہت سے چوپائے ان سے فصاحت کے ساتھ ہم کو کلام ہوئے۔

أَرْوَى بِمَاءٍ مِنْ أَصَابِعِهِ جَرَى
عَطْشَى فَأَنْهَلَهُمْ رِوًى وَرَوَاءُ

(۱۲۶) انگلیوں سے پانی جاری کر کے انہوں نے پیاسوں کو سیراب و شاداب کیا۔

كَمْ أَشْبَعَ الْغَرْثَى الْكَثِيرَ بِيُمْنِهِ
نَزْرٌ وَكَمْ نَالَ الْمُقِلُّ ثَرَاءُ

(۱۲۷) ان کی برکت سے بہت بھوکوں کا تھوڑی سی غذا نے پیٹ بھر دیا اور بہت نادار مالدار بن گئے۔

قَدْ حَنَّ جِذْعٌ حِينَ فَارَقَهُ كَمَا
تُبْكِي الْمُتَيَّمَ فِي النَّوَى الْبُرَحَاءُ

(۱۲۸) ان کی جدائی پر کھجور کا تنا اس عاشق کی طرح رویا جس کو محبوب سے دوری کی سوزش رلاتی ہے۔

أَمَّانُ أُمَّانٌ يُعَلِّمُ حِكْمَةً قَدْ
أُحْكِمَتْ عَنْ دَرْكِهَا الْحُكَمَاءُ

(۱۲۹) وہ امین ومعتمد ہیں اُمّی ہوکر ایسی حکمت کی تعلیم دیتے ہیں جس کے سمجھنے سے حکماء وعقلاء بھی عاجز ہیں۔

حَكَمٌ تَلَا ذِكْرًا حَكِيمًا أُحْكِمَتْ
آيَاتُه فِيهَا هُدًى وَشِفَاءُ

(۱۳۰) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاکم ہیں، ذکر حکیم کی تلاوت کرتے ہیں، جن کی آیتیں محکم ہیں، ان میں ہدایت وشفا ہے۔

ذِكْرًا حَوَى حِكَمًا وَأَحْكَامًا بِهَا
عُقِلَ الْعُقُولُ وَعَيَّتِ الْعُقَلَاءُ

(۱۳۱) وہ ذکر حکمتوں اور حکموں پر مشتمل ہے جن سے عقلیں دنگ اور اہل عقل ودانش عاجز ہیں۔

بَلَغَتْ بَلَاغَتُهُ الْكَمَالَ فَأُفْحِمَ الْـ
ـبُلَغَاءُ مِنْهُ وَ أُعْجِمَ الْفُصَحَاءُ

(۱۳۲) اس ذکر حکیم کی بلاغت کمال کو پہنچی ہوئی ہے اس نے بلیغوں کو ساکت اور فصیحوں کو گونگا بنادیا ہے۔

جَلَّى سَوَادَ شَرَائِعَ مَنْسُوخَةٍ
بِشَرِيعَةٍ هِيَ سَمْحَةٌ بَيْضَاءُ

(۱۳۳) انہوں نے اپنی سہل وروشن شریعت کے ذریعے منسوخ شریعتوں کی سیاہی کو دور کردیا۔

فَظُهُورُ مِلَّةِ مَحَا مِلَلًا كَمَا
تَمْحُوا الْكَوَاكِبَ مِنْ ذُكَاءَ ذُكَاءُ

(۱۳۴) ان کی ملت کے ظہور نے تمام ملتوں کو اس طرح مٹادیا جیسے تارے سورج کے چمکتے ہی چھپ جاتے ہیں۔

يَمْحُو ضِيَاءُ الشَّمْسِ نُوْرَ كَوَاكِبٍ
وَيَطْمُّ فَوْقَ كَوَاكِبٍ دَأْمَاءُ

(۱۳۵) سورج کی روشنی ستاروں کی چمک مٹا دیتی ہے اور سمندر دریاؤں پر غالب آجاتا ہے۔

فَاللّٰهُ أَظْهَرَ دِيْنَهُ وَأَدَامَهُ
فَلَهُ عَلَى مَرِّ الْأُخُوْدِ بَقَاءُ

(۱۳۶) اللہ تعالیٰ نے ان کے دین کو غالب و باقی رکھا اور زمانے کے حوادثات پر اسی کو بقا ہے۔

لَا غَرْوَ إِنْ جَحَدَ السِّفَاهُ بِهٖ وَمَنْ
فِي قَلْبِهٖ دَاءُ الْعِنَادِ عَيَاءُ

(۱۳۷) اگر بے وقوف اور بغض و کینہ رکھنے والا شخص ان کے کمالات کا انکار کرتے ہیں تو تعجب کی بات نہیں ہے۔

مَا ضَرَّ عَيْنَ الشَّمْسِ إِنْ جَحَدَتْ بِهٖ
عَيْنُ الضَّرِيْرِ وَ مُقْلَةٌ عَمْيَاءُ

(۱۳۸) سورج کے ٹکسے کو اندھے کی آنکھ کی بے نوری ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

اللّٰهُ أَوْجَبَ أَنْ يُنَوَّهَ بِاسْمِهٖ
فِي حِيْنَ يُرْفَعُ لِلصَّلَاةِ نِدَاءُ

(۱۳۹) اذان میں ان کے نام کو بلند آواز کے ساتھ پکارنا اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے۔

إِنْ زَادَ آدَمُ مِنْ بُنُوَّتِهٖ عُلًى
فَكَمِ اعْتَلَى بِبَنِيْهِمُ الْآبَاءُ

(۱۴۰) اگر آدم علیہ السلام کے مراتب اس فرزند سعید کی بدولت بلند ہو گئے تو تعجب کیوں ہے؟ بہت سے باپ بیٹوں کی وجہ سے بلند مرتبہ ہوئے ہیں۔

قَدْ شَاءَ رُسُلٌ أَنْ يَكُوْنُوْا أُمَّةً
وَسَطًا فَأُعْطِيَ بَعْضُهُمْ مَا شَاءُوْا

(۱۴۱) بہت سے رسولوں نے امت وسط (امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے ہونا چاہا، ان میں سے بعض کی آرزو پوری کر دی گئی (جیسا کہ زمانہ امام مہدی میں حضرت عیسیٰ علیہ

السلام یہ شریعت حاصل کریں گے)۔

هُوَ مَفْزَعٌ لِلنَّاسِ إِذْ فَزِعُوْا إِذَا
حُشِرُوْا فَلَيْسَ لَهُمْ سِوَاهُ رَجَاءُ

(۱۴۲) میدان حشر میں لوگوں کی گھبراہٹ و پریشانی کے وقت وہ جائے پناہ ہیں ان کے سوا اور کسی سے امید نہیں ہوسکتی۔

يَأْتُوْنَ آدَمَ مُلْتَجِئِيْنَ وَغَيْرَهُ
مُسْتَشْفِعِيْنَ فَأَحْجَمَ الشُّفَعَاءُ

(۱۴۳) تمام لوگ حضرت آدم اور دوسرے رُسُل علیہم السلام کے پاس طلبگار شفاعت ہوکر پہنچیں گے مگر وہ سب خاموشی اختیار کرلیں گے۔

فَأَتَوْهُ حِيْنَ اسْتَيْئَسُوْا فَيَمِيْحُهُمْ
مَيْحًا بِهِ الْإِنْجَاحُ وَالْإِنْجَاءُ

(۱۴۴) ان سب سے مایوس ہوکر وہ سب ان سخی داتا کی خدمت میں حاضر ہوں گے یہ فلاح و نجات والی سخاوت سے کام لیں گے۔

طَلَبُ الْأَنَامُ رِضَاءَ مَنْ مَطْلُوْبُهُ
هُوَ أَنْ يَكُوْنَ لِمُصْطَفَاهُ رِضَاءُ

(۱۴۵) انہوں نے مخلوق کے لیے خالق کی وہ خوشنودی چاہی جو اس کے برگزیدہ بندے کی رضا تھی۔

وَرِضَاؤُهُ هُوَ أَنْ يَكُوْنَ بِمَيْحِهِ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْعَذَابِ نَجَاءُ

(۱۴۶) اور ان کی رضا اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ ایمان والوں کو عذاب سے نجات ملے۔

أَوْلَادُهُ غُرٌّ أَمَاجِدُ سَادَةٌ
فَوْقَ الْأَنَامِ لَهُمْ سَنًا وَسَنَاءُ

(۱۴۷) ان کی اولاد شریف بزرگ اور سردار ہے، مخلوق پر انہیں رفعت و بلندی حاصل ہے اور ان کی چمک دمک کے سامنے سب بے نور ہیں۔

خُطَرٌ كِبَارٌ سَادَةٌ كَرُمُوا هُمُ النُ
نُبَلَاءُ وَالنُّجَبَاءُ وَالنُّقَبَاءُ

(۱۴۸) وہ عظیم وکریم اور نجیب (شرافت وعظمت والے) اور نقیب (سردار ومحافظ) ہیں۔

فَلَهُمْ مَنَاقِبُ لَا يُحِيطُ بِوَصْفِهَا
مِنْ وَاصِفٍ مَدْحٌ وَلَا إِطْرَاءُ

(۱۴۹) ان کے اوصاف ومناقب کا احاطہ کسی مدح کرنے والے کی مبالغہ آمیز مدح بھی نہیں کرسکتی۔

أَفَكَيْفَ يُوصَفُ جَدُّ خُطَّةٍ جَدُّهُمْ
خَيْرُ الْأَنَامِ وَهُمْ لَهُ أَجْزَاءُ

(۱۵۰) ان بزرگوں کی خوش بختی کی کیا تعریف ہوسکتی ہے جبکہ ان کے جد امجد افضل الخلق ہیں اور وہ سب ان کے اجزاء ہیں۔

أَصْحَابُهُ خُمْسٌ أَشِدَّاءُ عَلَى الْـ
كُفَّارِ قِيمًا بَيْنَهُمْ رُحَمَاءُ

(۱۵۱) ان کے صحابہ علیہم الرضوان بڑے بہادر، آپس میں رحم دل اور دشمن پر سخت ہیں۔

أَثْنَى عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ فِي آيَةٍ
مَا فَوْقَ هَذَا لِلْعِبَادِ ثَنَاءُ

(۱۵۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت میں ان کا وصف بیان کیا ہے یہ وصف ایسا ہے کہ اس سے بڑھ کر انسانوں کی تعریف نہیں ہوسکتی۔

اَلسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ خِيَارُهُمْ
وَخِيَارُهُمْ خُلَصَاؤُهُ الْخُلَفَاءُ

(۱۵۳) انہیں "السابقون الاولون" سے یاد کیا گیا ہے یہ طبقہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے بہتر ہے اور ان میں بھی سب سے اعلیٰ خلفاء راشدین ہیں۔

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ارْحَمْ عَلَى
مَنْ لَا لَهُ فِي الْعَالَمِيْنَ رِثَاءُ

(۱۵۴) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بننے والے نبی ﷺ اس شخص پر رحم کیجیے جس کے لیے زمانے میں کوئی رحم نہیں ہے۔

أَفْدِيْكَ مُنَّ عَلَى أَسِيْرٍ مَا لَهُ
رَاثٍ وَلَا مَنَّ لَهُ وَفِدَاءُ

(۱۵۵) میں آپ ﷺ پر قربان! اس قیدی پر احسان کیجیے جس پر نہ کوئی رحم کرنے والا ہے نہ اس کے پاس فدیہ واحسان ہے۔

فَاشْفَعْ لَهُ مِنْ دُوْنِ إِرْجَاءٍ فَقَدْ
ضَاقَتْ عَلَيْهِ الْأَرْضُ وَالْأَرْجَاءُ

(۱۵۶) نا امیدی اور تاخیر کے بغیر اس کی شفاعت فرمایئے کیونکہ زمین اور اس کے وسیع و عریض اطراف اس کے لیے تنگ ہو چکے ہیں۔

يَا مَنْ أَغَاثَ بِلُطْفِهِ جَمَلًا شَكَا
لُطْفًا فَلِيْ شَكْوَى نَوًى وَ شَكَاءُ

(۱۵۷) اے اونٹ کی فریاد سننے والے مجھ پر ویسی ہی مہربانی کیجیے مجھے بھی بیماری اور ہجر کی شکایت ہے۔

قَدْ طَالَ إِشْكَاءُ الْكُرُوْبِ فَأَشْكِنِيْ
فَاشْفَعْ لِيُرْفَعَ ذَلِكَالإِشْكَاءُ

(۱۵۸) مصیبتوں کی رسی زمانہ دراز سے طوالت میں ہے ان کو دور فرمایئے اور سفارش کیجیے تاکہ اس اذیت سے نجات ملے۔

لَمْ يَبْقَ لِيْ غَيْرَ امْتِيَاحِكَ لِيْ لَدَى الرْ
رَبِّ الرَّحِيْمِ الْمُسْتَمَاحِ رَجَاءُ

(۱۵۹) آپ کی سخاوت وعطا کے سوا، رب رحیم ومعطی عزوجل کے سامنے مجھے کوئی امید نہیں ہے۔

يُحْيِنِيْ وَيُحْيِنِيْ عِنْدَهُ وَارْحَمْ عَلَيَّ
يُحْيِنِيْ بِمَنْعِكَ لَا يُرَدُّ دُعَاءُ

(۱۶۰) مجھے نفع پہنچایئے اور خدا عزوجل کی بارگاہ میں سفارش کیجئے میری مصیبتوں پر رحم فرمایئے کیونکہ آپ ﷺ مستجاب الدعوات ہیں۔

يَا رَبِّ حَقِّقْ لِيْ رَجَائِيْ وَلَا يَكُنْ
لِيْ فِيْ النَّجَاةِ مِنَ الْعِدَى إِرْجَاءُ

(۱۶۱) اے اللہ عزوجل! میری امیدوں کو ثابت کر دکھا اور دشمنوں سے مجھے نجات دلانے میں تاخیر نہ فرما۔

قَدْ قُمْتُ أُزْجِي الْقَاعِدِيْنَ إِلَى الْوَغَى
وَقَعَدْتُ لَمَّا قَامَتِ الْهَيْجَاءُ

(۱۶۲) میں بیٹھنے والوں کو لڑائی میں برابر آگے بڑھاتا رہا اور لڑائی شروع ہو جانے پر خود بیٹھ رہا۔

أَأَجْرَمْتُ إِذْ أَحْجَمْتُ مِنْ كَسَلٍ فَلَمْ
أَشْهَدْ إِذَا مَا اسْتُشْهِدَ السُّعَدَاءُ

(۱۶۳) میں اپنی مستی کی وجہ سے ایسے موقع پر رکا رہا یہ میں بڑا جرم کیا جب نیک بخت حضرات نے مجھے شہادت کے لیے بلایا تو میں حاضر نہ ہوا (یعنی شہادت نصیب نہ ہوئی)۔

رَبِّ اعْفُ عَنِّيْ مَا اقْتَرَفْتُ وَأَعْفِنِيْ
فَرَجَائِيْ مِنْكَ الْعَفْوُ وَالْإِعْفَاءُ

(۱۶۴) اے میرے رب عزوجل میرے قصور کو معاف کر اور جو کچھ مجھ سے خطا ہوئی اس سے درگزر فرما تجھ ہی سے عفو و درگزر کی امید ہے۔

إِنْ جَمَّ إِجْرَامِيْ فَعِنْدَكَ رَحْمَةٌ
مَا حَدَّهَا حَدٌّ وَلَا إِحْصَاءُ

(۱۶۵) اگر میرے جرموں کی حد بڑی ہے تو تیرے پاس ایسی وسیع رحمت ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔

فَاغْفِرْ وَعَافِ وَتُبْ عَلَيَّ فَنَجِّنِيْ
مِمَّا ابْتَلَانِيْ الْخَصْمُ وَالْمَشَّاءُ

(۱۶۶) یا اللہ عزوجل عفو و مغفرت فرما، توبہ قبول کرتے ہوئے دشمنوں اور چغلخوروں کی آزمائش سے مجھے نجات دے۔

إِنْ كَانَ مَا أَشْكُوْهُ مَقْضِيًّا فَكَمْ
بِدُعَاءِ مَظْلُوْمٍ يُرَدُّ قَضَاءُ

(۱۶۷) جو مصیبتیں اگر میرے حق میں مقدر بھی ہو چکی ہیں تب بھی مظلوم کی دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

لَا تُشْقِنِيْ أَبَدًا وَأَسْعِدْنِيْ فَلَا
يَنْتَابُ مِنْ بَعْدِ السُّعُوْدِ شَقَاءُ

(۱۶۸) مجھے بدبختی میں نہ ڈال، نیک بخت بنا پھر خوش بختی کے بعد بدبختی کی نوبت نہ آئے۔

وَأَجِبْ لِمَظْلُوْمٍ دَعَاكَ وَضَرَّهُ
فَاضْطَرَّهُ كُفُرَّ عَدَوْا وَأَسَاءُوْا

(۱۶۹) جو مظلوم تجھے پکار رہا ہے اس کی سن لے اور اس کی مصیبت دور کر، کافروں نے ظلم و ستم کا اس کے ساتھ سلوک کیا ہے۔

قَدْ صِقْتُ ذَرْعًا إِذْ تَتَابَعَ مِنْهُمُ الْ
أَرْزَاءُ وَالإِزْرَاءُ وَالإِخْزَاءُ

(۱۷۰) اس کی طرف سے مصیبتیں، تہمتیں اور رسوائیوں کے پے در پے حملوں نے مجھے ضعیف بنا دیا ہے۔

أَنْتَ الْوَكِيْلُ فَلَا تَكِلَنَّ أَمْرِيْ إِلَى
لُدٍّ دَهَانِيْ مِنْهُمُ الإِشْجَاءُ

(۱۷۱) تو میرا وکیل ہے میرے معاملے کو ایسے دشمنوں کے سپرد نہ فرما جن کی ایذاء رسانی (تکلیف پہنچانے) نے مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔

رَبِّ اجْزِهِمْ بِالنِّقَامِ وَأَخْزِهِمْ
لِيَكُوْنَ لِيْ بِجَزَائِهِمْ إِجْزَاءُ

(۱۷۲) اے اللہ عزوجل تو ان سے بدلہ لے اور انہیں رسوا کر تا کہ ان کی سزا سے میرے مصائب کی کچھ تلافی ہو سکے۔

رَبِّ انْتَقِمْ لِيْ مِنْ عِدَائِ وَآوِنِيْ
وَانْصُرْ فَمِنْكَ النَّصْرُ وَالإِيْوَاءُ

(۱۷۳) اے پروردگار عزوجل میرے دشمنوں سے بدلہ لے اور مجھے پناہ دے، میری مدد کر، مدد و پناہ تیرے ہی پاس ہے۔

طَالَ انْتِظَارِيْ لِلنَّجَارِيْ لِلنَّجَاحِ فَلَا يَكُنْ
فِيْمَا رَجُوْتُ مِنَ النَّجَا إِبْطَاءُ

(۱۷۴) کامیابی کا مجھے مدت سے انتظار ہے اب میری امید نجات میں تاخیر نہ ہونی چاہیے۔

يَا رَبِّ عَجِّلْ أَنْ يَكُوْنَ لِمَا شَجَا
نِيْ مِنْ شُجُوْنِيْ فِي الْجَلَاءِ جَلَاءُ

(۱۷۵) اے پروردگار عزوجل! جلدی فرما تا کہ جلاوطنی کی تکلیفوں سے خلاصی نصیب ہو۔

هَبْ أَنَنِيْ لَمْ أَقْتَرِفْ شَيْئًا مِنَ الْ
حَسَنَاتِ بَلْ أَفْعَالِيَ الْأَسْوَاءُ

(۱۷۶) مجھے اعتراف ہے کہ میں نے کوئی نیکی کا کام نہیں کیا بلکہ بداعمالی ہی میں مبتلا رہا۔

لعَقَدِ انْقَضَى عُمْرِيْ سُدًى بِمَلَاعِبُ
فِي اللَّهْوِ أَلْهَانِيْ بِهَا الْأَهْوَاءُ

(۱۷۷) میری عمر لہو ولعب میں بے کار گزری اور خواہشات نے مجھے نیکیوں سے غافل رکھا۔

لَمْ أَقْتَرِفْ عَمَلًا يُثَابُ وَإِنَّمَا
قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ سُمْعَةٌ وَرِيَاءُ

(۱۷۸) میں کوئی ثواب کا کام نہیں کر سکا میرے قول وفعل میں ریا کاری ونمائش رہی ہے۔

لَكِنْ فَضْلَكَ وَاسِعٌ يُرْجَى بِهِ
عَنْ عِلَّتِيْ وَمَآثِمِيْ الْإِبْرَاءُ

(۱۷۹) لیکن تیرا فضل وکرم وسیع ہے اسی سے اپنی بیماری اور گناہوں سے نجات کی امید ہے۔

فَارْحَمْ عَلَيَّ فَقَدْ دَهَانِيْ فِتْنَةٌ
لَمْ تُغْنِ عَنْهَا فِطْنَةٌ وَدَهَاءُ

(۱۸۰) تو مجھ پر رحم فرما مجھے ایسی آزمائش سے واسطہ پڑا ہے کہ اس سے چھٹکارا نہیں پا سکتا۔

عَافَيْتَنِيْ سِتِّيْنَ عَامًا لَا تَنِيْ
تَزْدَادُ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ الْآلَاءُ

(۱۸۱) ساٹھ سال تک تو نے مجھے امن وعافیت میں رکھا تیرے فضل سے اس مدت میں نعمتیں بڑھتی ہی رہیں۔

فَاخْتَلَّ عَافِيَتِيْ وَفَاجَأَ خَلَّةٌ
فَارْحَمْ فَمِنْكَ الْخَيْرُ وَالْإِعْطَاءُ

(۱۸۲) پھر اچانک میری عافیت ختم اور محتاجی مسلط ہوگئی رحم فرما خیر وعطا تیری ہی جانب سے مل سکتی ہے۔

وَوَسَائِلِيْ رَبِّيْ إِلَيْكَ مُحَمَّدٌ
وَالْمُرْتَضَى وَابْنَاهُ وَالزَّهْرَاءُ

(۱۸۳) اے میرے رب عزوجل تیرے دربار میں میرے وسیلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المرتضیٰ حسن وحسین اور فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم ہیں۔

يَارَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ مَا صَدَحَتْ عَلَى الْ
أَيْكِ الْوَرِيْقِ حَمَامَةٌ وَرْقَاءُ

(۱۸۴) اے پروردگار عزوجل جب تک سرسبز وشاداب باغات میں کبوتروں اور سبز رنگ پرندوں کی آوازیں گونجتی رہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما۔

حَيَاهُمُ الرَّحْمَنُ مَا أَحْيَا حَيَا
أَرْضًا وَسَحَّتْ دِيْمَةً وَطْفَاءُ

(۱۸۵) اور جب تک بارش اور مسلسل بادل زمین کو سیراب کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور اس کی رحمتیں ان سب بزرگوں پر نازل ہوتی رہیں۔

❁❁❁❁

للامام أحمد رضا الحنفی القادری

القصیدۃ الأولی

رَنَّ الْحَمَامُ عَلَى شُجُوْنِ الْبَانِ
يَا مَا أُمَيْلِحَ ذِكْرَ بِيْضِ الْبَانِ

(۱) بان درخت کی شاخوں پر فاختہ نے نغمہ گنگنایا تو مقام بان کی خوبصورت عورتوں کا ذکر کتنا حسین وملیح ہے۔

تَبْكِيْ دَمًا وَ تَقُوْلُ فِيْ أَسْجَاعِهَا
اللهُ يُضْحِكُ سِنَّ مَنْ أَبْكَانِيْ

(۲) وہ فاختہ آنسوں بہا کر اپنے نغموں میں کہہ رہی ہے کہ اے اللہ! اس کو خوش وخرم رکھے جس نے مجھے رلایا ہے۔

بَكَّتِ الْغَزِيْرَ فَهَيَّجَتْ مِنِّيْ الْبُكَا
إِنَّ الْحَزِيْنَ لَسَائِلُ الْأَجْفَانِ

(۳) وہ فاختہ ایسے زار و قطار سے روئی کہ اس کے رونے نے مجھے رونے پر آمادہ کر دیا کیونکہ یقیناً غمزدہ کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہوا کرتی ہیں۔

وَلَقَدْ دَرَى مَنْ ذَاقَ ذَوْقَ صَبَابَةٍ
أَنَّ اللُّحُوْنَ مُثِيْرَةُ الْأَكْنَانِ

(۴) اور وہ شخص بخوبی جانتا ہے جس نے سوزش عشق کا مزہ چکھ لیا ہو کہ اچھی سریلی آوازیں

پوشیدہ (عشق ومحبت) کو بھڑکا دیتی ہیں۔

هَلْ يَا هِلَالَ الْعِيْدِ عِنْدَكَ خُبْرَةٌ
بِشُمَيْسَةٍ فِي بَدْرِهَا قَمَرَانِ

(۵) اے عید کے چاند! کیا تمہارے پاس اس سورج کے متعلق کوئی خبر ہے جس کے چودھویں جیسے چاند کے چہرے میں دو چاند کی طرح خوبصورتی ہے۔

أَيَّا تُنَادِمُ أَيْنَ تَنْزِلُ كَيْفَ هِيْ
أَيَّانَ تَأْتِيْ كَمْ مَدَى أَيَّانِي

(۶) وہ کس کا ہم نشین ہو رہا ہے؟ کہاں قیام کرتا ہے؟ وہ کیسا ہے؟ وہ کب آئے گا اور میرا لفظ ''أیان'' کہنا کب تک چلے گا؟

بَانَتْ وَمَا لَانَتْ فَبَانَتْ لَوْ عَتِيْ
يَا خَيْبَتِيْ فِي الصَّبْرِ وَالْكِتْمَانِ

(۷) وہ (محبوب) جدا ہو گیا اور وہ مجھ پر مہربان نہیں ہوا پس میرے عشق ومحبت کی جلن ظاہر ہو گئی۔ ہائے میری ناکامی صبر کرنے اور (محبت) کے چھپانے میں ہو گئی۔

رَاحَتْ أَزِمَّةُ رَاحَتِيْ مِنْ رَاحَتِيْ
وَكَذَاكَ كُلُّ مُوَدِّعِ الْأَخْدَانِ

(۸) میرے ہاتھ سے راحت وآرام کی لگامیں چھوٹ گئیں اور دوستوں کو الوداع کہنے والے ہر شخص کا یہی حشر ہوتا ہے۔

مَا مَضْمَضَتْ عَيْنِيْ بِنَوْمٍ مُذْمَضَتْ
وَكَذَاكَ كُلُّ مُفَارِقِ الْخُلَّانِ

(۹) جب سے محبوب جدا ہوا ہے میری آنکھ کبھی نہیں سوئی، احباب سے جدا ہونے والا ہر شخص ایسا ہی ہوتا ہے۔

سَامَتْ فُؤَادِيْ ثُمَّ لَمْ تُعْطِ الثَّمَنْ
يَا لَيْتَهَا طَرَّتْ بِلَا إِثْمَانِ

(۱۰) اس نے میرے دل کا سودا کیا پھر اس کی قیمت تک ادا نہیں کی اے کاش! اس نے بغیر بھاؤ کے میرا دل لوٹ لیا ہوتا۔

لَا تُنْجِزُ الْمِيْعَادَ لٰكِنْ لَمْ أَكُنْ
لِأَعِيْبَهَا كَلَّا وَمَا هُوَ شَأْنِيْ

(۱۱) وہ وعدے پورے نہیں کرتا لیکن (اس کے باوجود) میں اس کی عیب جوئی و برائی نہیں کرتا، ایسا ہرگز نہیں کیونکہ یہ بات مجھے زیب نہیں دیتی۔

لِيْنُ الْعَرِيْكَةِ وَصْفُهَا فَأَظُنُّهَا
تَنْسَاهُ وَالْإِنْسَانُ لِلنِّسْيَانِ

(۱۲) طبیعت میں نرمی کا ہونا یہ اس کی صفت ہے تو میں اس بناء پر گمان کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدوں کو بھول جاتا ہوگا اور انسان بھولنے کی صفت سے خاص ہے۔

فِيْ شَهْدِهَا سَمٌّ ثُمَالٌ فَاشْهَدُوْا
أَنِّيْ شَهِيْدُ الشَّهْدِ يَا إِخْوَانِيْ

(۱۳) اس کی نرم خوئی ایسی مٹھاس ہے جو زہر قاتل ہے، اے میرے بھائیو! تم گواہ رہو میں اسی خوش اخلاقی کی مٹھاس کا فریفتہ ہوں۔

تَسْقِيْ فَتَشْفِيْ ثُمَّ تُشْفِيْ بِالْعَنَا
وَتَفَلِّقِ الْأَكْبَادَ وَالْعَيْنَانِ

(۱۴) وہ (اپنے دیدار سے) سیراب کرتا ہے تو (مریض عشق) کو شفا دیتا ہے۔ پھر مشقت اور جگر کو چھلنی کرنے اور آنسوؤں کی روانی سے مزید غمگین کر دیتا ہے۔

تَمْشِيْ وَ تَغْشَاهَا الصَّبَا فَكَأَنَّهَا
غُصْنٌ سَوِيٌّ مَائِدٌ مُتَهَانِ

(۱۵) وہ جب چلے تو ایسا لگتا ہے کہ بادصبا نے اس کو گھیرا ہوا ہے گویا وہ ایک سیدھی نرم و نازک جھومتی ہوئی شاخ ہے۔

وَاهًا إِذَا أَدْنَتْ وَدَانَتْ لِلِّقَا

آهًا إذَا أَذِنَتْ لِهِجْرٍ آنِ

(۱۶) کیا ہی خوشی ہوتی ہے اس وقت جب وہ ملاقات کے لیے قریب ہو یعنی قریب آئے (لیکن) افسوس اس وقت ہوتا ہے جب وہ جدائی کی اجازت طلب کرے۔

يَا حُسْنَ غُصْنٍ فِيْهِ مِنْ كُلِّ الْجَنَى
عِنَبٌ وَعُنَّابٌ بِهِ سُلْوَانِيْ

(۱۷) اے خوبصورت شاخ جس میں ہر قسم کے چنے ہوئے میوے ہیں، انگور اور عناب (زیتون کی طرح پھل) ہیں جن سے مجھے فرحت و دوا ملتی ہے۔

وَاللَّوْزُ فِيْهِ الفَوْزُ وَالتُّفَّاحُ وَالْ
رُّطَبُ وَلَا تَسْئَلْ عَنِ الرُّمَّانِ

(۱۸) اور اس شاخ میں ایسے بادام ہیں جن میں میری کامیابی پوشیدہ ہے، یعنی سیب اور تر کھجوریں ہیں اور رہا انار تو اس کی خوبیوں کے متعلق نہ پوچھو۔

أَزْمَانُ فَاقَتْ بَيْدَ أَنَّ عَشِيْقَتِيْ
بِزَمَانِهَا فَاقَتْ عَلَى أَزْمَانِ

(۱۹) ازمان عورت (عرب کی ایک مشہور خوبصورت عورت) اپنی خوبصورتی میں سب سے بڑھ کر ہے لیکن میری محبوبہ اپنے زمانہ میں اس ازمان عورت سے بھی حسن میں آگے بڑھ گئی۔

يَا سَادِنِيْ أَعْتَابِهَا لَا تَعْتِبُوْا
مَا رُمْتُ إِلَّا لَثْمَ تِيْ الأَسْدَانِ

(۲۰) اے میرے محبوب کے خادمو! مجھے ملامت نہ کرو میں نے تو صرف ان کے دروں پر رکھے ہوئے پردوں کے بوسے کا ارادہ کیا ہے۔

سَحَرَتْنِي الْعَيْنَا بِلَحْظَةِ طَرْفِهَا
مَنْ لِيْ بِرُقْيَةِ سَاحِرٍ فَتَّانِ

(۲۱) اس کی آنکھوں کے پلک جھپکنے نے مجھ پر جادو کر دیا ہے کون ہے جو میرے اس

خطرناک جادو کا علاج کرے۔

وَلَّتْ وَمَا وَالَتْ فَوَالَتْ عَبْرَتِي
لِمَ لَا أَهِيْمُ إِذا الحَبِيْبُ جَفَانِي؟

(۲۲) وہ منہ موڑ کر چلا گیا مجھ سے ملا تک نہیں تو میرے آنسو جاری ہو گئے میں خود رفتہ کیوں نہ ہو جاؤں ان پر جبکہ اس نے میرے ساتھ جفا کی ہے۔

يا أَهْلَ سَهْلٍ أَسْهِلُوا بِخِيامِكُمْ
وَذَرُوْا أَخَا الأَحْزانِ لِلإِحْزَانِ

(۲۳) اے نرم و ہموار زمین کے ساکنو تم اس نرم زمین میں اپنے خیموں میں چلے جاؤ اور سخت میں کو اپنے غمزدہ (عاشقوں) کے لیے چھوڑ دو۔

فَوَ مِحْنَتِي أَحَدُ الثَّلَاثَةِ كَائِنٌ
أَمْضِي كَذا أَوْ مِتُّ أَوْ تَلْقَانِي

(۲۴) میری آزمائش کی قسم تینوں میں سے ایک بات ہو کر رہے گی میں اسی حال میں رہوں گا یا پھر مر جاؤں گا یا محبوب مجھ سے ملاقات کرے گا۔

مَهْ يا رِضَا يا اِبْنَ الكِرَامِ الثَّتْقِيَا
يَا غَرْسَ دَوْحِ العِلْمِ وَالإِتْقَانِ

(۲۵) اے رضا، اے بزرگی اور تقویٰ والوں کے بیٹے اے علم و اتقان کے درخت کے نوخیز پودے (اس عشق و محبت) سے باز آ جاؤ۔

دَعْ عَنْكَ هٰذَا لَسْتَ أَهْلَ بِطَالَةٍ
وَانْهَضْ إِلَى مَا كُنْتَ فِيْهِ تُضَانِي

(۲۶) تم ان (عشق و محبت کی داستانوں) کو چھوڑ دو تم ان بے کار لوگوں میں سے نہیں ہو تم ان چیزوں کی طرف مائل ہو جس میں پہلے مشقت برداشت کر رہا تھا (اور وہ علم و معرفت ہے)۔

لِلّٰهِ دَرُّكَ يَا نَصِيْحَ نَدِيْمِهِ

أَيْقَظَتْنِيْ مِنْ غَفْلَةِ الْوَسْنَانِ

(۲۷) اللہ تعالیٰ تجھے خوش وخرم رکھے، اے اپنے دوست کو نصیحت کرنے والے! تو نے مجھے ابتدائے غفلت میں ہی بیدار کر دیا۔

أَحْسَنْتَ قِيْمَا قُلْتَ فَاسْتُرْ زَلَّتِيْ
يُسْبِلْ عَلَيْكَ اللهُ سِتْرَ أَمَانِ

(۲۸) تم نے جو کہا بہت خوب کہا۔ آپ میری لغزش وخطا کی پردہ پوشی کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر اپنی حفظ وامان کا پردہ ڈال دے۔

أَنَا قَيْسُ نَجْدٍ فِيْهِ نُزْهَةُ جَنَّةٍ
هِيَ جُنَّةٌ مِنْ جِنَّةٍ لِجَنَانِ

(۲۹) میں ایسے مقام نجد کا قیس نامی شخص ہوں جس میں باغ کی شائستگی ہے اور یہی ایک شائستگی ہے جو لوگوں کو دیوانگی سے بچانے کے لیے ڈھال ہے۔

لَيْلَايَ لَيْلٌ كُنْتُ فِيْهِ مُنَادِمًا
لِعَرَائِسَ عُرْبٍ حَلَلْنَ جَنَانِيْ

(۳۰) میری لیلیٰ وہ رات ہے جس میں میں شوہر نواز عورتوں کا ہم نشین رہا جو میرے دل میں گھر کر گئیں۔

أَسْكَنَّ قَلْبِيْ إِذْ سَكَنَّ وَبِتُّ فِيْ
نِعَمِ ارْتِشَافِ لَمًى وَرَفِّ لِسَانِ

(۳۱) جب وہ میرے دل میں سکونت پذیر ہوئیں تو میرے دل کو راحت وسکون پہنچا اور میں نے اس کے ہونٹ اور زبان کی نعمت کی تعریف کرنے کے تصور میں رات بسر کی۔

حَتَّى إِذَا أَصْبَحْتُ سَعْدًا قِيْلَ لِيْ
أَحْيَيْتَ لَيْلَكَ قُلْتُ بَلْ أَحْيَانِيْ

(۳۲) یہاں تک کہ جب میں نے خوشی کے ساتھ صبح کی تو مجھ سے کہا گیا کہ تم نے بیداری کی حالت میں رات گزاری ہے تو میں نے کہا نہیں بلکہ رات نے مجھے زندگی بخشی ہے۔

أَعَلِمْتَ مَاذَا النَجْدُ نَجْدُ تَعَلُّمٍ
وَاللَّيْلُ لَيْلُ الفِكْرِ وَالإِمْعَانِ

(۳۳) (اے مخاطب) کیا تم جانتے ہو کہ مجد کیا ہے؟ وہ علم وعرفان کا مجد ہے اور رات غور وفکر کرنے کی ہے۔

لَيْلٌ إِذَا أَرْخَى سِتَارَ ظَلَامِهِ
رَفَعَ السِّتَارَةَ عَنْ نُجُومِ مَعَانٍ

(۳۴) وہ ایسی رات تھی کہ جب اس نے تاریکی وظلمت کے پردے ڈالے تو معانی کے ستاروں سے پردے اٹھادیے۔

مَا لِي وَلِلدُّمْيَاتِ مِنْ دُرَرٍ عَلَى
سُرُرٍ وَلَسْتُ بِعَابِدِ الأَوْثَانِ

(۳۵) مجھے ان موتی کی گڑیوں سے کیا کام؟ میں ان بتوں کو پوجنے والا نہیں ہوں۔

وَمَا لِي لِلْغَزَلِ الْمَهِيجِ فَلَا أَكُنْ
غَزِلًا وَلَمْ أَرَ مَرْتَعَ الْغِزْلَانَ

(۳۶) مجھے عورتوں کے ساتھ باتیں کرنے سے کیا مطلب ہے؟ میں عورتوں سے محبت کرنے، باتیں کرنے والا نہیں ہوں، میں نے تو کبھی ہرنوں کی چراگاہ تک نہیں دیکھی۔

مَالِيَ وَلِلإِهْوَا إِلَى مَهْوَى الْهَوَى
أَفَلِيَ غَنَاءٌ فِي غِنَاءِ غَوَانِ

(۳۷) عشق ومحبت والی جگہ کی طرف مائل ہونا میری شان نہیں ہے تو کیا میرے لیے خوبصورت عورتوں کے گانے میں کوئی فائدہ ہے؟

مَا كَانَ هٰذَا دَيْدَنِي لٰكِنَّهُ تَشْبِيبُ
شِعْرٍ لَا دَدُ الشُّبَّانِ

(۳۸) یہ حسن وعشق کی باتیں میری عادت نہیں ہے لیکن یہ فقط (عربی شعراء کے طرز پر) تمہید باندھی ہے نہ کہ نوجوانوں کے لیے کھیل کود کے طور پر ہے۔

إِذْ مَا دَدٌ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْ دَدٍ
إِذْ جِئْتُ أَمْدَحُ رُحْلَةً لِأَوَانِي

(۳۹) کیونکہ نہ مجھے کھیل کود سے محبت ہے اور نہ ہی میں ان سے ہوں میں تو فقط اس ذات کی مدح بیان کرنا چاہتا ہوں جو مرجع خلائق ہے۔

جَبَلًا رَفِيْعًا فَائِقًا شُمًّا عُلَى
بَطَلًا شَجِيْعًا سَيِّدَ الشِّجْعَانِ

(۴۰) وہ ذات جو علم و معرفت میں اعلیٰ مقام پر فائز نہایت بہادر بلکہ بہادروں کے سردار ہیں۔

بُرْجًا مَنِيْعًا مَانِعًا لَا يُرْتَقَى
حِصْنًا حَصِيْنًا صِيْنَ بِالْإِرْصَانِ

(۴۱) آپ اس بلند مینار کی طرح ہیں جس تک رسائی ممکن نہیں ہے اور ایسا مضبوط قلعہ ہیں جس کی مستقل حفاظت کی گئی ہے۔

بَحْرًا مُحِيْطًا زَاخِرًا مُتَدَفِّقًا
بَرْقًا بَرِيْقًا بَاسِمَ الْأَسْنَانِ

(۴۲) آپ علم و معرفت کا وسیع سمندر ہیں اس چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تبسم کرنے والے ہیں۔

جَوْدًا مُجِيْدًا مُجْدِيًا جُوْدًا جَوَا
دًا مَاجِدًا مَجْدًا مَجِيْدَ الشَّأْنِ

(۴۳) نہایت کرم نوازی کرنے والے، مشفق اور نفع دینے والے نہایت سخی و خوش اخلاق والے ہیں۔

نُورًا مُنِيْرًا نِيِّرًا نَارًا عَلَى
عَلْيَا مَنَائِرَ نِيْرُهَا نُوْرَانِي

(۴۴) وہ خود ایسے نور ہیں جو دوسروں کو روشنی عطا کرنے والے ہیں، ایسے بلند میناروں پر روشن آگ ہیں جن سے نورانی راستے نکلتے ہیں۔

عَلَمًا عَلِيمًا عَالِمًا عَلَامَةً
فَضْلَ الرَّسُوْلِ الفاضِلَ الرَّبَّانِي

(۴۵) وہ اس بلند پرچم کی طرح واضح نشانی ہیں جو علم و معرفت رکھنے والے ہیں، یقیناً میرے ممدوح (حضرت سیف اللہ المسلول) فضل رسول کو رب تعالیٰ کی بارگاہ سے بہت کچھ عطا ہوا ہے۔

إِنْ كَانَتِ الأَسْمَا تُنَالُ مِنَ السَّمَا
فَاقْدُرْ إِذَنْ فَضْلَ اِسْمِهِ المُزَّانِ

(۴۶) اگر نام آسمان سے حاصل ہوتے ہیں تو اس وقت ممدوح کے زینت والے نام کی فضیلت کا اندازہ کرو۔

رَضَعَ الْمَكَارِمَ فِي صِبَاهُ وَحُقَّ إِذْ
رَبَّتْهُ ظُؤْرَ الْمَجْدِ فِي الْأَحْضَانِ

(۴۷) آپ نے حسن اخلاق جیسی صفت کو گویا بچپنے کی گھٹی میں پی ہے اور کیوں نا آپ اس بات کے مستحق ہوں گے کہ نیک خواتین دائیوں نے اپنی گودوں میں آپ کی پرورش و تربیت کی ہے۔

حَتَّى تَرَبَّى زَاكِيًا مُتَزَكِّيًا
يَرْبُو عَلَى الْأَمْثَالِ وَالْأَقْرَانِ

(۴۸) یہاں تک کہ آپ نے نہایت پاکیزگی کے ساتھ پرورش پائی ہے اسی بناء پر آپ اپنے ہم عصر لوگوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔

خَضَعَتْ لَهُ الْأَعْنَاقُ مِنْ أَعْنَاقِهِمْ
خَذَلَتْ لَهُ الأَعْيَانُ مِنْ أَعْيَانِ

(۴۹) بڑے سرداروں کی گردنیں ان کے سامنے جھک گئیں یعنی جماعت کے سرداروں نے ان کی اطاعت قبول کی ہے۔

عَبَدَ الْمَجِيدَ فَجَاءَهُ فَضْلُ الرَّسُوْ

لِ مُهَنِّأً بِالفَضْلِ وَالرُّجْحَانِ

(۵۰) ممدوح نے سب سے بڑھ کر بزرگی والے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو ان کے پاس رسول کریم ﷺ کی خصوصی نگاہ کرم سے فضل آیا جس نے آپ کو لوگوں پر فضیلت و فوقیت کی خوشخبری سنائی۔

لَا تَعْجَبُوا إِنْ عَاشَتِ الأَطْيَارُ فِي الْ
أَبْحَارِ وَالْحِيْتَانُ فِي الْحِيْطَانِ

(۵۱) تم اس بات پر تعجب مت کرو کہ اگر پرندے سمندروں میں اور مچھلیاں باغوں میں زندگی بسر کریں۔

فَالْبَحْرُ بَرٌّ فِيْ وِزَانِ فُيُوْضِهِ
وَالْبَرُّ بَحْرٌ مِنْ نَدَى الْفَيَضَانِ

(۵۲) کیونکہ یہ سمندر (اس ممدوح) کی سخاوت کے مقابلے میں خشکی کی حیثیت رکھتا ہے اور خشکی آپ کی سخاوت کی وجہ سے سمندر بن سکتی ہے۔

وَعَلَى الظِّمَاءِ يَصُبُّ هَامِرُ فَيْضِهِ
صَبًّا مِنَ الأَرْكَانِ وَالْجُدْرَانِ

(۵۳) پانی کے پیاسوں پر جب اس (ممدوح) کے فیض و کرم کی ایسی بارش ہوتی ہے جس طرح ستونوں اور دیواروں سے پانی گرتا ہے۔

يَأْتِيْهِ قَلْبٌ كَالْهَشِيْمِ فَيَنْثَنِيْ
خَضِرًا نَضِيْرًا نَاعِمَ الْأَغْصَانِ

(۵۴) ان کے پاس خشک گھاس کی طرح (بے علم لوگ) اپنے دل لے کر آتے ہیں تو سرسبز تازہ نرم شاخوں کی طرح لوٹ جاتا ہے۔

وَأَظَلُّ أَلْحَظُ فِيْ مَنَاظِرِ خَاطِرِيْ
ذِكْرَى تَبَسُّمِهِ إِلَى الضِّيْفَانِ

(۵۵) میں چشم تصور میں ممدوح کی اس ادائے تبسم کو دیکھتا رہتا ہوں جو وہ مہمانوں کو دیکھ کر

فرماتے ہیں۔

فَكَأَنَّنِيْ بِسَجَنْجَلٍ صَافٍ بِهِ
وَرْدَانِ مُبْتَسِمَانِ مُرْتَسِمَانِ

(۵۶) گویا کہ میں ایک صاف شفاف آئینے کے سامنے ہوں جس میں دو مسکراتے ہوئے گلاب کے پھول منقش ہیں۔

شَرَقَتْ شَوَارِقُ لُطْفِهِ فَتَبَلَّجَتْ
زُهَرُ الرَّشَادِ تَبَلُّجَ العِقْيَانَ

(۵۷) ان کے لطف وکرم کی بجلیاں ظاہر ہوئیں تو رشد وہدایت کے شگوفے ایسے چمکے جیسے خالص سونا چمکتا ہے۔

بَرَقَتْ بَوَارِقُ سَيْفِهِ فَتَأَجَّجَتْ
هَامُ الْعِنَادِ تَأَجُّجَ النِّيْرَانِ

(۵۸) ان کی تلوار چمکی تو بغض وعناد کی وجہ سے بھڑک اٹھے جیسا کہ آگ بھڑکتی ہے۔

تِلْكَ البَوَارِقُ مِنْ شَوَارِقِ رَبِّنَا
لَا مَا تَجَلَّى وَاخْتَفَى فِي الْآنِ

(۵۹) یہ بجلیاں ہمارے رب عزوجل کی بجلیوں میں سے ہیں یہ وہ بجلی نہیں جو چمکی اور اسی وقت میں چھپ گئی۔

الْوَدْقُ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِ سَحَابِهِ
فَالرَّعْدُ يَنْدُبُ أَيْنَ مِنْ ظَمْآنِ

(۶۰) (ممدوح کے جود وسخا) کے بادلوں میں سے جب بارش ہوتی ہے اور بجلی کڑکتی ہے اور یہ پکارتی ہے کہ پیاسے کہاں ہیں؟

وَالبَرْقُ يَبْرُقُ مِنْ وَمِيْضِ رَمِيْضِهِ
فَالنُّوْرُ يَذْهَبُ مِنْ عُيُوْنِ الشَّأْنِي

(۶۱) ان کی تیز تلوار سے بجلی چمکتی ہے تو دشمن کی آنکھوں کی بینائی چلی جاتی ہے۔

يَا مَجْدَ سِلْسِلَةِ الْمَجِيْدِيِّيْنَ فِي
أَفْضَالِهَا إِذْ زَانَهَا فَضْلَانِ

(٦٢) اے بزرگوں کے سلسلے کے رہنما آپ کی اس فضیلت میں اور دو فضیلتوں نے زینت بخشی ہے۔

فَنَمَتْ بِفَضْلِ اللهِ فِيْ بَرَكَاتِهِ
وَسَمَتْ بِفَضْلِ رَسُوْلِهِ الْحَنَّانِ

(٦٣) تو ان بزرگوں کے اس سلسلے نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی برکتوں میں ترقی پائی اور شفقت و مہربانی کرنے والے رسول کے فضل سے بلندی حاصل کی۔

إِنْ رُمْتَ عِلْمَ الْقَلْبِ فَهُوَ مَنَارُهُ
وَالْمُبْصِرُوْنَ بِهِمْ هُدَى الْعُمْيَانِ

(٦٤) اگر تم علم قلب کا ارادہ کرو تو وہ (ممدوح) اس کے علمبردار ہیں اور اسی طرح اہلِ بصیرت کے ذریعے ہی اندھوں (لاعلموں) کی رہنمائی ہوتی ہے۔

أَوْ عِلْمَ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ فَيَالَهُ
مِنْ آيَةٍ فِي الشَّرْحِ وَالإِزْكَانِ

(٦٥) یا اگر تم قرآن کی تفسیر کا علم چاہتے ہو تو انہیں (ممدوح) کو شرح و تفسیر اور سمجھانے کا فن حاصل ہے۔

أَوْ عِلْمَ إِسْنَادِ الْحَدِيْثِ وَمَتْنِهِ
فَالْبَحْرُ زَخَّارٌ بِدُوْنِ عَدَانِ

(٦٦) یا تجھے حدیث پاک کی سند و متن کا علم چاہیے تو ممدوح علم حدیث کا ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔

أَوْ عِلْمَ أَسْمَاءِ الرِّجَالِ فَذِكْرُهُ
يَحْيَى كَنَجْلِ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانِ

(٦٧) یا تجھے اسماء الرجال کا علم چاہیے تو ان ممدوح کا ذکر کرنا اس فن میں حضرت امام یحییٰ بن

سعید قطان کے بیٹے کی طرح ہے۔

أَيَصُوْلُ فِي عِلْمِ الأُصُوْلِ عَلَيْهِ مَنْ
هُوَ بِاقِلٌ وَالشَّيْخُ بَاقِلَّانِيْ

(۶۸) کیا وہ شخص جو باقل (ایک شخص کا نام) ہے علم اصول میں اس ممدوح پر غالب آسکتا ہے حالانکہ شیخ سیف اللہ المسلول مرتبہ میں باقلانی کی طرح ہیں۔

أَمْ فِي الفُرُوْعِ يُرِيْدُ يَفْرَعُهُ الَّذِيْ
عِيٌّ وَغَيٌّ فِيْهِ مُجْتَمِعَانِ

(۶۹) یا فروع میں وہ شخص ممدوح پر غالب آنے کا ارادہ رکھتا ہے جس میں عاجزی اور گمراہی دونوں جمع ہیں۔

اَلْغَيُّ يَغْلُوْ فَهْوَ فِي حِجْرِ الصِّبَا
وَالْعِيُّ يَعْلبوْ فَهْوَ فِي اِدْلِهْنَانِ

(۷۰) ایسی گمراہی جو بچپن سے اس میں جوش مار رہی ہے اور بڑھاپے میں عاجزی و مجبوری غالب آرہی ہے۔

لٰكِنَّ مَوْلَانَا بِفَوْقِ فَقَاهِهِ
ثِنِيْ شَيْبِهِ وَشَبَابِهِ شَيْبَانِيْ

(۷۱) لیکن ہمارے سردار (حضور سیف اللہ المسلول) فقاہت میں فوقیت کے سبب حالت بزرگی اور اپنے بڑھاپے و جوانی میں (امام محمد بن حسن) شیبانی ہیں۔

أَدَبُ الأَدبَا شُعْبَةٌ مِنْ فَضْلِهِ
أَغْنِيْ عَلَى مَا فِيْهِ مِنْ إِفْنَانِ

(۷۲) علماء ادب کا علم ان کی وجہ سے ہے اور میری مراد اس سے علم ادب کی مختلف انواع ہیں۔

لَوْ أَدْرَكَت رُوْحُ ابْنِ سِيْنَا طِبَّهُ
لَتَمَارَضَتْ وَأَتَتْهُ بِالْأَرْنَانِ

(۷۳) اگر ابن سینا کی روح ان کی معرفت طب کو جان لیتی تو خود کو بیمار ظاہر کرتی اور فریاد کرتے ہوئے ان کے پاس آتی۔

هٰذِیْ الْعُلُوْمُ وَمَنْ حَوَاهَا كَانَ فِیْ
مَنْدُوْحَةٍ عَنْ مَنْزَغِ شَیْطَانِیْ

(۷۴) یہ مذکورہ علوم اور وہ ذات جو ان علوم کی جامع ہے وہ شیطان کے گمراہ کرنے سے دور رہتی ہے۔

یَا فَلْسَفِیُّ إِلَیْكَ عَنَّا أَنْتَ فِیْ
إِغْرَاكَ أَوْ إِغْوَاكَ أَوْ طُغْیَانِ

(۷۵) اے فلسفی تو ہم سے دور ہو جا کیونکہ فریب دینے یا گمراہ کرنے یا سرکشی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

تَعْسًا لِمَنْ یُؤْتِیْكَ ذِمَّةَ قَلْبِهٖ
سُحْقًا لِمَنْ یَأْتِیْكَ بِاسْتِحْسَانِ

(۷۶) ہلاکت ہو اس شخص کے لیے جو اپنے دل کی لگام تمہارے حوالے کر دے، دوری ہو اس شخص کے لیے جو تجھے اچھا سمجھ کر تیرے پاس آتا ہے۔

اِخْسَأْ فَلَنْ تَجْتَازَ قَدْرَكَ كَالَّذِیْ
مِیْدَاهُ دُخٌّ مِنْ خَبِیْئِ دُخَانِ

(۷۷) تم اس معاملے سے باز آجاؤ کہ تو ہرگز اپنی حد کو پار نہیں کر سکتا تو اس شخص کی طرح ہے جس کے علم کی انتہاء پوشیدہ دھواں ہے۔

سُبْحٰنَ رَبِّیْ أَیْنَ إِرْثُ الْأَنْبِیَاءِ
مِنْ سُوْرِ بَطَّالِیْنَ فِیْ یُوْنَانِ

(۷۸) پاکی ہے میرے رب عزوجل کے لیے! کہاں وہ انبیاء کرام علیہم السلام کی وراثت (علوم) اور کہاں یونان میں باطل لوگوں کا بے ہودہ علم۔

مَعَ ذَاكَ فَانْظُرْ هَلْ تَرَاكَ عَدِیْلَهٗ؟

فِيْ فِطْنَةٍ أَوْ مَنْطِقٍ وَبَيَانِ

(۷۹) اس بات کے باوجود (اے فلسفی) تم غور کرو کیا تم اپنے آپ کو سمجھداری اور منطق و بیان میں ممدوح کی مثل کوئی دیکھنا چاہتا ہے۔

اللهُ يَجْزِيْهِ الْجِنَانَ كَمَا بَنَى
لِلدِّيْنِ قَصْرًا جَيِّدَ الْأَرْكَانِ

(۸۰) اللہ تعالیٰ انہیں جنتیں عطا فرمائے جیسا کہ انہوں نے دین کے لیے مضبوط محل تعمیر کیا۔

اَلْوَصْفُ يَقْصُرُ عَنْ جَلَالَةِ قَصْرِهِ
وَالْقَصْرُ قُصْوَى حِيْلَةِ الْحَيْرَانِ

(۸۱) زبان توصیف ان کے محل کی عظمت بیان کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کے اس محل (دینی خدمات) کو دیکھ کر حیران ہونے والے شخص کی حیرانگی کی انتہا ہو جاتی ہے۔

يَا لَلْحَيَا! وَأَرَى عُرَاةً عَالَةً
يَتَطَاوَلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الْبُنْيَانِ

(۸۲) اور کتنی عجیب بات ہے کہ میں کچھ کم ظرف لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ان ممدوح کی عمارت (خدمات دینیہ) میں فخر و غرور کرتے اور ان سے اعراض کرتے ہیں۔

خَبَطُوْا فَلَيْسَ عُرَى السَّدَادِ عُرًى تَهِيْ
بِتَجَاذُبٍ فِي الْفَأْرِ وَالْغِرْبَانِ

(۸۳) یہی کم ظرف لوگ حرص و ذلت میں ہیں کیونکہ ہدایت کے راستے کو چوہوں اور کوؤں کی کھینچ تان سے کمزور نہیں کیا جا سکتا۔

فَتَرَاهُمْ رُسِنُوْا بِأَرْسَانِ الْبَلَا
وَالْهُوْنِ كَالشَّيْطَانِ فِي أَشْطَانِ

(۸۴) تو ان (ممدوح کے مخالفین) کو تم دیکھو گے کہ یہ ذلت و خواری کی رسیوں میں بندھے ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان رسیوں میں جکڑا ہوا ہے۔

فَأَمِيْرُهُمْ وَبَشِيْرُهُمْ وَنَذِيْرُهُمْ

كُلٌّ بِرُمَّتِهِ رَهِيْطُ هَوَانِ

(۸۵) تو ان مخالفین کا اَمیر، ان کو خوشخبری دینے والا اور ان کو ڈر سنانے والا سب کے سب ذلت کے بندھے ہوئے ہیں۔

وَكَذَاكَ سُنَّةُ رَبِّنَا قِيمًا مَضَى
وَالْحَقُّ أَبْلَجُ عِنْدَ أَهْلِ عِيَانِ

(۸۶) اور اسی طرح گذشتہ لوگوں میں ہمارے رب عزوجل کی سنت رہی ہے اور حق اہلِ حق کے سامنے ظاہر ہے۔

يَتَلَجْلَجُوْنَ بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ كَذَا
وَالْقَلْبُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْكُفْرَانِ

(۸۷) ان کی زبانیں کلمہ شہادت پڑھنے سے رک رہی ہیں لکنت کا شکار ہیں اور ان کا دل کفر و ناشکری میں مبتلاء ہے۔

ظَلُّوْا وَبَاتُوْا يَذْكُرُوْنَ كَبِيْرَهُمْ
مُطْرِيْنَ لَعَّابِيْنَ بِالْأَيْمَانِ

(۸۸) یہ گمراہ لوگ رات دن اپنے بڑے کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور بہت سی قسمیں کھا کھا کر اس کی تعریف کرتے ہیں۔

وَإِذَا ذَكَرْتَ نَبِيَّنَا فَإِذَا هُمُ
جَعَلُوْا أَصَابِعَهُمْ وَكَالْآذَانِ

(۸۹) اور جب تم ان کے سامنے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر خیر کرتے ہو تب تو اپنی انگلیوں کو کانوں میں ٹھونس کر بند کر دیتے ہیں۔

مَا عِنْدَهُمْ شَوْبٌ وَلَا رُوْبٌ وَلَا
خَبَرٌ وَلَا أَثَرٌ مِنَ الإِيْمَانِ

(۹۰) ان لوگوں کے پاس نہ ایمان کی مٹھاس ہے نہ اس کی حقانیت نہ کوئی خبر و اثر ہے۔

قُمْ يَا رِضَا! لَا تَغْشَ أَهْلَ غِشَاوَةٍ

ذَرْهُمْ وَمَا هُمْ فِيْهِ مِنْ خِذْلَانِ

(۹۱) اے رضا! آپ ان لوگوں سے اٹھ جایئے ان کے پاس نہ آئیں جنہوں نے اپنی کانوں کو حق سننے سے بند کیے ہوئے ہیں تم ان کو اپنی ذلت ورسوائی میں چھوڑ دو۔

اِشْغَلْ بِنَفْسِكَ أَنْتَ أَجْنَى مَنْ جَنَى
كَمْ مِنْ مَعَابِ هَنٍ وَنُصْحِ فُلَانِ؟

(۹۲) آپ اپنا محاسبہ کیجئے کہ تو خود بڑا مجرم ہے کتنا بدکاروں کے عیوب بیان کرے گا اور کتنوں کو نصیحت کرے گا۔

تُبْ يَا أَثِيْمُ! فَقَدْ أَظَلَّ زَمَانَةٌ
يُمْحَى بِهَا جَمٌّ مِنَ الْعِصْيَانِ

(۹۳) اے گناہگار تم توبہ کرلو وہ وقت قریب آگیا ہے جس میں کثیر گناہوں کو مٹادیا جاتا ہے۔

ثِقْ بِالرَّسُوْلِ الْمُسْتَعَانِ وَفَضْلِهِ
وَائْتِ الْمَزَارَ الْبَاهِرَ السُلْطَانِ

(۹۴) تم رسول مددگار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے کرم بالائے کرم پر بھروسہ رکھ اور تم (سیف اللہ المسلول) کے مزار پر حاضر ہو جو غالب حجت والا ہے۔

رَغْمًا لِأَنْفِ الآنِفِ الْمُسْتَنْكِفِ الْ
مَحْرُوْمِ عَنْ بَرَكَاتِ ذَا الْإِتْيَانِ

(۹۵) اس حاضری کی برکتوں سے محروم متکبر شخص کی ذلت کے باوجود (جو مزار کی حاضری سے منع کرتے ہیں) پھر بھی تم مزار پر حاضری دو۔

وَارْفَعْ نِدَاكَ بِيَا مُعِيْنَ الْحَقِّ يَا
زَيْنَ الزَّمَانِ وَبَهْجَةَ الْبُلْدَانِ

(۹۶) مزار شریف پر جا کر اپنی بلند آواز کہو کہ اے معین الحق (سیف اللہ المسلول کا لقب ہے)! اے زمانے کی زینت اے شہروں کی خوبصورتی والے۔

يَا عَيْنَ سِرِّ الْحَقِّ فِي أَسْرَارِهِ

يَا سِرَّ عَيْنِ الحَقِّ فِي الْإِعْلَانِ

(۹۷) اورتم پکارواے اپنے باطن میں حق تعالیٰ کے عین رازاے ظاہر میں عین الحق کے راز۔

يَا رُوْحُ! يَا رَيْحَانُ! يَا رُوْحَ الصَّفَا

يَا غَيْظَ أَهْلِ الزَّيْغِ وَالْخُسْرَانِ

(۹۸) اے میرے سکون وآسائش! اے پھول، اے صفائی و پاکیزگی کی روح! اے وہ ذات جو گمراہ اور نقصان اٹھانے والوں کے لیے غضب ہے۔

يَا فَضْلَ مَنْ فَضُلَتْ بِنِسْبَتِهِ الْعُلَى

يَا عَبْدَ مَنْ هُوَ سَيِّدُ الْإِمْكَانِ

(۹۹) اے اس ذات اقدس ﷺ کے فضل (سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ علیہ) جس کی نسبت سے بلندیوں نے فضیلت پائی، اے اس ذات اطہر ﷺ کے خادم وغلام جو عالم امکان کے سردار ہیں۔

جِئْنَاكَ نَرْجُوْ مِنْكَ فَضْلًا أَنْ حَبَا

فَضْلُ الرَّسُوْلِ لَكَ الْعُلُوَّ الدَّانِيْ

(۱۰۰) ہم آپ کے پاس آپ کے فضل وکرم کی امید میں آئے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے فضل وکرم نے آپ کو بلندی قرب بخشی ہے۔

عَظُمَ الْعُلُوُّ فَأَنْتَ فِرْدُوْسُ الْمُنَى

كَرُمَ الدُّنُوُّ فَأَنْتَ قِطْفٌ دَانِ

(۱۰۱) بلندی عظمت والی ہوگئی کیونکہ آپ امیدوں کی جنت ہیں، قربت بزرگی والی ہوگئی اس لیے کہ آپ تیار شدہ پھل ہیں۔

أَجِدِ الْعِنَايَةَ لَا يَقِلُّ جُدُوْدُنَا

أَعِدِ الْإِعَانَةَ لَا يَقُلْ لَكَ وَانِ

(۱۰۲) عنایت فرمایئے ہمارے نصیب میں کمی نہیں ہے بس ایک بار پھر مدد کیجئے تا کہ کوئی یہ نہ کہے۔

أَنْ قَدْ أَعَنْتَ وَمَا عَنَيْتَ مُعَيَّنٌ
فَلِأَيِّ مَعْنًى ذَا الْمُعَانِ مُعَانِ؟

(۱۰۳) (کوئی یہ نہ کہے کہ) آپ نے تو مدد فرمادی اور آپ نے جو قصد کیا وہ بھی معلوم ہے پھر کس وجہ سے یہ غلام امداد یافتہ مشقت میں ہے۔

إِنْ كَانَ لِلأَضْيَافِ نُزْلٌ عِنْدَكُمْ
فَقِرَى ثَأْرِي مِنْ أُولِي عُدْوَانِ

(۱۰۴) اگر آپ کی بارگاہ میں مہمانوں کی ضیافت ہوتی ہے تو میری مہمان نوازی دشمنوں سے میرا انتقام ہے۔

أَرْجُو الشَّفَاعَةَ مِنْكَ عِنْدَ أَبِيكَ إِذْ
بَابُ العِنَايَةِ لَا يُسَدُّ لِعَانِ

(۱۰۵) میں آپ کے والد بزرگوار (شاہ عین الحق رحمۃ اللہ علیہ) کی بارگاہ میں شفاعت کی امید رکھتا ہوں کیونکہ عنایت و بخشش کا دروازہ ایک اسیر کے لیے بند نہیں کیا جا سکتا۔

فَحَيَا الحَيَاءِ مُبَسِّمٌ زُهَرَ الْغِنَى
أَنَا مُلْتَجٍ وَالْمُلْتَجَى عُثْمَانِي

(۱۰۶) شرم و حیاء کی بارش بخشش کے شگوفوں کو جلا بخشنے والی ہے، میں التجاء و آرزو کرنے والا ہوں اور جس سے التجاء کی جا رہی ہے وہ باصفت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سخی ہیں۔

فَإِذَا رَأَيْتَ إِجَابَةً. فَانْهَضْ إِلَى
قَبْرِ الْمَجِيْدِ الْأَمْجَدِ الرُّوْحَانِي

(۱۰۷) اگر تم دعا کی قبولیت دیکھنا چاہتے ہو تو عظمت و بزرگی والے کی روحانی قبر کے پاس آؤ۔

وَهُنَاكَ فَاسْتَفْرِغْ بِجُهْدِكَ لِلدُّعَا
إِنَّ الْمَقَامَ مَقَامُ الإِسْتِيْمَانِ

(۱۰۸) اورتم وہاں دعا کے لیے تمام تر کوشش کے ساتھ تیار ہو جاؤ بیشک وہ مقام امن وسلامتی طلب کرنے کا مقام ہے۔

أَخْضِلْ ثَرَاهُ بِعَبْرَةٍ هَطَّالَةٍ
أَفَمَا تَرَى طَلًّا عَلَى رَيْحَانِ

(۱۰۹) مزار شریف کی مٹی کو مسلسل بہنے والے آنسوؤں سے تر کردے کیا تو پھول پر شبنم نہیں دیکھتا؟

هٰذَا الَّذِيْ يَدْعُوْكَ يَا عَيْنَ العَطَا
مِنْ ضَيْفِكُمْ وَالضَّيْفُ غَيْرُ مُهَانِ

(۱۱۰) اے سراپا جود وعطا یہ جو آپ کو پکار رہا ہے آپ کا مہمان ہے اور مہمان کو رسوا نہیں کیا جاتا۔

كُنْ عِنْدَ شِدَّتِهِ الشَّهِيْدَ وَدَارِهِ
يَا اِبْنَ الشَّهِيْدِ بِدَارِهِ عُثْمَانِ

(۱۱۱) سختی ومشقت کے وقت آپ موجود ہوں اور اس کی مدد فرمائیں اے اس ذات کے فرزند جن کو ان کے گھر میں شہید کر دیا گیا۔

لَا أَسْئَلُ الْأُمَرَاءَ بَلْ إِيَّاكَ إِذْ
لَمْ يُبْنَ بَابُ الفَضْلِ فِي الْإِيْوَانِ

(۱۱۲) میں امراء سے طلب نہیں کرتا بلکہ آپ ہی سے التجاء کرتا ہوں کیونکہ فضل وکرم کا باب (امراء کے) ایوانوں میں تعمیر ہی نہیں کیا گیا۔

أَرْجُوْ عَطَائَكَ كَارِهًا لِعَطَائِهِمْ
إِذْ لَيْسَ بَابُ الْمَجْدِ فِي الدِّيْوَانِ

(۱۱۳) شاہان وقت کے عطیات کو ٹھکراتے ہوئے میں آپ کی عطا کی امید کرتا ہوں، اس لیے کہ ان لوگوں کے پاس بزرگی وسخاوت ہوتی ہی نہیں ہے۔

جَانَبْتُ ظُلْمَتَهُمْ وَجِئْتُ إِلَيْكَ إِذْ

مَا ثَمَّ بَابُ النُّوْرِ فِيْ وِجْدَانِيْ

(۱۱۴) میں امراء کی تاریکی سے کنارہ کش ہوکر آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کیونکہ میرا ضمیر و وجدان کہتا ہے کہ وہاں ان لوگوں کے ہدایت کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

قَدْ كُنْتَ يَا تَيْمَ اِبْنِ حَمْزَةَ سَيِّدًا
فَرْدًا فَرِيْدًا فَاقِدًا لِمُدَانِ

(۱۱۵) اے ابن حمزہ (یعنی شمس مارہرہ اچھے میاں) کے غلام! آپ سردار، یکتائے روزگار اور اپنے ہم عصروں ومماثل کو پیچھے چھوڑنے والے ہیں۔

أَنَّى مَا خَلَا رَيْحَانَ آلِ مُحَمَّدٍ
ذَاكَ ابْنَ شَيْخِكَ سَيِّدِيْ وَأَمَانِيْ

(۱۱۶) سوائے آل محمد کے خوشبودار پھول کے (یعنی حضرت شاہ آل رسول احمدی مارہروی)، کیونکہ وہ آپ کے شیخ کے فرزند، میرے سردار اور میری جائے پناہ ہیں۔

كَهْفَ الوَرَى كَنْفَ الهُدَى كَشْفَ البَلَا
غَيْثَ النَّدَى لِإِغَاثَةِ الْهَيْفَانِ

(۱۱۷) حضور شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ مخلوق کی پناہ گاہ، ہدایت کے محافظ، بلاؤں کو دور کرنے والے اور پیاسوں کی فریادرسی کے لیے عطاو بخشش کی بارش ہیں۔

حَلَّالَ مُشْكَلَةٍ تُعِيْ أَهْلَ النُّهَى
دَفَّاعَ مُعْظَلَةٍ عَنِ اللَّهْفَانِ

(۱۱۸) آپ رحمۃ اللہ علیہ ان مشکل مسائل کو حل کرنے والے ہیں جو عقل مندوں کو عاجز کر دیتے ہیں کمزوروں سے دشواری وسختی کو دور کرنے والے ہیں۔

بِأَبِيْ وَأُمِّيْ لَا يُقَاسُ بِجُوْدِهِ
مَا لَيْسَ يُدْرَكُ بِالسُّؤَالِ حَبَانِيْ

(۱۱۹) میرے ماں باپ ان پر قربان، ان کی سخاوت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، انہوں نے مجھے وہ چیز بغیر طلب کے بخش دی جو سوال کر کے بھی نہیں پائی جاسکتی۔

مَا بِعْتُ نَفْسِيْ مِنْهُ، بَلْ هُوَ بِالسَّخَا
وَالْجُوْدِ مِنْ أَيْدِي الْعُنُوْدِ شَرَانِيْ

(۱۲۰) میں نے اپنی جان کو ان کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا بلکہ انہوں نے جود وسخا کے ذریعے مخالفین کے ہاتھوں سے مجھے خرید لیا۔

يَوْمًا أَحَاطَ بِيَ الْعِدَى وَدَنَا الرَّدَى
إِذْ جَا يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَرَعَانِيْ

(۱۲۱) اس دن جس دن دشمنوں نے مجھے گھیر لیا اور ہلاکت قریب ہوگئی تو اچانک وہ اپنی چادر کھینچتے ہوئے آئے اور مجھے بچالیا۔

لَا أَعْدِلَنَّ بِهِ وَلٰكِنْ أَنَّهُمَا
بَحْرَانِ سَبَّاقَانِ يَوْمَ رِهَانِ

(۱۲۲) میں کسی کو ان کے برابر ہرگز نہیں سمجھتا لیکن آپ دونوں حضرات (حضرت شاہ عین الحق قادری اور حضور سیف اللہ المسلول رحمہما اللہ) مقابلے کے دن سبقت لے جانے والے شہسوار (گھڑسوار) ہیں۔

جَاوَزْتُمَا الْمِيْتَاءَ أَوَّلَ وَهْلَةٍ
وَالْخَيْلُ مَازَالَتْ عَنِ الْمِيْطَانِ

(۱۲۳) آپ دونوں نے مقابلے میں متعین آخری حد کو بھی پار کرلیا حالانکہ دیگر گھوڑے ابھی ابتدائی مرحلے سے بھی نہیں بڑھے تھے۔

فَسَبَقْتُمَا فِي الْفَضْلِ مَنْ سَابَقْتُمَا
وَبَقِيْتُمَا لَا تُقْدَرَانِ لِمَانِ

(۱۲۴) آپ دونوں حضرات فضیلت میں ہر اس شخص سے سبقت لے گئے جس سے بھی مقابلے کیا اور آپ اس حالت میں رہے کہ کسی اندازہ لگانے والے کے لیے آپ دونوں حضرات کی عظمت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے۔

مَنْ أَنْتُمَا قَمَرَا جَلَالٍ، بَلْ عَلَى

عَرْشِ الْخِلَافَةِ وَالْعُلَى عُمَرَانِ

(۱۲۵) اور آپ دونوں حضرات کون ہیں؟ آپ نے عزت ومنزلت کے دو چاند ہیں بلکہ خلافت وبلندیوں کے مرتبے پر عمرین ہیں۔ یعنی حضرت صدیق اکبر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

يَحْكِيْ بَهَاءَ كُمَا وَنُوْرَ سَنَاكُمَا
قَمَرَانِ مُعْتَوِرَانِ فِي الْأَعْنَانِ

(۱۲۶) آپ دونوں (حضرت شاہ عین الحق اور سیف اللہ المسلول رحمہما اللہ) آسمان کے کناروں میں پے در پے چمکنے والے چاند سورج ہیں آپ دونوں کی چمک دمک کے مشابے ہوسکتے ہیں۔

حَكَيَا. وَلٰكِنْ مَا اسْتَتَمَّا إِذْ بَدَا
لَهُمَا الْأُفُوْلُ وَنَازِعُ اللَّمْعَانِ

(۱۲۷) اور لیکن وہ دونوں مشابہت میں مکمل نہیں ہیں کیونکہ ان دونوں (چاند، سورج) کے لیے غروب ہونا ہے اور ان کی روشنی یعنی چمک دمک بھی ختم ہونے والی شے ہے۔

مَنْ شِئْتُ أَسْئَلُ مِنْكُمَا مَا أَنْتُمَا
إِلَّا لِشَيْخِكُمَا الْكَرِيْمِ يَدَانِ

(۱۲۸) آپ دونوں میں سے جن سے مَیں چاہوں مانگ لوں، آپ دونوں تو حضور شیخ اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دو دست ہیں۔

فَاللّٰهُ رَبُّكُمَا غَدًا لَقَّاكُمَا
مُتَجَلِّيًا بِاللُّطْفِ وَالرِّضْوَانِ

(۱۲۹) تو آپ دونوں کا رب اللہ تعالیٰ ہے آپ دونوں کو بروزِ قیامت ملاقات سے مشرف فرمائے گا اس طرح کہ تجلی فرماتے ہوئے، مہربانی ورضامندی کے ساتھ۔

وَجَزَاكُمَا بِمَثُوْبَةٍ مِنْ عِنْدِهٖ
فِيْ عَدْنِهٖ بِنَبِيِّهٖ الْعَدْنَانِيْ

(۱۳۰) اور آپ دونوں کو اپنے نبی عدنان ﷺ کے واسطے میں اپنی جانب سے اپنی جنت عدن میں ثواب عظیم عطا فرمائے۔

تَمَّ الدُّعَا فَارْجِعْ غَنِيًّا غَانِمًا
وَاقْصِدْ سَمِيَّ السَّيِّدِ الْبَغْدَادِيْ

(۱۳۱) دعا مکمل ہوگئی۔ اب انعام واکرام پا کر واپس لوٹ اور تاجدار بغداد کے ہم نام کا قصد کر۔

اَلْعَالِمَ الْعَلَّامَةَ الْعَلَمَ الَّذِيْ
ذِكْرَاهُ فَائِحَةٌ بِكُلِّ مَعَانِ

(۱۳۲) وہ جو عالم ربانی، علامہ اور ایسا نشان راہ ہیں جن کی توصیف وثنا ہر جگہ ہو رہی ہے (اور وہ شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ ہیں)۔

أَعْظِمْ بِبَحْرٍ فِيْهِ أَنْهَارٌ بِهَا
مَاءٌ لَهُ وَصْفَانِ مُخْتَلِفَانِ

(۱۳۳) ممدوح یعنی حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی عظیم سمندر ہیں جس میں علم ومعرفت کی نہریں ہیں اور ان کا پانی دو مختلف وصف رکھتا ہے۔

فَهَلَاهَلٌ مُرْوٍ لِأَرْبَابِ الْوِلَا
أَوْ هَلْهَلٌ مُرْدٍ أُولِي الْأَضْغَانِ

(۱۳۴) اور وہ (دو صفات) اہلِ محبت کے لیے صاف سیراب کرنے والا پانی ہیں اور بغض و کینہ رکھنے والوں کے لیے زہر قاتل ہیں۔

أَمْوَاجُهَا بِيْضٌ قَوَضِيْبُ أُلْبِسَتْ
حُلَلًا مُمَشَّقَةً مِنَ الْإِثْخَانِ

(۱۳۵) ان نہروں کی موجیں چمکتی کاٹنے والی تلواریں ہیں جن کو زیادہ خون ریزی کی بنا پر خون سے رنگے ہوئے سرخ جوڑے پہنا دیے گئے ہیں۔

هَاجَتْ وَمَاجَتْ وَالسَّمَاءُ تَفِيْضُ وَالْ

إِجْبَالُ لَيْسَ يَنُبُّ عَنْ كِنْعَانِ

(۱۳۶) ان موجوں نے جوش مارا، آسمان سے بارش برس رہی ہے اب پہاڑ پر چڑھنا کنعان کو نہیں بچا سکتا۔

فَعَلَتْ بِهِمْ مَا فِيهِ عِبْرَةُ مِثْلِهِمْ
فَعَلَتْ عَلَى نَجْدٍ سُيُوْلُ رَثَانِ

(۱۳۷) ان موجوں نے ان گمراہ لوگوں کا وہ حشر کیا جو ان جیسوں کے لیے نمونہ عبرت ہیں۔ مسلسل بارش کے سیلاب بلند زمین سے اونچے ہو گئے۔

حَتَّى تَدَاعَتْ لِلْخَرَابِ رُبُوْعُهُ
وَبَكَتْ بَوَاكِيَ النَّجْدِ فِي الْمِيْدَانِ

(۱۳۸) یہاں تک کہ اس بلند زمین پر موجود در و دیوار نے بربادی کی وجہ سے گویا ایک دوسرے کو پکارنا شروع کر دیا اور وہاں کی نوحہ خوان عورتیں باہر میدان میں رونے کے لیے نکل آئیں۔

فَاللهُ رَبُّكَ سَيِّدِيْ أَبْقَاكَ بِالْ
إِيْقَانِ وَالإِتْقَانِ وَالإِبْقَانِ

(۱۳۹) اے میرے آقا (یعنی تاج الفحول شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) آپ کا پروردگار آپ کو یقین کامل، ثابت قدمی اور خیر کثیر کے ساتھ سلامت رکھے۔

رَبِّيْ يُنَضِّرُ وَجْهَكَ الأَسْنَى كَمَا
تَرْوِيْ حَدِيْثَ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ

(۱۴۰) میرا پروردگار عزوجل آپ کے روشن چہرے کو تروتازہ رکھے جس طرح آپ علم و معرفت کی باتوں کو (یعنی حدیث پاک) بیان فرما رہے ہیں۔

غَضًّا طَرِيًّا كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ
عَنْ مَالِكٍ نَافِعٍ أُمَّانِ

(۱۴۱) (آپ کا علم و معرفت کی باتوں کو بیان کرنا) اس حال میں کہ وہ تروتازہ ٹہنی کی طرح

ہیں کہ آپ اپنے اکارب سے وہ اپنے بڑوں سے اور وہ نافع (ایک تابعی کا نام) رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہیں جو سب کے سب معتمد ہیں۔

وَمُسَلْسَلًا بِالْمَجْدِ وَالأَفْضَالِ عَنْ
إِتْقَانِ ضَبْطٍ لَيْسَ فِيْهِ تَوَانِ

(۱۴۲) اور یہ (حدیث پاک کا علم) فضل و بزرگی کے ساتھ مسلسل ہے یعنی چل رہا ہے جو مضبوطی واحتیاط سے ہے جس میں کوئی سستی نہیں ہے۔

مَافِيْهِ تَدْلِيْسٌ وَلَا وَهْمٌ وَلَا
عَيْبُ الشُّذُوْذِ وَوَصْمَةُ الْإِيْهَانِ

(۱۴۳) اس (علم حدیث) میں نہ تدلیس ہے نہ تو کوئی وہم، نہ شاذ ہونے کی کمی اور نہ ہی کمزوری کا طرق ہے۔

يَا بَاغِيًا لِنَجَاتِكَ الْزَمْ غَرْزَهُ
يَحْمِيْكَ عِنْدَ طَوَارِقِ الْحَدَثَانِ

(۱۴۴) اے اپنی نجات کو طلب کرنے والے ممدوح (یعنی حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ) کے دامن کو مضبوطی سے تھام لو وہ حوادث زمانہ کے نزول کے وقت تیری حمایت کریں گے۔

فَالْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جُلَسَاؤُهُمْ
وَالطِّيْبُ حَظٌّ فِيْهِ لِلنَّدْمَانِ

(۱۴۵) یہ ایسی جماعت ہے کہ جن کے ہم نشین بد بخت نہیں ہو سکتے اور خوشبو میں ہم نشینوں کا بھی حصہ ہے۔

تِلْكَ الْعُلَى تِلْكَ الْمَكَارِمُ حَقَّةٌ
لَا مَا ادَّعَتْهُ عَشِيْرَةُ الإِدْهَانِ

(۱۴۶) (حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ) کی یہ بلندیاں یہ حسن اخلاق کے پہلو درست ہیں نہ کہ وہ باتیں جن کا منافقین کی طرف سے الزام ہے۔

غُرُّوْا وَغَرُّوْا غَيْرَهُمْ بِلِسَانِهِمْ
هٰذَا اللِّسَانُ فَأَيْنَ مِنْ بُرْهَانِ؟

(۱۴۷) مخالفین نے خود بھی دھوکہ کھایا اور دوسروں کو بھی اپنے کلام سے دھوکہ دیا یہ سب زبانی باتیں ہیں ان کی دلیل ان کے پاس کہاں ہیں؟

هٰذَا الْمَقَامُ فَهَلْ قِيَامٌ ثَابِتٌ؟
هٰذَا الْمَكَانُ فَهَلْ مِنْ اِسْتِمْكَانِ؟

(۱۴۸) یہ دنیا ایک عارضی پناہ گاہ ہے تو کیا اس میں ہمیشہ رہنا ہے؟ یہ ایک مکان ضرور ہے لیکن کیا اس نے ہمیشہ قائم رہنا ہے۔

أَعْمَالُهُمْ أَقْوَالُهُمْ أَشْغَالُهُمْ
كُلٌّ عَلَى بُعْدٍ مِنَ الْقُرْآنِ

(۱۴۹) منافقین وگمراہ لوگوں کے اعمال، اقوال، ان کی مصروفیات یہ سب کے سب قرآن مجید کے احکامات سے دور ہیں۔

هُمْ يُعْرَفُوْنَ بِنَتْنِ مَا فِيْهِمْ كَمَا
بِالْعَرْفِ يُعْرَفُ عَارِفٌ حَقَّانِيْ

(۱۵۰) اور وہ گمراہ لوگ اپنی بدبو سے پہچانے جاتے ہیں جس طرح کہ حق تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے کو اپنی خوشبو سے پہچانا جاتا ہے۔

اَلرَّفْضُ فِيْ جَلْوَاتِهِمْ وَالشِّرْكُ فِيْ
خَلْوَاتِهِمْ وَالْكُفْرُ فِي الْإِجْنَانِ

(۱۵۱) ان کی مجلسوں میں رافضیت ہے اور ان کی خلوتوں میں شرک ہے اور باطن میں کفر ہے۔

دَانُوا الْمُقِيْتَ بِمَقْتِهِ وَمَقَالُهُمْ
مَعَ ذَاكَ أَنَّا سَادَةُ الْإِنْسَانِ

(۱۵۲) انہوں نے اللہ تعالیٰ جو قدرت رکھنے والا ہے اس کی عبادت اس کی ناراضگی کے

ذریعے کی، اس کے باوجود ان کی باتیں یہ ہیں کہ ہم انسانوں کے سردار ہیں۔

خَذَلُوا الشَّرِيعَةَ ثُمَّ هُمْ سُبُلُ الْهُدَى
وَبِهِمْ قِيَامُ الدِّيْنِ فِي الأَزْمَانِ

(۱۵۳) ان لوگوں نے شریعت کو چھوڑ دیا پھر بھی (اپنے گمان میں) ہدایت کے راستوں پر ہیں اور گویا ان ہی سے زمانوں میں دین اسلام کا قیام ہے۔

هٰذَاكَ ظَنُّهُمُ الَّذِيْ أَرْدَاهُمُ
وَالظَّنُّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْإِيْقَانِ

(۱۵۴) یہی ان کا گمان ہے جس نے انہیں ہلاک کر دیا اور گمان یقین کے مقابلے میں کسی کام نہیں آتا۔

فَنَصِيْرُ دِيْنِ الْحَقِّ لَيْسَ بِفَاجِرٍ
وَنِظَامُ دِيْنِ اللهِ غَيْرُ دَدَانِ

(۱۵۵) تو دین حق کا مددگار فاسق و فاجر نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے دین کا نظام بے ہودہ لوگوں کے پاس نہیں ہوتا۔

مَا مُذْنِبٌ يَحْلُوْ لَدَيْهِ مَذَاقُهُمْ
إِلَّا أُذِيْقَ مِنَ الْحَمِيْمِ الْآنِيْ

(۱۵۶) کسی گناہ گار کے ہاں ان کا مشرب (طریقہ) پسندیدہ نہیں ہے بلکہ اس کے لیے بھی بالکل ایسا ہے جیسا کہ سخت گرم پانی اسے پلایا جاتا ہو۔

لَا يَقْتَفِيْهِمْ سَنْبَلِيٌّ أَوْ شِنَا
نِيٌّ فَيَنْجُ بِسَنْبَلٍ وَشِنَانِ

(۱۵۷) (نیک لوگوں کی پیروی) صرف رومی اور شامی لوگ نہیں کریں گے کہ وہی لوگ اپنے مقام روم وشام میں نجات پائیں۔

إِذْ أَنَّ حُكْمَ اللهِ لَيْسَ بِقَاصِرٍ
وَالشَّرْعُ جَاءَ لِسَائِرِ الْعِمْرَانِ

(۱۵۸) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم کوئی کم یا محدود نہیں ہے بلکہ شریعت ہر شہر و خطے والوں کے لیے آئی ہے۔

صَهْ يَارِضَا لَا تَكْتَرِثْ لِخُثَالَةٍ
سَتَطِيْرُ فِيْ نَسْمٍ وَفِيْ نَسْمَانِ

(۱۵۹) اے رضا! اب خاموشی اختیار کیجئے تو کسی کم ظرف وحقیر کی بالکل پرواہ نہ کریہ تو معمولی، نرم ہوا کے جھونکے میں اڑ جائے گا۔

وَرَعَتْكَ عَيْنُ اللهِ قُمْ فَاسْمَعْ إِلَى
قَوْلِيْ فَقَوْلِيْ مُنْشِطُ الْأَذْهَانِ

(۱۶۰) اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے آپ ہمت کر کے کھڑے ہوں اور میری بات کو سنو کیونکہ میری بات ذہنوں کو تازگی بخشتی ہے۔

إِنِّيْ إِذَامَا هَمَّ هَمٌّ دَاهِمٌ
فَأُهَمَّ هِمْتُ وَقُلْتُ فِيْ هَيَمَانِيْ

(۱۶۱) جب کوئی شخص شدید غم ہجوم کا ارادہ کرتا ہے اور مجھے رنجیدہ کرتا ہے تو میں محبت میں جھوم جاتا ہوں اور اسی کیفیت میں پکارتا ہوں۔

لِلّٰهِ شَيْئًا لِلْفَقِيْرِ الْعَانِيْ
يَا شَيْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ

(۱۶۲) اے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فقیر غم کے قیدی کو اللہ تعالیٰ کے واسطے کچھ عطا کیجئے۔

لِلّٰهِ شَيْئًا لِلْأَثِيْمِ الْجَانِيْ
يَا ابْنَ الْكَرِيْمِ الدَّائِمِ الْغُفْرَانِ

(۱۶۳) اور اے ہمیشہ کرم وعطاؤں کی بارش کرنے والے (یعنی نبی کریم ﷺ) کے لخت جگر اللہ تعالیٰ کے واسطے اس گناہگار مجرم کو کچھ عطا کیجئے۔

أَعْنِيْ الْبَصَائِرَ دَرْكُ سِرِّكَ وَالنُّهَى

نَكَصَتْ بِلَا شُرْبٍ إِلَى الْأَعْطَانِ

(۱۶۴) یا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مقام و مرتبہ کے ادراک نے بصیرتوں کو عاجز کر دیا اور عقلیں بغیر پانی پیے ہی اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ گئیں۔

فَالْقَوْلُ قَوْلُ الصُّمِّ فِي الْأَصْوَاتِ
وَالْمَدْحُ مَدْحُ الْعُمْيِ لِلْأَلْوَانِ

(۱۶۵) لہٰذا آپ کے متعلق کوئی بات کرنا بہروں کا آوازوں کے متعلق بات کرنا ہے اور آپ کی تعریف و توصیف اندھوں کے رنگوں کی تعریف کرنے کی مثل ہے۔

مَنْ قَالَ لَيْسَ وَرَاءَ عَبَّادَانَ شَيْءٌ؛
أَنْتَ الْوَرَاءُ وَرَاءَ عَبَّادَانِ

(۱۶۶) کون کہتا ہے کہ عبادان علاقے کے بعد کوئی اور آبادی نہیں ہے آپ تو عبادان کے علاوہ بھی قطبیت کے مقام پر فائز ہیں۔

يَا مَنْ مَكَانَتُهُ بِجَمْعِ الْأَوْلِيَا
كَمَكَانَةِ الْأَرْوَاحِ فِي الْأَبْدَانِ

(۱۶۷) اے وہ ذات پاک (یعنی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ) جس کا مرتبہ تمام اولیاء کرام کے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ روحوں کا مرتبہ جسموں میں ہے۔

وَالْبَحْرِ فِي الْأَنْهَارِ وَالْقُرْآنِ فِي الْـ
أَسْفَارِ وَالْآبَاءِ فِي الْوِلْدَانِ

(۱۶۸) اور جس طرح سمندر کا مقام و مرتبہ نہروں کے درمیان، قرآن مجید کا تمام آسمانی کتابوں اور آباؤ اجداد کا اولاد کے درمیان ہے۔

وَالنُّورِ فِي الْإِنْسَانِ وَالْإِنْسَانِ فِي الْـ
أَعْيَانِ وَالْأَعْيَانِ فِي الْجُثْمَانِ

(۱۶۹) اور جیسا کہ روشنی کا مرتبہ انسان کی آنکھوں کی پتلی میں اور پتلی کا آنکھوں میں اور آنکھوں کا جسموں میں ہے (اسی طرح حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے)۔

وَالطِّيْبِ فِي الرَّيْحَانِ وَالرَّيْحَانِ فِي ال
قُضْبَانِ وَالْقُضْبَانِ فِي الْعِيْدَانِ

(۱۷۰) اور جس طرح کہ خوشبو کا مقام پھول میں اور پھول کا شاخوں میں اور شاخوں کا تنوں میں ہے۔

أَدْعُوْكَ بِالْقَلْبِ الْحَزِيْنِ وَقَدْ مَضَى
أَنْ لَا يُجَازَى الْحُزْنُ بِالْحِرْمَانِ

(۱۷۱) اور یا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میں آپ کو غمزدہ دل سے پکار رہا ہوں اور نیک لوگوں کی سنت رہی ہے کہ غمزدہ شخص کو غم کے بدلے میں محرومی نہیں دی جاتی۔

إِنْ لَمْ تَكُنْ لِيْ قُرْبَةٌ إِلَّا الْوِلَا
فَوِلَاكَ أَوْجَهُ أَوْجُهِ الْقُرْبَانِ

(۱۷۲) یا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آپ کی محبت کے علاوہ نیک عمل نہیں ہے تو آپ کی محبت قرب کے اسباب میں سب سے عمدہ سبب ہے۔

أَوْرَدْتُ رَاحِلَتِيْ مَوَارِدَ حُبِّكُمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ آوَانِي

(۱۷۳) میں اپنی سواری (یعنی اپنی ذات کو) آپ کی محبت کے سمندر کے کنارے پر لے آیا ہوں تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لیے جس نے مجھے پناہ دی۔

لَمْ أَعْتَقِدْ فِيْكُمْ بِسُوْءٍ سَاعَةً
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِي

(۱۷۴) میں نے آپ کے متعلق کبھی برا اعتقاد نہیں رکھا تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے بداعتقادی سے عافیت بخشی ہے۔

يَا غَوْثَنَا قَلْبِيْ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ
وَنَدَاكَ خَيْرُ نَدٍ عَلَى الْمَوْتَانِ

(۱۷۵) اے ہمارے مددگار میرا دل حالت نزع میں ہے اور آپ کے کرم کی بارش تو مردوں

وَالطِّيْبِ فِي الرَّيْحَانِ وَالرَّيْحَانِ فِي ال
قُضْبَانِ وَالْقُضْبَانِ فِي الْعِيْدَانِ

(۱۷۰) اور جس طرح کہ خوشبو کا مقام پھول میں اور پھول کا شاخوں میں اور شاخوں کا تنوں میں ہے۔

أَدْعُوْكَ بِالْقَلْبِ الْحَزِيْنِ وَقَدْ مَضَى
أَنْ لَا يُجَازَى الْحُزْنُ بِالْحِرْمَانِ

(۱۷۱) اور یا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میں آپ کو غمزدہ دل سے پکار رہا ہوں اور نیک لوگوں کی سنت رہی ہے کہ غمزدہ شخص کو غم کے بدلے میں محرومی نہیں دی جاتی۔

إِنْ لَمْ تَكُنْ لِيْ قُرْبَةٌ إِلَّا الْوِلَا
فَوِلَاكَ أَوْجَهُ أَوْجُهِ الْقُرْبَانِ

(۱۷۲) یا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ میرے پاس آپ کی محبت کے علاوہ نیک عمل نہیں ہے تو آپ کی محبت قرب کے اسباب میں سب سے عمدہ سبب ہے۔

أَوْرَدْتُ رَاحِلَتِيْ مَوَارِدَ حُبِّكُمْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ آوَانِي

(۱۷۳) میں اپنی سواری (یعنی اپنی ذات کو) آپ کی محبت کے سمندر کے کنارے پر لے آیا ہوں تمام تعریفیں اس پاک ذات کے لیے جس نے مجھے پناہ دی۔

لَمْ أَعْتَقِدْ فِيْكُمْ بِسُوْءٍ سَاعَةً
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِي

(۱۷۴) میں نے آپ کے متعلق کبھی برا اعتقاد نہیں رکھا تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے مجھے بداعتقادی سے عافیت بخشی ہے۔

يَا غَوْثَنَا قَلْبِيْ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ
وَنَدَاكَ خَيْرُ نَدٍ عَلَى الْمَوْتَانِ

(۱۷۵) اے ہمارے مددگار میرا دل حالت نزع میں ہے اور آپ کے کرم کی بارش تو مردوں

(۱۸۱) کوئی حرج نہیں ہے کہ میرے گناہوں نے اس کی آگ کو بھڑکایا، آپ اس کی دشمنی کی آگ کو پانی کے چھینٹوں سے بجھادیں گے۔

فَاجْعَلْ عُبَيْدَكَ هَادِيًا مَهْدِيًّا
يَمْحُو الضَّلَالَةَ فِي رِضَا الرَّحْمٰنِ

(۱۸۲) یاغوث پاک رحمۃ اللہ علیہ آپ اپنے اس غلام کو ہدایت یافتہ وہادی بنادیں جو رحمٰن عزوجل کی خوشنودی کی خاطر گمراہی کو مٹائے۔

أَ أُضَاعُ فَقْرًا أَمْ أُضَامُ مَذَلَّةً
أَوْ لَسْتَ أَنْتَ بِضَامِنِيْ وَضَمَانِيْ

(۱۸۳) کیا میں نے بے بسی کے باعث ضائع (برباد) ہوجاؤں گا یا ذلت ڈال کر مجھ پر ظلم کیا جائے گا؟ کیا آپ میرے ضامن وکفیل نہیں ہیں۔

هٰذِيْ هُمُوْمٌ كُلُّهَا دَاءٌ وَلَا
كَرَزِيَّةٍ أَلْقَى مِنَ الْهِجْرَانِ

(۱۸۴) یہ تمام غم و پریشانیاں یقیناً بیماری ہیں مگر جدائی کی تکلیف سے زیادہ تکلیف دہ نہیں ہیں۔

يَا وَيْحَ مَنْ يَنْحَى إِلَيْكَ فَيَمْتَرِيْ
شُؤْمُ الذُّنُوْبِ وَأُلْفَةُ الْأَوْطَانِ

(۱۸۵) ہائے افسوس! اس شخص پر جو آپ کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ کرے پھر اس پر گناہوں کی نحوست اور وطن کی محبت طاری ہوجائے۔

نَالَ الْفِرَاقُ مِنَ الْفُؤَادِ مَرَامَهُ
هَيْهَاتَ لِلْإِسْلَاءِ وَالْإِسْكَانِ

(۱۸۶) جدائی کے غم نے دل سے اپنا مقصد پالیا لہٰذا تسلی دیئے جانا اور سکون پہنچایا جانا افسوس ناک معاملہ ہے۔

كَيْفَ الْوُصُوْلُ إِلَيْكَ يَا رُوْحَ الْمُنَى؟

يَا رَاحَتِيْ يَا سَلْوَةَ الأَحْزَانِ

(۱۸۷) آپ کی بارگاہ تک کیسے رسائی حاصل کی جاسکتی ہے؟ اے امیدوں کی جان، میرے چین وقرار، میرے غموں کی تسلی کرنے والے۔

كَيْفَ الْوُصُوْلُ وَحَالَ بَحْرٌ بَيْنَنَا،
وَسَفِيْنَتِيْ مُتَلَاطِمُ الطُّوْفَانِ

(۱۸۸) آپ کی بارگاہ تک رسائی کیسے ہو؟ حالانکہ ہمارے درمیان سمندر رکاوٹ ہے اور میری کشتی طوفان کا مرکز ہے۔

أَمْ كَيْفَ يَرْجُو الوَصْلَ عَبْدٌ بَاءَ فِيْ؛
سِجْنِ الشُّجُوْنِ بِأَسْوَءِ الْإِرْسَانِ

(۱۸۹) یا وہ غلام کیسے رسائی کی امید کرسکتا ہے جو غموں کے قید خانے میں رسیوں سے بُری طرح جکڑا ہوا ہے۔

قَلْبٌ شَجٍ مُشْجِيْ شَجِيْجٌ شَاجِنٌ
أَوَّاهُ مِنَ الإِشْجَاءِ وَالإِشْجَانِ

(۱۹۰) میرا ایک ایسا دل ہے جو غمگین، زخمی ہے ہائے اس کا غمگین وغمزدہ کرنا۔

أُرْفُقْ بِنَفْسِكَ يَا مُذَكِّرَ هَمِّهِ
هُوَ عَالِمُ الأَسْرَارِ وَالأَعْلَانِ

(۱۹۱) اے غم کو یاد دلانے والے! اپنی جان پر نرمی کر وہ ذات ظاہری و باطنی چیزوں کو جاننے والی ہے۔

فِيْهِ اسْتَجِرْ وَاسْتَجْرِ أَعْيَانَ الْغِنَى
وَبِهِ اسْتَعِنْ وَاسْتَغْنِ عَنْ أَعْوَانِ

(۱۹۲) اسی ذات میں پناہ گاہ تلاش کر، غناء کے چشمے جاری کرنے کی التجاء کر، ان سے مدد طلب کر اور دیگر مددگاروں سے بے نیاز ہوجاؤ۔

لَهَفِيْ عَلَيْكَ لَهَوْتَ، أَمْ لَمْ تَدْرِ أَنْ

غَشِيَ الْبَلَاءُ وَأَنْتَ فِي غَشَيَانِ

(۱۹۳) تجھ پر مجھے افسوس ہے کہ تو نے کھیل کود کیا، یا ناواقف ہے کہ مصائب نے گھیر لیا اور تو ابھی تک غفلت و بے ہوشی میں ہے۔

أَظَلُوْمُ إِنَّ الْعُمْرَ ظِلٌّ زَائِلٌ
وَالْمَوْتُ مَأْتِيٌّ وَكُلُّ فَانِ

(۱۹۴) اے بہت زیادہ ظلم وستم کرنے والے بیشک عمر (زندگی) ڈھلتا سایہ ہے اور موت آنے والی اور ہر شے فنا ہونے والی ہے۔

فَمَتَى تَلُوْذُ بِجَاهِهِ وَتَقُوْلُ: يَا
اَللّٰهُ! يَا رَبَّاهُ! يَا حَنَّانِيْ!

(۱۹۵) تم کب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے پناہ حاصل کرو گے اور پکارو گے اے اللہ، اے رب، اے لطف وکرم فرمانے والے!

يَا حَقُّ! يَا سُبُّوْحُ! يَا قُدُّوْسُ! يَا
مَنْ لَا يَسُوْغُ لِغَيْرِهِ سُبْحَانِيْ!

(۱۹۶) اے حق عزوجل اے سبوح، اے قدوس ذات اور اے وہ ذات جس کے سوا کسی کو ''سبحانی'' کہنا جائز نہیں ہے۔

اَلْعَبْدُ مُعْتَرِفٌ بِمُقْتَرَفَاتِهِ
وَيَظُنُّ أَنَّكَ رَاحِمُ النَّدْمَانِ

(۱۹۷) بندہ چیز اپنے گناہوں کا معترف ہے اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ تو شرمندہ شخص پر رحم فرمانے والا ہے۔

كَمْ نِعْمَةٍ أَوْلَيْتَ مَا أَنَا أَهْلُهَا؛
وَمَنَحْتَ مَجَّانًا بِلَا أَثْمَانِ

(۱۹۸) کتنی ہی نعمتیں ہیں جو تو نے عطا فرمائی ہیں جن کا میں اہل نہیں تھا اور تو نے بغیر کسی قیمت کے عطا فرمائی ہیں۔

سَمْعًا فُؤَادًا نَاظِرًا مُتَكَلِّمًا
بِجُلًّا يَدًا وَالْعَدُّ قَدْ أَعْيَانِي

(۱۹۹) (ان نعمتوں میں سے) کان، دل، آنکھ، زبان، ہاتھ، پیر ہیں اور ان کے شمار کرنے نے مجھے تھکا دیا ہے۔

وَأَجَلُّهَا دِينُ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى
وَالْاِعْتِصَامُ بِحَبْلِ سَبْحِ مَثَانِي

(۲۰۰) اور ان نعمتوں میں سب سے عظیم نعمت دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور قرآن مجید کو مضبوطی سے تھامنا ہے۔

أَخْضَلْتَ خَضْلَ خَضِيلَتِي لِخُضُلَّتِي
بِالْجُودِ مِنْكَ وَلَمْ تَذَرْ لِدِهَانِ

(۲۰۱) اے اللہ عزوجل تو نے میری تازگی زندگی کے واسطے میرے باغات کے پودوں کو اپنی کثیر بارش سے سیراب کر دیا اور قلیل بارش کے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔

أَيْقَظْتَنِي وَأَنَمْتَنِي وَعَصَمْتَنِي
مِمَّا يُسِيءُ بِأَعْيُنٍ تَعْرُعَانِي

(۲۰۲) تو نے مجھے بیدار کیا تو نے ہی مجھے نیند کی آغوش میں سلا دیا اور تو نے ہی برائی سے میری حفاظت کی ایسی نگہبانی کے ذریعے جو میری حفاظت کرتی ہے۔

مَا كَانَ صُبْحٌ فِي الدُّهُورِ وَلَا مَسَا
إِلَّا تَجَدَّدَ شَرْيَتِي وَ خِوَانِي

(۲۰۳) زمانے میں کوئی صبح و شام نہیں ہوتی مگر یہ کہ میرا کھانا اور پانی جدید ہو جاتا ہے۔

وَاللهِ لَمْ أَرَ مِنْكَ غَيْرَ تَرَحُّمٍ
وَتَرَانِي اللّٰهُمَّ حَيْثُ تَرَانِي

(۲۰۴) خدا عزوجل کی قسم میں نے تیری جانب سے سوائے رحم و کرم کے کچھ نہیں دیکھا جبکہ اے پروردگار تو تو مجھے دیکھ رہا ہے جس حال میں ہوں۔

أَنْسَاكَ دَهْرًا لَا أُفِيْقُ وَلَمْ تَكُنْ
نَاسِيَ فِي حِيْنٍ مِنَ الْأَحْيَانِ

(۲۰۵) میں ایک زمانے تک تجھے بھول جاتا ہوں مجھے اس بات کا ہوش تک نہیں آتا، حالانکہ تو نے مجھے کسی وقت بھی فراموش نہیں کیا۔ یعنی اپنی رحمت سے دور نہیں کیا۔

فَذَكَّرْ تَنِيْ بِالْجُوْدِ وَالْإِيْجَادِ إِذْ
مَا كُنْتُ فِي رُوْحٍ وَلَا جُسْمَانِ

(۲۰۶) تو نے مجھے جود وسخا کے ذریعے نوازا اور عدم سے وجود بخشنے میں یاد کیا، ایسے وقت میں جبکہ میں روح وجسم میں بھی نہیں تھا۔

هٰذَا فَعَلْتَ وَمِثْلَ ذٰلِكَ تَفْعَلُ
إِذْ أَنْتَ أَهْلُ الْفَضْلِ وَالْإِحْسَانِ

(۲۰۷) تو نے یہ کیا اور ایسا ہی تو کر رہا ہے کیونکہ تو ہی فضل واحسان کرنے کا اہل ہے۔

ثُمَّ اللَّئِيْمُ أَجَابَ دَاعِيَ نَفْسِهٖ
وَاسْوَأَتَاهُ. وَإِنْ غَفَرْتَ لِجَانِ

(۲۰۸) پھر مجھ جیسے ملامت زدہ نے اپنے نفس کی دعوت قبول کر لی، ہائے ذلت و رسوائی! اگر چہ تو نے مجرم وگناہ گار کی بخشش فرما دی۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تُعْصَى مُنْعِمًا
وَ يُطَاعُ كَلْبٌ بَيِّنُ الشَّنَآنِ

(۲۰۹) اے پروردگار عزوجل تجھے پاکی ہے انعامات فرمانے کے باوجود تیری نافرمانی کی جاتی ہے اور کھلی دشمنی والے شیطان ونفس کی اطاعت کی جاتی ہے۔

يَا هَيَّ لَيْسَ الْمَلْكُ يَسْأَمُ مِنْ نَدًى
وَالْعَبْدُ عِنْدَ الْحَفْدِ فِي ارْتِعْنَانِ

(۲۱۰) ہائے تعجب وحیرت! آقا بخشش وعطا کرنے سے رنجیدہ نہیں ہوتا اور غلام خدمت کے وقت سستی وکاہلی کرتا ہے۔

قَوَّيْتَهُ لِيُطِيْعَ وَالسَّمِجُ الرَّدِيْ
مَا زَالَ يَصْرِفُهَا إِلَى عِصْيَانِ

(۲۱۱) یا اللہ عزوجل تو نے اس بندے کو قوت عطا کی تا کہ وہ اطاعت کرے اور بدکار شخص اس قوت کو گناہوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔

إِنْ فَاتَهُ ذَنْبٌ فَعَجْزًا أَوْ كَمَا
قَصُرَتْ عَنِ الْحَلْوَا يَدُ الشَّعْبَانِ

(۲۱۲) اگر اس سے کوئی گناہ فوت ہو جاتا ہے تو وہ صرف مجبوری کی بناء پر ہوتا ہے یا جس طرح کہ پیٹ بھر کر کھا لینے والے شخص کا ہاتھ مٹھائی لینے سے قاصر رہتا ہے۔

إِنْ تَابَ تَابَ، وَقَصْدُهُ الرُّجْعَى فَمَنْ؟
يُدْرِيهِ فَرْقَ التَّوْبِ وَالثَّوْبَانِ

(۲۱۳) اگر وہ توبہ کرتا ہے تو پھر گناہ کی طرف لوٹ جاتا ہے بلکہ اس ارادے میں واپس لوٹنا ہوتا ہے۔ اب اس کو گناہوں سے توبہ کرنے اور اس توبہ سے واپس گناہ کی طرف لوٹنے کا فرق کون سمجھائے؟

وَاللهِ عَدْلٌ مِنْكَ إِنْ عَذَّبْتَهُ
وَبِذَاكَ تَشْهَدُ كِفَّتَا الْمِيْزَانِ

(۲۱۴) اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تو اسے عذاب دے تو یہ تیرا عین عدل و انصاف ہوگا اور اس بات کی گواہی میزان عمل کے دونوں پلڑے دیں گے۔

لٰكِنَّ عَفْوَكَ رَبِّ أَوْسَعُ لِيْ وَمَا
وَعَدَتْنِيَ الْأَلْطَافُ بِالْحُسْبَانِ

(۲۱۵) لیکن اے میرے پروردگار عزوجل! میرے لیے تیری معافی و بخشش زیادہ وسیع ہے اور مجھے تیرے لطف و کرم نے عذاب کی وعید نہیں سنائی۔

إِنْ لَمْ تُرِدْ إِلَّا مَلِيًّا وَاجِدًا
أَوَّاهُ فَمَنْ لِلْمُثْقَلِ الْمُدَّانِ؟

(۲۱۶) اگر تو نے پسند نہیں کیا مگر مالدار اور غنی کو تو آہ پھر اس قرض کے بوجھ کے لیے میرا (مددگار) کون ہوگا؟

حَاشَاكَ جُوْدَكَ لَا يُخَصُّ بِمُرْتَوٍ
وَنَدَى النَّدَى أَحْنَى عَلَى الْعَطْشَانِ

(۲۱۷) ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہے کہ تیرے جود و کرم کی بارش کسی سیراب شدہ کے ساتھ خاص ہو بلکہ تیری عطاء جود و کرم پیاسوں پر زیادہ مہربان ہے۔

فَبِلُطْفِكَ الْحَنَّانِ مَالِيَ مَلْجَأٌ
إِلَّا حَنَاؤُكَ مِنْ شَجٍ أَنَانِ

(۲۱۸) یا اللہ عزوجل تیرے لطف و کرم کی قسم! میری فریاد سننے کی تیرے سوا کوئی جگہ نہیں ہے مگر یہ کہ غمگین و آہ و زاری کرنے والے پر تیرا لطف و کرم خاص ہے۔

مَالِيْ إِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ إِلَّا الرَّجَا
وَالْمُصْطَفَى الْمَبْعُوْثُ بِالْفُرْقَانِ

(۲۱۹) میرے پاس تیری بارگاہ میں کوئی ذریعہ نہیں ہے سوائے امید کے اور حضور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس ذات کے جن کو فرقان (یعنی قرآن مجید) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

فَبِعِزِّكَ الْأَعْلَى وَقُدْرَتِكَ الَّتِيْ
لَا تَنْتَهِيْ بِزَمَانَةٍ وَمَكَانِ

(۲۲۰) تیری بلند و بالا عزت اور اس قدرت کاملہ کی قسم جو کسی زمان و مکان کے ساتھ محدود نہیں ہے۔

أَحْسِنْ إِلَيَّ بِحُسْنِ أَحْسَنِ مُحْسِنٍ
حَسَنٍ حَسِيْنٍ حَاسِنٍ حُسَّانِ

(۲۲۱) یا اللہ عزوجل تو مجھ پر فضل و احسان فرما تو سب سے بہتر احسان کرنے والے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن کے صدقے میں جو بے انتہا خوبصورت چمکتے جمال والے ہیں۔

أَجْزِلْ بِكِلْتَا الضَّرَّتَيْنِ تَنَعُّمِيْ
وَبِجَارَةٍ حَفَّتْ بِهَا هَاتَانِ

(۲۲۲) دنیا و آخرت میں تو میری راحت و آرام میں اضافہ فرما اور قبر میں بھی جو ان دونوں زندگیوں کے بیچ میں احاطہ کیے ہوئی ہے۔

بِكَ أَرْتَضِيْ رَبًّا كَرِيْمًا فَارْضَ بِيْ
عَبْدًا وَأَصْلِحْنِيْ لِأَنْ تَرْضَانِيْ

(۲۲۳) میں تیرے پروردگار و کریم ہونے میں راضی ہوں تو مجھے اپنا بندہ مان کر راضی ہو جا اور میری ایسی اصلاح احوال فرما کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

ثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ وَأَبْلِجْ حُجَّتِيْ
بِمَنِ ارْتَضَاهُ نَبِيًّا الثَّقَلَانِ

(۲۲۴) یا اللہ عزوجل تو میرے میزان عمل کے پلڑوں کو بھاری کر دے اور میری دلیل کو روشن فرما دے اس ذات پاک کے صدقے میں جس کو جن وانس نے نبی پسند کیا ہے۔

وَقِ حُرَّ وَجْهِيْ مِنْ لَظَاهَا بِالَّذِيْ
نَبَعَ الزُّلَالُ بِكَفِّهِ الْمُزْدَانِ

(۲۲۵) تو میرے چہرے کو جہنم کی آگ کے شعلوں سے بچا اس ذات گرامی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے جن کی مبارک ہتھیلی سے میٹھے پانی کے چشمے پھوٹے۔

قَدْ قُلْتَ إِنِّيْ عِنْدَ ظَنِّ الْعَبْدِ بِيْ
ظَنِّيْ بِكَ الْإِحْسَانُ يَا مَنَّانِيْ

(۲۲۶) یا اللہ تیرا فرمان ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان پر ہوں تو اے بہت زیادہ احسان و کرم فرمانے والے میں تیرے متعلق احسان و کرم کا امیدوار ہوں۔

وَإِذَا تَجَلَّى نُوْرُ حُسْنِ الْمُصْطَفَى
يَوْمَ الْجَزَا فَأَرِحْ بِهِ أَعْيَانِيْ

(۲۲۷) جب بروز حشر حسن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ فرمائے گا تو اس سے میری آنکھوں کو راحت و سکون بخشنا۔

أَرِنِيْ إِذَنْ قَمَرًا تَضَاءَلَ دُوْنَهُ

كُلُّ الكَوَاكِبِ، وَاخْتَفَى القَمَرَانِ

(۲۲۸) یا اللہ عزوجل تو مجھے اُس دن چاند صفت چہرے کا دیدار کرا دے جس کے مقابل تمام ستارے کمزور پڑ گئے اور بے نوازی کے سبب دونوں (یعنی چاند اور سورج) چھپ گئے۔

وَارْحَمْ أَبِيْ وَأَبَاهُ رَحْمًا دَائِمًا
وَاجْعَلْ قُبُوْرَهُمَا رِيَاضَ جِنَانِ

(۲۲۹) اور تو میرے والد اور دادا دونوں پر دائمی رحم فرما اور ان کی قبروں کو جنت کی کیاریاں بنادے۔

آنِسْهُمَا اللّٰهُمَّ فِيْ جَدَثَيْهِمَا
بِالْحُوْرِ وَالْغِلْمَانِ وَالرِّضْوَانِ

(۲۳۰) اے اللہ عزوجل ان دونوں کو اپنی قبروں میں حور وغلماں اور رضوان (داروغۂ جنت) کے ذریعے سے انسیت عطا فرما۔

أَبْدِلْهُمَا دَارًا وَجَارًا خَيِّرًا
مِنْ هٰؤُلَاءِ الدُّوْرِ وَالْجِيْرَانِ

(۲۳۱) اے اللہ عزوجل ان کو اس دنیا کے گھر اور پڑوسیوں کے بدلے جنت میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس عطا فرما۔

حَتّٰى يَقُوْلَ النَّاظِرُوْنَ إِلَيْهِمَا
بِتَعَجُّبٍ وَتَبَاشُرٍ وَتَهَانِ

(۲۳۲) یہاں تک کہ ان دونوں کی جانب دیکھنے والے تعجب، خوشی اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوئے کہیں۔

عَبْدَانِ مَرْحُوْمَانِ رَبٌّ غَافِرٌ
نُزُلٌ كَرِيْمٌ مَنْزِلٌ رُوْحَانِيْ

(۲۳۳) یہ وہ دو بندے ہیں جن پر رحم کیا گیا، بخشنے والا پروردگار، عمدہ سامان مہمان نوازی اور بہترین عمدہ منزل ومقام ہے۔

وَأَدِمْ شَآبِيْبَ الرِّضَا. وَنَدَى الْعَطَا
لِجَمِيْعِ أَهْلِ الدِّيْنِ وَالإِذْعَانِ

(۲۳۴) اے اللہ عزوجل تمام دین ویقین والوں پر اپنی رضاوخوشنودی کی اور اور عطاوبخشش کی بارش ہمیشہ رکھ۔

شَرَّفْتَنَا بِالْحَقِّ. فَانْصُرْنَا عَلَى
بِدَعِ الْعُنُوْدِ وَنِزْعَةِ الْمَجَّانِ

(۲۳۵) یا اللہ عزوجل تونے ہمیں دین حق کے ذریعے مشرف کیا تو اب دشمنوں، مخالفوں کی بدعتوں اور بے حیالوگوں کے فتنہ وفساد پر ہماری مدد فرما۔

حَتَّى نَكُوْنَ حُمَاةَ دِيْنٍ قَيِّمٍ
وَمُحَاةَ شَرِّ الزَّيْغِ وَالْبُطْلَانِ

(۲۳۶) یہاں تک کہ ہم دین قیم (ہمیشہ رہنے والا) کے مددگار ہوجائیں اور گمراہ وباطل لوگوں کے شروفساد کومٹانے والے بن جائیں۔

فَلَكَ الثَّنَاءُ بِبَدْئِهِ وَثِنَائِهِ
وَلَكَ الْمَدِيْحُ بِأَوَّلٍ وَبِثَانِ

(۲۳۷) اے رب عزوجل تیرے لیے حمد وثنا ہے ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں اول وآخر میں۔

وَصَلَاةُ رَبِّيْ دَائِمًا أَبَدًا عَلَى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ سَيِّدِ الْأَكْوَانِ

(۲۳۸) اور میرے رب تعالیٰ کی دائمی رحمت وسلامتی نازل ہو اس ذات پر جو مخلوق میں سب سے افضل اور سید کائنات ہیں۔

وَلِآلِ وَالْأَصْحَابِ وَلِأَحْبَابِ وَالْ
نُوَّابِ وَالْأَصْهَارِ وَالْأَخْتَانِ

(۲۳۹) اور آپ کی آل واصحاب، احباب، نائبین، سسر اور دامادوں پر رحمت نازل ہو۔

صَلَّى الْمَجِيْدُ عَلَى الرَّسُوْلِ وَفَضْلِهِ
وَمُحِبِّهِ وَ مُطِيْعِهِ بِحَنَانِ

(۲۴۰) بخشش کے ساتھ، سب سے بڑھ کر بزرگی والے رب عزوجل کی رسول پر رحمتیں ہوں اوران کے فضل پر، ان کے محب پراوران کے فرمانبردار پر۔

صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا مَلِكَ الوَرَى
مَا غَرَّدَ الْقُمْرِيُّ فِي الْأَفْنَانِ

(۲۴۱) اے مخلوق کے بادشاہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے جب تک کہ فاختائیں شاخوں پر چہچہاتی رہیں۔

صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا فَرْدَ العُلَى
مَا أَطْرَبَ الوَرْقَاءُ بِالإِلْحَانِ

(۲۴۲) اے بلندیوں، عظمتوں میں یکتا رب کائنات عزوجل آپ ﷺ پر درود نازل فرماتا رہے جب تک کہ فاختائیں خوش الحانی کے ساتھ گاتی رہیں۔

صَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا مَوْلَايَ مَا
رَنَّ الحَمَامُ عَلَى شُجُوْنِ البَانِ

(۲۴۳) اے میرے آقا! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی رہے جب تک کہ کبوتر بان درخت پر گنگناتے رہیں۔

القصيدة الثانية:

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ

(۱) حمد وثنا اس یکتا وتنہا ذات کے لیے ہی ہیں جو اپنی عظمت وجلال میں اکیلا ہے۔

وَصَلَاةُ مَوْلَانَا عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدِ

(۲) اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ ہو اس ذات اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ پر نازل ہو جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔

وَالْآلِ أَمْطَارِ النَّدٰى وَالصَّحْبِ سُحْبِ عَوَائِدِ

(۳) (اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ) اس آل پر نازل ہو جو بخشش کی برسات ہیں اور ان کے اصحاب رسول پر جو فوائد کی بدلیاں ہیں۔

لَاهُمَّ قَدْ هَجَمَ الْعِدَى مِنْ كُلِّ شَأْوٍ أَبْعَدِ

(۴) اے اللہ عزوجل دشمن لوگ قریب و بعید ہر طرف سے حملہ آور ہو چکے ہیں۔

فِيْ خَيْلِهِمْ وَرِجَالِهِمْ مَعَ كُلِّ عَادٍ مُعْتَدِ

(۵) وہ دشمن اپنی سواریوں (یعنی گھوڑوں) پر اور پیدل چل کر ہر ظالم و سرکش شخص کے ساتھ ہیں۔

هَاوِيْنَ زَلَّةَ مُثْبِتٍ بَاغِيْنَ ذِلَّةَ مُهْتَدِ

(۶) (اس حال میں کہ) وہ صاحب استقامت ثابت قدمی میں لغزش چاہتے ہیں، ہدایت یافتہ شخص کی ذلت چاہتے ہیں۔

لٰكِنَّ عَبْدَكَ آمِنٌ إِذْ مَنْ دَعَاكَ يُؤَيَّدِ

(۷) لیکن تیرا بندہ محفوظ و مامون ہے کیونکہ جس نے تجھے پکارا ہے اس کی تائید کی جاتی ہے۔

لَا أَخْتَشِيْ مِنْ بَأْسِهِمْ يَدُ نَاصِرِيْ أَقْوَى يَدِي

(۸) میں دشمنوں کی طاقت سے نہیں ڈرتا اس لیے کہ میری مدد کرنے والے کا ہاتھ سب سے طاقتور ہے۔

يَا رَبِّ يَا رَبَّاهُ يَا كَنْزَ الْفَقِيْرِ الْفَاقِدِ

(۹) اے میرے پروردگار عزوجل! اے محتاج بندے کے چھپے ہوئے خزانہ۔

بِكَ أَلْتَجِيْ بِكَ أَدْفَعُ فِيْ نَحْرِ كُلِّ مُهَدِّدِ

(۱۰) الٰہی عزوجل میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیرے ذریعے پر ڈرانے والے کو دفع کرتا ہوں۔

أَنْتَ الْقَوِيُّ فَقَوِّنِيْ أَنْتَ الْقَدِيْرُ فَأَيِّدِ

(۱۱) الٰہی تو طاقت و قوت والا ہے لہٰذا مجھے قوت عطا فرما تو قدرت والا ہے میری تائید فرما۔

فَإِلَى الْعَظِيْمِ تَوَسُّلِيْ بِكِتَابِهِ وَبِأَحْمَدِ

(۱۲) رب العلمین کی بارگاہ میں میرا وسیلہ اس کی کتاب اور احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

وَبِمَنْ أَتَى بِكَلَامِهِ وَبِمَنْ هَدَى وَبِمَنْ هُدِي

(۱۳) اور میرا وسیلہ وہ ذات گرامی ہے جو اس کا کلام لے کر آئی (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام) اور وہ جس نے ہدایت دی (یعنی نبی کریم ﷺ) اور ذوات قدسیہ جو ہدایت یافتہ ہیں (یعنی اصحاب کرام علیہم الرضوان)۔

وَبِطَيْبَةٍ وَبِمَنْ حَوَتْ وَبِمِنْبَرٍ وَبِمَسْجِدِ

(۱۴) اور (میرا وسیلہ) مدینہ طیبہ، اس کے ساکنین (یعنی شیخین کریمین علیہم الرضوان)، منبر رسول اور مسجد نبوی ہیں۔

وَبِكُلِّ مَنْ وَجَدَ الرِّضَا مِنْ عِنْدِ رَبٍّ وَاجِدِ

(۱۵) اور ہر وہ ذات (میرا وسیلہ ہے) جس نے رب کریم عزوجل سے خوشنودی و رضا پائی۔

لَاهُمَّ فَادْفَعْ شَرَّهُمْ وَقِنِي مَكِيدَةَ كَائِدِ

(۱۶) اے اللہ عزوجل تو ان دشمنان اسلام کے شر و فساد کو دور فرما اور مکر و فریب دینے والے کے مکر سے مجھے بچا۔

لَاهُمَّ سِتْرُكَ مُسْبَلٌ فَبِذَيْلِ حِفْظِكَ أَرْتَدِي

(۱۷) اے اللہ! تیری حمایت و نصرت کا پردہ تنا ہوا ہے تو تیری حفاظت کی چادر میں زیب تن کرتا ہوں۔

فَضْلُ الرَّسُولِ لَنَا وَمَنْ عَبَدَ الْمَجِيدَ يُمَجَّدِ

(۱۸) فضل رسول ہمارے لیے ہے (یعنی حضرت سیف اللہ المسلول) اور وہ شخص جس نے بزرگی والے رب عزوجل کی عبادت کی تو وہ بزرگی والا ہو گیا۔

اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لِعَاتٍ مُفْسِدِ

(۱۹) اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ ہے کسی نافرمان و فسادی کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

قُرْآنُنَا قُرْبَانُنَا وَاللهُ أَقْرَبُ شَاهِدِ

(۲۰) ہمارا قرآن ہمارے لیے تقرب الٰہی عزوجل حاصل کرنے کا وسیلہ ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے قریب شاہد ہے۔

لَا بَارَكَتْ يَدُ رَبِّنَا فِي نَجْدِ أَهْلِ مَفَاسِدِ

(۲۱) ہمارے رب عزوجل کا دست قدرت فساد کی جڑ نجد میں برکت نہ دے۔

فَبِهَا الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا جُنُودُ مُطَرَّدِ

(۲۲) کیونکہ وہاں (نجد) میں فتنے اور زلزلے ہیں اور وہاں مردود دھتکارے ہوئے کے لشکر ہیں۔

هِيَ مَطْلِعُ الْقَرْنِ الَّذِي قَرْنِ الْعَنِيدِ الْأَعْنَدِ

(۲۳) وہ نجد اس گھٹیا سینگ کے طلوع ہونے کا مقام ہے جو بہت زیادہ سرکش ہے۔

فَبِذَا أَتَانَا الْعِلْمُ فِي خَبَرٍ صَحِيحٍ مُسْنَدِ

(۲۴) اس کا علم ہمارے پاس صحیح مستند خبر سے آیا ہے۔

هَا فَلْيَكِدْنِي مَنْ يَشَأْ وَلْيَعْلُ وَلْيَسْتَنْجِدِ

(۲۵) خبردار جو چاہیے میرے ساتھ مکروہ فریب کرے، تکبر اور دلیری دکھائے۔

وَلْيَجْمَعَنْ شُرَكَاءَهُ أَنَا فِي حِمَايَةِ وَاحِدِ

(۲۶) اور اپنے دوستوں کو (حمایتی بنا کر) اکٹھا کرے میں فقط ایک ذات کی حمایت و حفاظت میں ہوں۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَ نَجْدِهِ نَدْعُو زَبَانِيَ أَنْجَدِ

(۲۷) وہ چاہے تو اپنے نجد کی مجلس میں (اپنے ہم نشینوں) کو پکارے، ہم حق کے بہادر سپاہیوں کو بلاتے ہیں۔

أَسَدٍ صَؤُولٍ ضَامِرٍ بَطَلٍ كَأَغْبَرَ آسُدِ

(۲۸) بھوکا سخت حملہ آور شیر، بہادر خاکی رنگ والے شیر کی طرح۔

فَضْلُ الرَّسُولِ هُوَ الَّذِي وَالَاهُ كُلُّ مُسَدَّدِ

(۲۹) فضل رسول (حضرت سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ علیہ) کی وہ ذات ہے جس سے ہر راہ راست پر چلنے والے کو عقیدت ہے۔

وَمُوَافِقٌ لِمُوَفَّقٍ يَحْظَى بِأَوْفَقِ مَقْصَدِ

(۳۰) اور وہ جس توفیق یافتہ کے موافق ہوتے ہیں وہ کامیاب ترین مقصد سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

أَعْظِمْ بِهِ كَمْ فَازَ مِنْ فَضْلٍ وَمَجْدٍ مَاجِدِ

(۳۱) وہ کتنی عظمت والے ہیں! وہ کتنے فضل وکرم اور بزرگی سے کامیاب وکامران ہو گئے۔

أَكْرِمْ بِهِ كَمْ حَازَ مِنْ فَيْضٍ وَجُوْدٍ جَائِدِ

(۳۲) وہ کتنے معزز ہیں انہوں نے کتنی سخاوت کو جمع کرلیا ہے۔

اُنْظُرْ بَوَارِقَهُ إِذَا بَرَقَتْ بِعَلْيَا فَرْقَدِ

(۳۳) ان کی بجلیوں کو دیکھو (یعنی حضرت سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ کی تصانیف کو) جب وہ فلک کی بلندیوں پر چمکتی ہیں۔

نِعْمَ الضِّيَاءُ وَيَالَهُ مِنْ وَاقِدٍ مُتَوَقِّدِ

(۳۴) کیا یہی اچھی روشنی ہے اور وہ کیا ہی تعجب خیز روشن اور فروزاں کرنے والے ہیں۔

بَلَغَ الْمَرَامَ بِنُوْرِهَا مَنْ شَاءَ إِلَّا الْمُعْتَدِيْ

(۳۵) ان (بجلیوں یعنی تصانیف) کے نور سے جس نے بھی چاہا مقصد ومراد کو پالیا سوائے حد سے گزرنے والے کے۔

لَرَأَى السَّبِيْلَ كَمَا نَرَى لَوْ كَانَ لَمْ يَتَمَرَّدِ

(۳۶) وہ بھی ہدایت کا راستہ دیکھ لیتا جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں اگر وہ سرکشی ونافرمانی نہ کرتا۔

لٰكِنَّ مُخْتَارَ الْعَمَى كَثَمُوْدَ كَارِهُ إِثْمِدِ

(۳۷) لیکن اندھے پن کو اختیار کرنے والا وہ قوم ثمود کی طرح ہے اثمد سرمے کو ناپسند کرتا ہے۔

فَعَمَى وَأَعْمَى مَنْ يَلِيْ وَكَذَاكَ كُلُّ مُبَعَّدِ

(۳۸) تو وہ بینائی سے محروم ہو گیا اور اس نے ہم نشینوں کو بھی اندھا کر دیا اور اسی طرح ہر (رحمت الٰہی) سے دور کیا جانے والا ہوتا ہے۔

غَلَبَتْهُ شِقْوَتُهُ وَقَدْ بُدِئَ الْكِتَابُ بِمَا بُدِيْ

(۳۹) اس پر اس کی شقاوت غالب آ گئی، یقیناً لوح محفوظ کا جس سے آغاز ہونا تھا ہو گیا۔

وَيْلًا لَهُ بَلْ لَيْسَ ذَا وَيْلًا وَلٰكِنْ فِي الْغَدِ

(۴۰) اس کے لیے (جس نے ہدایت حاصل نہیں کی) ہلاکت ہے لیکن یہ ہلاکت قیامت کے دن کی ہوگی۔

لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ بُؤْسِهٖ لَكِنَّهُ لَنْ يَفْتَدِيْ

(۴۱) اگر ضال و مضل اپنے عذاب کا فدیہ (بدلہ) دینا چاہیں تو فدیہ نہیں لیا جائے گا۔

فَاللّٰهُ يَجْزِيْكَ الْجَزَا يَا قَاصِمًا لِمُعَانِدِ

(۴۲) اے دشمنوں، مخالفوں کی کمر توڑنے والے (یعنی حضور سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے۔

إِذْ كَانَ هَدْيُكَ هَادِيًا يَحْمِيْ عَنِ النَّهَجِ الرَّدِيْ

(۴۳) کیونکہ آپ کی سیرت ہدایت دینے والی اور برے راستے سے حفاظت کرتی ہے۔

تَسْطُوْ عَلٰى أَهْلِ الْجَفَا سَطْوَ الْمُؤَمَّرِ مِنْ عَدِيْ

(۴۴) آپ رحمۃ اللہ علیہ بے وفا غدار لوگوں پر حملہ کرتے ہیں قبیلہ عدی کے سردار (حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ) کے حملہ کرنے کی طرح۔

قَطَعَتْ يَدَاكَ وَتِيْنَهُمْ بِمُحَدَّدٍ وَمُهَنَّدِ

(۴۵) آپ کے مبارک ہاتھ نے تیز ہندی تلوار سے ان مخالفوں کی شہ رگ کاٹ دی۔

فَسَبَحْتَ بَحْرَ دِمَائِهِمْ فِيْهَا تَرُوْحُ وَتَغْتَدِيْ

(۴۶) آپ نے ان کے خون کے سمندر میں تیراکی کی اور آپ اس میں صبح و شام آتے جاتے ہیں۔

أَثْخَنْتَهُمْ حَقًّا فَلَا يُقْتَصُّ مِنْكَ وَلَا تَدِيْ

(۴۷) آپ نے بحق ان کو قتل کیا ہے لہٰذا آپ سے نہ قصاص لیا جائے گا اور نہ آپ خون بہادیں گے۔

حَاجَجْتَهُمْ فَحَجَجْتَهُمْ وَحَجَجْتَ خَيْرَ مَعَابِدِ

(۴۸) آپ نے ان سے مناظرہ کیا اور دلیل و حجت میں ان پر غالب آگئے اور آپ نے سب سے افضل و بہتر عبادت گاہ کا حج کیا۔

وَقَصَدْتَ طَيْبَةَ طَيِّبٍ فَوَرَدْتَ أَعْذَبَ مَوْرِدِ

(۴۹) اور آپ نے پاکیزہ مدینۃ المنورۃ کا قصد کیا اور سب سے میٹھے پانی کے پاس آئے۔

رَحْلَكَ نَحْوَهُ فَشَهِدْتَ أَطْيَبَ مَشْهَدِ وَشَدَدْتَ

(۵۰) آپ نے اپنا کجاوہ اس کی طرف باندھا تو آپ سب سے پاکیزہ مقام پر حاضر ہوئے۔

كُلُّ مُقَوَّمٍ بِكَ يَهْتَدِي بِكَ يَقْتَدِي اَلْيَوْمَ

(۵۱) آج ہر ہدایت یافتہ آپ سے ہدایت پا رہا ہے اور آپ ہی کی پیروی کر رہا ہے۔

مَرْضِيًّا إِلَى عَدْنٍ كَأَحْسَنِ وَافِدِ فَحُشِرْتَ

(۵۲) چنانچہ آپ اچھے معزز مہمان کی طرح جنت میں جمع ہوں اس حال میں کہ آپ ان کے پسند خاطر ہوں۔

الْمُتَفَضِّلُ أَدْنَاكَ فِي ذَا الْمَقْعَدِ وَنَبِيُّكَ

(۵۳) اور آپ کے فضل و کرم والے نبی ﷺ آپ کو اس مقام میں اپنا قرب عطا فرمائیں۔

تَشَفَّعْ لِلرِّضَا عِنْدَ النَّبِيِّ الْأَمْجَدِ فَإِذَنْ

(۵۴) تو پھر بزرگی والے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں احمد رضا کے واسطے شفاعت کی بھیک مانگئے۔

لَا تَنْسَاهُ إِذْ هُوَ قَادِرِيٌّ أَحْمَدِي بِاللهِ

(۵۵) خدا عزوجل کی قسم! اس (احمد رضا) کو نہ بھولئے گا کیونکہ وہ بھی قادری احمدی ہے۔

يَا نَفْسُ طَابَ أَوَانُكِ فَتَشَكَّرِي وَتَجَلَّدِي

(۵۶) اے میری ذات تیرا زمانہ مبارک و پاکیزہ ہو گیا اب تو شکر گزاری کر اور ثابت قدم رہنے کی کوشش کر۔

أَتَتِ الْمُنَى وَدَنَا الْهَنَا فَلِوَجْهِ رَبِّكِ فَاسْجُدِي

(۵۷) آرزوئیں پوری ہوئیں خوشخبری کا وقت آ گیا اب تو اپنے رب عزوجل کی رضا کے لیے سجدہ ریز ہو جا۔

نَبَعَ الْعُبَابُ فَلَا ظَمَا وَسَخَا السَّحَابُ فَلَا صَدِي

(۵۸) پانی کے چشمے پھوٹے اب کسی کی پیاس باقی نہیں رہے گی، بادلوں نے جود و سخا کی پھر تو

کوئی پیاسا نہیں رہے گا۔

وَبَجَا الْجَمَالِ جَلَا الْعَنَا وَجَلَا الْجَلَالُ السَّرْمَدِیْ

(۵۹) حسن و جمال کے ظہور نے رنج و مشقت کو دور کر دیا اور ہمیشہ کی کامیابی واضح ہو گئی۔

وَجَنَا الْجِنَانِ لِمَنْ جَنَا فَکُلِیْ وَطِیْبِیْ وَاحْمَدِیْ

(۶۰) جنتی میوے اس کے ہیں جس نے ان کو چن لیا (تو اے جان) تو کھا اور خوش رہ اور حمد وثنا بیان کر۔

وَادْعِیْ قُلُوْبًا لَیِّنَةً وَدَعِی الْقَسِیَّ الْجَلْمَدِیْ

نرم دلوں کو بلاؤ اور سخت، پتھر دل کو چھوڑ دو۔

إِذْ أَنَّ هٰذَا عُرْسُ مَنْ بِنَدَاهُ مَزْرَعُنَا نَدِیْ

(۶۲) کیونکہ یہ اس ہستی کا عرس ہے (یعنی حضور سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ علیہ) جن کی سخاوت کی بارش سے ہماری کھیتیاں سرسبز و شاداب ہیں۔

لَا تَبْلُغِیْنَ مَدِیْحَهُ إِذْ أَنْتِ قَاصِرَةُ الْیَدِ

(۶۳) تم اس کی تعریف و توصیف کو بیان نہیں کر سکتے کیونکہ تو ایک عاجز و کمزور ہے۔

لٰکِنْ أُبَیِّنُ عَامَهُ وَزَمَانَ رِحْلَةِ سَیِّدِیْ

(۶۴) لیکن بیان کر عرس کا سال اور میرے سردار (حضور سیف اللہ المسلول رحمۃ اللہ علیہ) کے سفر آخرت کے زمانے کو۔

فِیْ مِصْرَ عَیْنٍ کَدُرَّتَیْ نِ بِنَظْمِ سِلْكٍ مُفْرَدِ

(۶۵) ان دونوں مصرعوں میں جو نظم (الفاظ) کی ایک لڑی میں دو موتیوں کے مثل ہوں۔

فَضْلُ الرَّسُوْلِ مُؤَبَّدٌ یَا فَضْلَ عُرْسٍ أَمَاجِدِ

(۶۶) فضل رسول رحمۃ اللہ علیہ کی کرم نوازیاں ہمیشہ رہیں ہائے تعجب! بزرگوں کے عرس کی فضیلت (ہم سے کہاں بیان ہو سکتی ہے)۔

هٰذَا وَصَلَّی رَبُّنَا بِتَکَرُّرٍ وَتَجَدُّدِ

(۶۷) یہ قصیدہ ختم ہوا تو اے ہمارے رب عزوجل درود و سلام کی بارش فرما کثرت کے ساتھ۔

عَلَى مَنْ يُوْصَفُ بِمُحَمَّدٍ وَبِأَحْمَدِ

(۶۸) ہمیشہ اس ذات گرامی پر جن کی بہت تعریف کی گئی اور وہ خود بہت حمد کرنے والے ہیں۔

وَالْأَصْحَابِ هُمْ مَأْوَايَ عِنْدَ شَدَائِدِ

(۶۹) اور ان کی آل واصحاب پر جو مصیبتوں کے وقت پناہ گاہ ہیں۔

غَرَّدَ الْوَرْقَا عَلَى بَانٍ كَخَيْرٍ مُغَرِّدِ

(۷۰) جب تک کبوتر درخت بان (ایک قسم کا درخت ہے) پر نغمہ سرائی کرتا رہے۔

❁❁❁❁

العلامة يوسف بن إسماعيل النبهاني

ثُمَّ غَزا الرومَ وأرضَ العجمِ
وَرَدَّ كُلَّ جَاهِلٍ مُرْتَدِّ

(۱) پھر روم سے اور عجم کے زمینوں کا ارادہ کیا اور ہر جاہل کو بیٹھ کے بل پھیر دیا۔

وَارْضَ عَنِ الْفَارُوْقِ أَفْضَلِ الْوَرَى
بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ الْإِمَامِ عُمَرَا

(۲) اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جو افضل الخلوق (مخلوق میں افضل) اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد امام ہیں۔

كَاسِرِ كِسْرَى وَمُبِيْدِ قَيْصَرَا
لَيْثِ الْوَغَا قَائِدِ آسَادِ الشَّرَى

(۳) جیسے کسریٰ کی قید اور قیصر کی ہلاکت، شیر کا شور، اندرائن کے سرداروں کا قائد۔

أَعْنِيْ أَبَا حَفْصٍ شَقِيْقِ زَيْدِ
وَارْضَ عَنِ الصِّهْرِ الْكَرِيْمِ الْأَفْضَلِ

(۴) میری مراد ابوحفص، زید کا حقیقی بھائی اور راضی ہو جو قریبی رشتہ دار، سخی، افضل ہے۔

زَوْجِ ابْنَتَيْ خَيْرِ نَبِيٍّ مُرْسَلِ
عُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ وَالْفَضْلِ الْجَلِيّ

(۵) اور جو نبی علیہ السلام کی دو صاحبزادیوں کے زوج، عثمان ذوالنورین سے جو فضل والے اعلیٰ ہیں۔

مُجَهِّزِ الْجَيْشِ لِخَيْرِ الرُّسُلِ
جَهَّزَهُ بِإِبِلٍ وَنَقْدِ

(۶) لشکر کو تیار کرنے والے، بہترین رسول کے لیے انہیں تیار کرنے والے اور اونٹ نقدی سے۔

وَارْضَ عَنِ الْمَوْلَى الْإِمَامِ حَيْدَرِ
زَوْجِ الْبَتُوْلِ أَصْلِ خَيْرِ عُنْصُرِ

(۷) اور راضی ہو آقا و مولیٰ امام حیدر جو حضرت فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کے شوہر اور اصل بہترین فرد ہیں۔

بَابِ النَّبِيِّ حَامِلِ بَابِ خَيْبَرَ
فَاتِحِهَا مِنْ بَعْدِ عَجْزِ الْعَسْكَرِ

(۸) نبی علیہ السلام کے دربان، خیبر کے فاتح لشکر کے عجز کے بعد۔

قَاتِلِ مَرْحَبٍ وَعَمْرٍو وَدِّ
وَارْضَ إِلٰهِي عَنْ تَمَامِ الْعَشَرَه

(۹) مرحب و عمرو کے قاتل، محبت رکھ اور راضی ہو جا یا اللہ تمام عشرہ مبشرہ سے۔

وَكُلِّ بَدْرِيٍّ وَأَهْلِ الشَّجَرَه
وَأُحُدٍ وَكُلِّ مَنْ قَدْ نَظَرَه

(۱۰) تمام بدر والوں سے، تمام شجر والوں سے، احد والوں سے اور ہر وہ جوان کا منظورِ نظر ہو۔

فَكُلُّهُمْ قَوْمٌ عَدُوْلٌ بَرَرَه
وَاخْتِمْ لَنَا بِجَاهِهِمْ بِالرُّشْدِ

(۱۱) یہ تمام عادل اور نیکوکار ہیں ہمارے لیے مہر ہے ان کی راہنمائی و رہبری، منصب

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فَقَدْ تَمَّ الْخَبَرْ
عَنْ مَوْلِدِ الْمُخْتَارِ سَيِّدِ الْبَشَرْ

(۱۲) اور اللہ کا شکر ہے کہ خبر مکمل ہوئی نبی علیہ السلام مختارِ کائنات سردار کی پیدائش کی۔

أَلْفٌ ثَلَاثُمِائَةٍ وَاثْنَا عَشَر
تَارِيْخُ نَظْمِ عَقْدِ هَذِهِ الدُّرَرِ

(۱) ایک ہزار تین سو بارہ (تقریباً) اِن موتیوں کو لڑی میں باندھنے کی تاریخ۔

❁❁❁❁

بِنُوْرِ سِرَاجِ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدٍ
عَلَى كُلِّ جُزْءٍ مِنْ جَمِيْعِ الْوَرَى نَقْشُ

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہان کو روشن کرنے والے کے نور سے تمام مخلوق میں سے ہر ایک کے جز پر نقش ہے۔

هُوَ الْحِرْزُ مَحْفُوْظٌ بِهٖ كُلُّ كَائِنٍ
هُوَ الْأَصْلُ مِنْهُ الْعَرْشُ قَدْ كَانَ وَالْفَرْشُ

(۲) وہ جو محفوظ و مامون ہیں پر ہونے والی بات سے وہ اصل ہیں (سب جانتے ہیں) عرش سے ہو یا فرش سے۔

❁❁❁❁

أَيَّدَتْ خَيْرَ الْوَرَى مُعْجِزَاتُ
كُلُّهَا آيَاتُهَا بَيِّنَاتُ

(۱) تمام معجزات و آیات بینات (روشن آیات) نے اِن سے افضل الخلق کی تائید کی۔

فَاعِلَاتُن فَاعِلُن فَاعِلَاتُ
وَمَدِيْدٌ حُكْمُهَا دَائِمَاتُ

(۲) کرنے والی' کرنے والا' کرنے والیاں (فاعلاتن' فاعلن' فاعلات (یہ بحر ہے) اور اُس کا حکم ہمیشہ اور دیرپا ہے۔

❁❁❁❁

بِمُحَمَّدٍ نُوْرِ الْمَعَارِفِ شَامِلُ
لَوْلَاهُ مَاعَرَفَ الْفَضَائِلَ فَاضِلُ

مُتَفَاعِلَنْ مُتَفَاعِلَنْ مُتَفَاعِلُ
كَمُلَتْ صِفَاتُ عُلَاهُ فَهُوَ الْكَامِلُ

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (معروف ومشہور) معرفتوں کے نور ہیں اگر وہ نہ ہوں تو فضل کے فضائل نہ معروف ہوں' متفاعلن' متفاعلن' متفاعل (بحر) اُن کی صفاتِ کمالیہ ہی کامل ہیں۔

❁❁❁❁

فَضَّلَ اللهُ سَيِّدَ الْخَلْقِ , قَدَمَا
وَأَتَاهُ مِنْ فَضْلِهِ الْإِصْطِفَاءُ

(۱) اللہ نے سید الخلق کو پہلے سے ہی فضیلت دی اور اپنے فضل سے اُن کو چُن لیا۔

وَلَقَدْ خَصَّهُ بِأَعْلَى الْمَزَايَا الْ
غُرُّ مِنْهَا الْمِعْرَاجُ وَالْإِسْرَاءُ

(۲) اور البتہ اُن کو اعلیٰ اوصاف سے خاص فرمایا اُن میں سے معراج اور اسراء ہے۔

إِذْ لَهُ بِالْبُرَاقِ أَرْسَلَ جِبْرِيْ
لَ سَفِيْرًا مَا مِثْلُهُ سَفَرَاءُ

(۳) کیونکہ اُن کے لیے براق بھیجا، جبرائیل علیہ السلام کو سفیر بنا کر بھیجا اُس جیسا سفر کوئی نہیں۔

فَأَتَاهُ فَقَالَ مَوْلَاكَ يَدْعُوكَ
إِلَيْهِ وَحَبَّهَذَا الدُّعَاءُ

(۴) تو وہ اُن کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ کا مولیٰ آپ کو بلاتا ہے کتنی پیاری دعا' دعوت تھی۔

قَالَ فَارْكَبْ فَجَاءَ يَرْكَبُ لَكِنْ
قَدْ تَبَدَّى مِنَ الْبُرَاقِ إِبَاءُ

(۵) عرض کی سوار ہو جائیں تو وہ آئے اور سوار ہوئے لیکن براق نے کچھ انکار ظاہر کیا۔

قَالَ جِبْرِيْلُ مَعَ مُحَمَّدٍ الْمُخْ
تَارِ تَأْبَى أَمَا لَدَيْكَ حَيَاءُ

(۶) جبرئیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کہا جو کہ مختار ہیں تم انکار کرتے ہو کیا حیا نہ آئی؟

إِنَّهُ أَكْرَمُ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَرْ
كَبْكَ مِنْ قَبْلُ مِثْلُهُ كُرَمَاءُ

(۷) یہ افضل المخلوق ہیں ان سے پہلے کوئی معزز تم پر سوار نہ ہوا۔

فَأَطَاعَ الْبُرَاقُ وَارْفَضَّ مِنْهُ
عَرَقٌ حِيْنَ عَمَّهُ اسْتِحْيَاءُ

(۸) تو براق نے اطاعت کی اور تو اُس نے آنسو بہائے اور خود کو عام سا سمجھا اور حیا والا ہوا (عاجزی نے اُسے منتخب کرایا)۔

فَعَلَاهُ الْبَدْرُ التَّمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ
لَيْلًا فَضَاءَ مِنْهُ الْفَضَاءُ

(۹) تو بارتمام ابوالقاسم نبی علیہ السلام اُس پر سوار ہوئے رات کو فضا چل رہی تھی (رات کی فضاؤں میں)۔

رَاحَ يَهْوِي بِهِ وَحَدُّ انْتِهَاءِ الطَّطَرْفِ
مِنْهُ إِلَى خُطَاهُ اِنْتِهَاءُ

(۱۰) وہ اپنی خواہش کے مطابق تیز چلتا رہا جہاں اُس کی نظر کی انتہاء ہوتی وہاں اُس کا قدم پڑتا۔

مَرَّ فِيْ طَيْبَةٍ وَمُوْسَى وَعِيْسَى
وَلَقَدْ شُرِّفَتْ بِهِ إِيْلِيَاءُ

(۱۱) وہ طیبہ، موسیٰ، عیسیٰ کے پاس سے گزرا اور انہیں سب پر فضیلت دی گئی۔

ثُمَّ صَلَّى بِالْأَنْبِيَاءِ إِمَامًا
وَبِهِ شَرَّفَ الْجَمِيْعَ اِقْتِدَاءُ

(۱۲) پھر انہوں نے امام بن کر سب انبیاء کو نماز پڑھائی اس طرح انہیں اقتداء کا شرف حاصل ہوا۔

وَمَطٰى سَارِيًا إِلَى الْأُفْقِ الْأَعْلٰى
وَحَيْثُ الْعُلَا وَحَيْثُ الْعَلَاءُ

(۱۳) اور وہ پھر اُفق اعلیٰ کی طرف چلے بلند اور بلند۔

سَبَقَتْهُ إِلَى السَّمٰوَاتِ كَيْمَا
ثُمَّ تُجْرِيْ اِسْتِقْبَالَهُ الْأَنْبِيَاءُ

(۱۴) سب آسمانوں سے آگے بڑھتے گئے پھر انبیاء اُن کے استقبال کے لیے آئے۔

فَعَلَى فَوْقَهَا كَشَمْسِ نَهَارٍ
أَطْلَعَتْهُ بَعْدَ السَّمَاءِ سَمَاءُ

(۱۵) اس سے بھی اوپر جیسے دن میں سورج آسمان در آسمان طلوع ہوتا ہے۔

رَحَّبَ الرُّسُلُ بِالْحَبِيْبِ وَكُلٌّ
فِيْهِ إِمَّا أَبُوَّةٌ أَوَ إِخَاءُ

(۱۶) (رسول) رسولوں نے حبیب علیہ السلام کو مرحبا کہا اس میں سب تھے باپ ہوں یا بھائی۔

وَجَمِيْعُ الْأَفْلَاكِ مَعَ مَا حَوَتْهُ
قَدْ تَبَاهَتْ وَزَادَ فِيْهَا الْبَهَاءُ

(۱۷) تمام آسمان اور جن اشیاء پر وہ مشتمل ہیں وہ آپس میں فخر کرتے رہے اور فخر کو بڑھاتے رہے۔

وَالسَّفِيْرُ الْأَمِيْنَ خَيْرُ رَفِيْقٍ
لَمْ يُفَارِقْ وَهٰكَذَا الرُّفَقَاءُ

(۱۸) اور امین ہم سفر بہترین ساتھی اُن سے جدا نہ ہوا اسی طرح ساتھ رہا۔

قَالَ لَمَّا طَابَ الْوُصُوْلُ لِطُوْبٰى
لَوْ تَقَدَّمْتُ حَلَّ فِيَّ الْفَنَاءُ

(۱۹) تو جب وہ مقامِ طوبیٰ پر پہنچے تو عرض کیا اب آگے بڑھا تو میں فنا ہو جاؤں گا۔

سِرْ هَنِيْئًا وَاذْكُرْ هُنَاكَ اِحْتِيَاجِيْ
يَا شَفِيْعًا تَحْتَاجُهُ الشُّفَعَاءُ

(۲۰) آگے اب آپ آہستہ آہستہ چلتے جائیں اور میری وہاں حاجت پیش کیجئے گا اے شفیع کئی شفاعت والے اُس کے محتاج ہیں۔

وَبِهٖ زُجَّ فِي الْبَهَاءِ وَفِي النُّوْرِ
إِلَى حَيْثُ كُلِّ خَلْقٍ وَرَاءُ

(۲۱) اور مبارک بادو فخر میں بڑھایا گیا' نور میں اور ہر مخلوق سے اوپر وراء۔

وَرَأَى اللهَ لَا بِكَمٍّ وَكَيْفٍ
لَا مَكَانٌ لَهُ وَلَا آنَاءُ

(۲۲) اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا بغیر کم وکیف کے نہ وہ مکاں نہ وقت۔

فَلَدَيْهِ فَوْقَ السَّمَاءِ وَتَحْتَ الْأَرْضِ
وَالْعَرْشُ الْحَضِيْضُ سَوَاءُ

(۲۳) تو وہ آسمان سے اوپر' زمین سے نیچے اور عرشِ مملوکہ سے نیچے اُس وقت سب برابر تھا۔

وَعَلَيْهِ صَبَّ الْمَكَارِمَ صَبًّا
وَلَهُ مِنْهُ جَلَّتِ الْآلَاءُ

(۲۴) اور اُن پر اخلاقِ حسنہ بہائے گئے اور اُن کو نعمتوں سے نوازا گیا۔

وَسَقَاهُ مِنْ بَحْرِهِ الْعَذْبِ أَسْرَارَ
عُلُوْمٍ بِهَا يَدُوْمُ ارْتِوَاءُ

(۲۵) اور انہیں میٹھے سمندر سے پلایا گیا' علوم کے راز' ہمیشہ والوں سے خوب سیراب کیا۔

لَا نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ وَلَا الْأَمْلَاكُ
تَدْرِي الْعَطَاءَ جَلَّ الْعَطَاءُ

(۲۶) کوئی نبی' کوئی رسول اور کوئی بادشاہ اُن عطا در عطاؤں کو نہیں جانتا۔

أَنْعَمَ اللهُ بِالصَّلَاةِ وَبِالْخَمْسِيْنَ
خَمْسًا فَتَمَّتْ النَّعْمَاءُ

(۲۷) اللہ نے پچاس میں پانچ نمازیں عطا فرمائیں تو نعمتیں تمام ہوئیں۔

ثُمَّ عَادَ الضَّيْفُ الْكَرِيْمُ إِلَى الأَهْلِ
وَقَدْ زَادَ بِرُّهُ وَالْحِبَاءُ

(۲۸) پھر وہ معزز مہمان واپس اپنے گھر والوں کے پاس آئے اور اُس کے پاس بہترین راز وتوشہ تھا۔

عَادَ قَبْلَ الصَّبَاحِ فَارْتَابَ فِيْ مَكَّةَ
قَوْمٌ مِنْ قَوْمِهِ بُلَدَاءُ

(۲۹) وہ صبح سے پہلے لوٹ آئے تو مکہ میں کچھ قوم کے لوگ نے اس معاملے میں شک کیا۔

أَعْظَمُوْا الأَمْرَ وَهُوَ فِعْلٌ عَظِيْمٍ
لَمْ تُشَابِهْ صِفَاتِهِ الْعُظَمَاءُ

(۳۰) اُن نے اسے عظیم امر خیال کیا اور وہ فعلِ عظیم ہے بھی' اُن کی صفات عظمیٰ کے کوئی مشابہ نہیں۔

جَلَّ قَدْرًا فَالْكَائِنَاتُ لَدَيْهِ
حُكْمُهَا ذَرَّةٌ حَوَاهَا الْفَضَاءُ

(۳۱) اُن کا مرتبہ بلند ہوا' کائنات اور اُس کا ذرّہ ذرّہ' فضا وہوا اُن کے حکم کے تابع ہے۔

جَادَ مَا جَادَ لِلنَّبِيِّ بِلَيْلٍ
بَعْدَهُ صُبْحُهُ وَقَبْلُ الْمَسَاءُ

(۳۲) کتنی عمدہ بات تھی جو نبی علیہ السلام کو رات کو حاصل ہوئی جس کے بعد صبح ہو اور اُسے پہلے شام ہو۔

لَوْ أَرَادَ الْقَدِيْرُ كَانَ بِلَحْظٍ
كُلُّ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ إِسْرَاءُ

(۳۳) اگر قادرِ مطلق چاہے تو یہ ایک لمحے میں یہ سب معاملات ہوں اور رات ابھی مکمل بھی نہ ہو۔

مِثَالٌ لِنَعْلِ الْمُصْطَفٰی مَا لَهٗ مِثْلُ
لِرُوْحِیْ بِهٖ رَاحٌ لِعَیْنِیْ بِهٖ کُحْلُ

(۱) آخری نبی علیہ السلام کے نعلِ پاک کی مثل (کوئی نہیں) میری روح کے لیے راحت میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

فَأَکْرِمْ بِهٖ بِمِثَالَ نَعْلٍ کَرِیْمَةٍ
لَهَا کُلُّ رَأْسٍ وَدَّ لَوْ أَنَّهٗ رِجْلُ

(۲) اِس نعلِ کریم کی عزت کر (کتنی پیاری ہے) ہر سردار اُس سے محبت کرے گا اگر وہ پیادہ ہو۔

❁❁❁❁

سر پہ رکھنے کو جل جائے نعلِ پاک حضور
تو پھر کہیں کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

وَلَمَّا رَأَیْتُ الدَّهْرَ قَدْ حَارَبَ الْوَرٰی
جَعَلْتُ لِنَفْسِیْ نَعْلَ سَیِّدِهٖ حِصْنَا

(۱) اور جب میں نے زمانہ دیکھا تو مخلوق کو باہم لڑتے دیکھا (فخر کرتے) میں نے خود کو حضور علیہ السلام کے نعلِ پاک کی خاک سمجھا۔

تَحَصَّنْتُ مِنْهُ فِیْ بَدِیْعِ مِثَالِهَا
بِسُوْرٍ مَنِیْعٍ نِلْتُ فِیْ ظِلِّهِ الْأَمْنَا

(۲) میں نے اِس واضح مثال کو اپنے لیے مضبوط قلع کی طرح بنالیا تو اِس کے سائے میں مجھے امن ملا۔

❁❁❁❁

عنوان الحِكَمْ

الشهورة ب"نونية البُستي"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زِيَادَةُ الْمَرْءِ فِيْ دُنْيَاهُ نُقْصَانٌ
وَرِبْحُهُ غَيْرَ مَحْضِ الْخَيْرِ خُسْرَانُ

(۱) دنیاوی چیزوں میں انسان کا اضافہ کرنا نقصان ہے، خالص نیکی کے بغیر اس کا نفع دھوکہ ہے۔

وَكُلُّ وِجْدَانِ حَظٍّ لَا ثَبَاتَ لَهُ
فَإِنَّ مَعْنَاهُ فِي التَّحْقِيْقِ فِقْدَانُ

(۲) اور اس میں سے جو کچھ لیا جاتا ہے، جو باقی نہیں رہتا - تو حقیقت میں اس کا مطلب محرومی ہے۔

يَا عَامِرًا! لِخَرَابِ الدَّهْرِ مُجْتَهِدًا
بِاللهِ هَلْ لِخَرَابِ الْعُمْرِ عُمْرَانُ

(۳) جو زندگی کو عارضی ٹھکانہ بنانے میں محنت کرتا ہے، تو کیا اللہ کی قسم زندگی کی بربادی میں کیا رکھا ہے؟

وَيَا حَرِيْصًا عَلَى الْأَمْوَالِ تَجْمَعُهَا
أُنْسِيْتَ أَنَّ سُرُوْرَ الْمَالِ أَحْزَانُ؟

(۴) اے دولت جمع کرنے کے حریص! کیا تم بھول جاتے ہو کہ دولت کا نشہ، لذت غموں کو جنم دیتی ہے؟

دَعِ الْفُؤَادَ عَنِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
فَصَفْوُهَا كَدَرٌ وَالْوَصْلُ هِجْرَانُ

(۵) اپنے دل کو دنیا اور اس کی زینت سے خالی کرو، جو اس کی صفائی سے مراد گندگی ہے اور اس کا ملنا، قریب ہونا ہے جو کہ حقیقت میں جدائی ہے۔

وَأَرْعِ سَمْعَكَ أَمْثَلًا أُفَصِّلُهَا
كَمَا يُفَصَّلُ يَاقُوتٌ وَمَرْجَانُ

(٦) میں جو استعارے و مثالیں تم سے اس طرح بیان کرتا ہوں، جیسے یاقوت اور مرجان کا فرق واضح بیان کیا جاتا ہے۔

أَحْسِنْ إِلَى النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوْبَهُمْ
فَطَالَمَا اِسْتَعْبَدَ الْإِنْسَانَ إِحْسَانُ

(٧) لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تا کہ تم ان کے دل جیت لو کیونکہ انسان ہمیشہ بھلائی سے ہی جیتتا ہے۔

يَا خَادِمَ الْجِسْمِ كَمْ تَسْعَى بِخِدْمَتِهِ
أَتَطْلُبُ الرِّبْحَ فِيمَا خُسْرَانُ؟

(٨) اے اپنے جسم کی خدمت کرنے والا پچھتائے گا، کب تک اس کی خدمت میں کوشش کرتا رہے گا؟ اور تم کب تک ایسے نفع کو طلب کرتے رہو گے جس میں نقصان ہے؟

أَقْبِلْ عَلَى النَّفْسِ وَاسْتَكْمِلْ فَضَائِلَهَا
فَأَنْتَ بِالنَّفْسِ لَا بِالْجِسْمِ إِنْسَانُ

(٩) اپنی روح کی طرف دیکھو اور اس کی خوبیوں کو مکمل کرو کیونکہ تم روح سے انسان ہو جسم سے نہیں۔

وَإِنْ أَسَاءَ مُسِيْءٌ فَلْيَكُنْ لَكَ فِيْ
عُرُوْضِ ذَلَّتِهِ صَفْحٌ وَغُفْرَانُ

(١٠) اگر کوئی آپ پر ظلم کرتا ہے۔ تو تمہارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ تم اس سے روگردانی کرو بلکہ درگزر سے پیش آئیں۔

وَكُنْ عَلَى الدَّهْرِ مِعْوَانًا لِذِيْ أَمَلٍ
يَرْجُو نَدَاكَ فَإِنَّ الْحُرَّ مِعْوَانُ

(١١) اور لوگوں کی مدد کریں جو آپ سے مدد کی امیدوار ہیں کیونکہ سخی شخص ہی مددگار رہتا ہے۔

وَاشْدُدْ يَدَيْكَ بِحَبْلِ اللهِ مُعْتَصِمًا
فَإِنَّهُ الرُّكْنُ إِنْ خَانَتْكَ أَرْكَانُ

(۱۲) اللہ کی رسی کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑو کیونکہ یہ ایک ستون ہے جب تمام ستون تمہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

مَنْ يَتَّقِ اللهَ يُحْمَدْ فِيْ عَوَاقِبِهِ
وَيَكْفِهِ شَرَّ مَنْ عَزُّوْا وَمَنْ هَانُوْا

(۱۳) جو اللہ سے ڈرتا ہے، اس کے نتائج میں اس کی تعریف کی جاتی ہے، اور یہ اس کی آزمائش کے لیے کافی ہے جو اسے نقصان پہنچاتے ہیں اور اسے حقیر سمجھتے ہیں۔

مَنِ اسْتَعَانَ بِغَيْرِ اللهِ فِيْ طَلَبٍ
فَإِنَّ نَاصِرَهُ عَجْزٌ وَخِذْلَانُ

(۱۴) جو اللہ کے سوا کسی اور سے معاملات میں مدد مانگتا ہے تو وہ اس کا مددگار بے بس اور ذلیل ہے۔

مَنْ كَانَ لِلْخَيْرِ مَنَّاعًا فَلَيْسَ لَهُ
عَلَى الْحَقِيْقَةِ إِخْوَانٌ وَأَخْدَانُ

(۱۵) جو شخص نیکیوں سے روکنے والا ہے تو حقیقت میں وہ کسی کا بھی خیر خواہ اور دوست نہیں ہوسکتا۔

مَنْ جَادَ بِالْمَالِ مَالَ النَّاسُ قَاطِبَةً
إِلَيْهِ وَالْمَالُ لِلْإِنْسَانِ فَتَّانُ

(۱۶) جو اپنے مال سے سخی ہوتا ہے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور مال انسان کے لیے بہت بڑی آزمائش ہے۔

مَنْ سَالَمَ النَّاسَ يَسْلَمْ مِنْ غَوَائِلِهِمْ
وَعَاشَ وَهُوَ قَدِيْرُ الْعَيْنِ جَذْلَانُ

(۱۷) جو لوگوں کے ساتھ پرامن رہتا ہے وہ ان کے مصائب سے محفوظ رہتا ہے اور وہ مطمئن

اور خوش وخرم زندگی گزارتا ہے۔

مَنْ كَانَ لِلْعَقْلِ سُلْطَانٌ عَلَيْهِ غَدَا
وَمَا عَلَى نَفْسِهِ لِلْحِرْصِ سُلْطَانُ

(۱۸) جس نے عقل کو اس کا صحیح غلبہ دیا ہے- وہ اس میں خواہش کے اثر سے مغلوب نہیں ہوگا۔

مَنْ مَدَّ طَرْفاً لِفَرْطِ الْجَهْلِ نَحْوَ هَوَى
أَغْضَى عَلَى الْحَقِّ يَوْمًا وَهُوَ خَزْيَانُ

(۱۹) جس نے خواہش کی راہ میں جہالت کی طرف نگاہ ڈالی ہے وہ صرف ایک دن حق سے چشم پوشی کرے گا اور اس طرح رسوا ہوگا۔

مَنْ عَاشَرَ النَّاسَ لَاقَى مِنْهُمْ نَصَبًا
لِأَنَّ سُوْسَهُمْ بَغْيٌ وَعُدْوَانُ

(۲۰) جو شخص لوگوں کے ساتھ خواہشات نفسانیہ کی وجہ سے میل جول رکھتا ہے تو اسے برا بدلہ ملے گا کیونکہ لوگوں کی عادت ظلم کرنے اور دشمنی کرنے کی ہے۔

وَمَنْ يُفَتِّشْ عَنِ الْإِخْوَانِ يَقْلِهِمْ
فَجُلُّ إِخْوَانِ هَذَا الْعَصْرِ خَوَّانُ

(۲۱) جو لوگ اپنے دوستوں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں اس بناء پر کہ وہ ان سے بغض رکھتا ہے - کیونکہ اس دور میں زیادہ تر دوست بے وفادار نہیں ہوتے۔

مَنِ اسْتَشَارَ صُرُوْفَ الدَّهْرِ قَامَ لَهُ
عَلَى حَقِيْقَةِ طَبْعِ الدَّهْرِ بُرْهَانُ

(۲۲) جو حوادث زمانہ سے نصیحت لیتا ہے، اس کے لیے زمانہ کی نوعیت کا ثبوت قائم کرتا ہے۔

مَنْ يَزْرَعِ الشَّرَّ يَحْصُدْ فِيْ عَوَاقِبِهِ
نَدَامَةً وَلِحَصْدِ الزَّرْعِ إِبَانُ

(۲۳) جو برائی کا بیج بوتا ہے تو اپنے انجام میں پچھتاوا ہی پائے گا کیونکہ اُس کی کھیتی کے

فصل کا واضح نتیجہ ہے۔

مَنِ اسْتَنَامَ إِلَى الْأَشْرَارِ نَامَ وَفِي
قَمِيْصِهِ مِنْهُمْ صِلٌّ وَثُعْبَانُ

(۲۴) جو برے لوگوں کے درمیان سکون تلاش کرتا ہے تو لوگوں ان کے لیے ایک اژدھے کی طرح ہیں۔

كُنْ رَيِّقَ الْبِشْرِ إِنَّ الْحُرَّ هِمَّتُهُ
صَحِيْفَةٌ وَعَلَيْهَا الْبِشْرُ عُنْوَانُ

(۲۵) چہرے کے لیے اکثر مسکرانے والے بنیں ایک صفحہ ہے جس پر مسکراہٹ اس کا عنوان ہے۔

وَرَافِقِ الرِّفْقَ فِيْ كُلِّ الْأُمُوْرِ فَلَمْ
يَنْدَمْ رَفِيْقٌ وَلَمْ يَذْمُمْهُ إِنْسَانُ

(۲۶) اپنے تمام معاملات میں نرمی برتیں۔ کیونکہ شریف آدمی کو (اپنی پسند) پر پچھتاوا نہیں ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کی طرف سے اسے ملامت ہوگی۔

وَلَا يَغُرَّنَّكَ حَظٌّ جَرَّهُ خُرُقٌ
فَالْخُرْقُ هَدْمٌ وَرِفْقُ الْمَرْءِ بُنْيَانُ

(۲۷) اور تم اس بات سے دھوکہ نہ کھاؤ کہ جس کام میں نرمی نہ ہو اس میں نفع ملے گا کیونکہ سختی بربادی ہے اور نرمی سے آبادی ہے۔

أَحْسِنْ إِذَا كَانَ إِمْكَانٌ وَمَقْدِرَةٌ
فَلَنْ يَدُوْمَ عَلَى الْإِحْسَانِ إِمْكَانُ

(۲۸) اچھی طرح سے کام کریں جب موقع خود کو پیش کرتا ہے، کیونکہ ایک شخص کے لئے موقع ہمیشہ کے لئے نہیں رہتا ہے۔

فَالرَّوْضُ يَزْدَانُ بِالْأَنْوَارِ فَاغِمَةً
وَالْحُرُّ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ يَزْدَانُ

(۲۹) باغ کی خوبصورتی اس کے پھولوں میں کھلی ہوئی نظر آتی ہے، انسان کی خوبصورتی عدل وکمال میں ہے۔

صُنْ حُرَّ وَجْهِكَ لَا تَهْتِكْ غِلَالَتَهُ
فَكُلُّ حُرٍّ لِحُرِّ الْوَجْهِ صَوَّانُ

(۳۰) اپنے چہرے کی حفاظت کرو اور اس کا پردہ مت اٹھاؤ کیونکہ تمام لوگ اپنے چہرے کی حفاظت کرتے ہیں۔

فَإِنْ لَقِيتَ عَدُوًّا فَالْقَهُ أَبَدًا
وَالْوَجْهُ بِالْبِشْرِ وَالْإِشْرَاقِ غَضَّانُ

(۳۱) اگر آپ کسی دشمن سے ملتے ہیں تو ہمیشہ اس سے مسکراتے ہوئے چہرے اور تابناک حالت کے ساتھ ملیں۔

دَعِ التَّكَاسُلَ فِي الْخَيْرَاتِ تَطْلُبُهَا
فَلَيْسَ يَسْعَدُ بِالْخَيْرَاتِ كَسْلَانُ

(۳۲) آپ جس بھلائی کی تلاش کرتے ہیں اس میں سستی چھوڑ دو کیونکہ کاہل اچھائی سے خوش نہیں ہوگا۔

لَا ظِلَّ لِلْمَرْءِ يَعْرَى مِن نُهًى وَتُقًى
وَإِنْ أَظَلَّتْهُ أَوْرَاقٌ وَأَفْنَانُ

(۳۳) تقویٰ اور عقل سے ہٹے ہوئے شخص کے لیے کوئی سایہ نہیں، چاہے پتوں اور شاخوں کا سایہ ہو۔

وَالنَّاسُ أَعْوَانُ مَنْ وَالَتْهُ دَوْلَتُهُ
وَهُمْ عَلَيْهِ إِذَا عَادَتْهُ أَعْوَانُ

(۳۴) اور لوگ اس کے ساتھ مدد کرتے ہیں جو اپنی ریاست چلاتا ہے- اور جیسے ہی اس کے مددگار لوگ اس کی طرف مائل ہوتے ہیں وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ مِنْ غَيْرِ مَالٍ بَاقِلٌ حَصِرٌ

وَبَاقِلٌ فِيْ ثَرَاءِ الْمَالِ سَحْبَانُ

(۳۵) سحبان نامی فصیح وبلیغ شخص جو مال کے بغیر (لوگوں کی نظر میں) غریب تھا، اور باقل جو غریب ہے اس کے پاس وہ مال ودولت ہونے کی وجہ سے سحبان کی طرح ہے۔ (یعنی لوگ پیسے کی وجہ سے بندے کو عزت دیتے ہیں نہ کہ علم کی وجہ سے)۔

لَا تُوْدِعِ السِّرَّ وَشَاءً بِهٖ مَذِلًا
فَمَا رَعَى غَنَمًا فِي الذَّوْقِ سِرْحَانُ

(۳۶) اپنی خفیہ باتیں کسی کے سامنے نہ رکھیں کہ وہ انہیں پھیلا دے گا کیونکہ مویشی بھیڑیوں کے اڈے میں نہیں چرائے جاتے۔

لَا تَحْسَبِ النَّاسَ طَبْعًا وَاحِدًا فَلَهُمْ
غَرَائِزٌ لَسْتَ تُحْصِيْهِنَّ أَلْوَانُ

(۳۷) لوگوں کو ایک مزاج کا مت سمجھو۔ مزاج ایسے ہیں کہ رنگوں کی طرح ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

مَا كُلُّ مَاءٍ كَصَدَّاءٍ لِوَارِدِهٖ
نَعَمْ! وَلَا كُلُّ نَبْتٍ فَهُوَ سَعْدَانُ

(۳۸) ہر ایک قسم کا پانی "صدا" (میٹھا پانی جو عرب میں مشہور تھا) پانی کی طرح جاری ہونے والا نہیں ہوتا جی ہاں! اسی طرح ہر اگنے والا پودا "سعدان" نامی پودا (وہ پودا جو اونٹ کی پسندیدہ خوراک ہے) بھی نہیں ہوتا۔

لَا تُخْدِشَنَّ بِمَطْلٍ وَجْهَ عَارِفَةٍ
فَالْبِرُّ يَخْدِشُهُ مَطْلٌ وَلَيَّانُ

(۳۹) اچھے کام میں تاخیر نہ کرو کیونکہ نیکی تاخیر اور ٹال مٹول سے کٹ جاتی ہے۔

لَا تَسْتَشِرْ غَيْرَ نَدْبٍ حَازِمٍ يَقِظٍ
قَدِ اسْتَوَى فِيْهِ إِسْرَارٌ وَإِعْلَانُ

(۴۰) مشورہ نہ لیں سوائے ایک مدبر، معقول اعتماد والے سے۔ جو ظاہری و باطنی طور پر یکساں ہو۔

فَلِلتَّدَابِيْرِ فُرْسَانٌ إِذَا رَكَضُوْا
فِيْهَا أَبَرُّوْا. كَمَا لِلْحَرْبِ فُرْسَانُ

(۴۱) ہر تدبیر کے لیے گھڑ سوار کی ضرورت ہوتی ہے جب وہ اس کے ذریعے دشمن پر حملہ کرتے ہیں- وہ جو کچھ کرتے ہیں اس میں اچھے ہوتے ہیں، جیسا کہ جنگ کے لیے گھوڑے تیار کرتے ہیں۔

وَلِلْأُمُوْرِ مَوَاقِيْتٌ مُقَدَّرَةٌ
وَكُلُّ أَمْرٍ لَهُ حَدٌّ وَمِيْزَانُ

(۴۲) کیونکہ تمام معاملات تقدیر سے پہلے مختص ہوتے ہیں، ہر معاملے کا ایک نقطہ اور پیمانہ ہوتا ہے۔

فَلَا تَكُنْ عَجِلًا فِي الْأَمْرِ تَطْلُبُهُ
فَلَيْسَ يُحْمَدُ قَبْلَ النُّضْجِ يُجْتَانُ

(۴۳) جس چیز کی تلاش میں جلدی نہ کرو، اس کی تعریف نہیں کی جاتی کہ تبدیلی مکمل ہونے سے پہلے ہو جاتی ہے۔

كَفَى مِنَ الْعَيْشِ مَا قَدْ سَدَّ مِنْ عَوَزٍ
فَفِيْهِ لِلْحُرِّ قُنْيَانٌ غُنْيَانُ

(۴۴) کافی ذریعہ معاش وہ ہے جس کے لیے دوسروں پر بھروسہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ امیر ہے۔

وَذُو الْقَنَاعَةِ رَاضٍ مِنْ مَعِيْشَتِهِ
وَصَاحِبُ الْحِرْصِ إِنْ أَثْرَى فَغَضْبَانُ

(۴۵) مطمئن وہ ہے جو اپنی روزی سے راضی ہو، لالچی وہ ہے جب مال ملے تب بھی ناخوش ہو۔

حَسْبُ الْفَتَى عَقْلُهُ خِلًّا يُعَاشِرُهُ
إِذَا تَحَامَاهُ إِخْوَانٌ وَخُلَّانُ

(۴۶) آدمی کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کی عقل کامل ہو اگر دوست اور ساتھی اس سے فاصلہ

رکھیں۔

هُمَا رَضِيْعَا لِبَانٍ حِكْمَةٌ وَتُقًى
وَسَاكِنَا وَطَنٍ مَالٌ وَطُغْيَانُ

(۴۷) حکمت اور تقویٰ ایک ہی چھاتی سے پیتے ہیں ایک ہی وطن میں بسنا جیسے مال و دولت اور ظلم و زیادتی۔

إِذَا نَبَا بِكَرِيْمٍ مَوْطِنٌ فَلَهُ
وَرَاءَهُ فِيْ بَسِيْطِ الْأَرْضِ أَوْطَانُ

(۴۸) اگر شریف آدمی کے لیے اس کے وطن میں چیزیں مشکل ہو جائیں تو اس کے پیچھے زمین ایک وطن کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔

يَا ظَالِمًا فَرِحًا بِالْعِزِّ سَاعِدَةً
إِنْ كُنْتَ فِيْ سِنَةٍ فَالدَّهْرُ يَقْظَانُ

(۴۹) اے ظالم اپنے اختیار سے سربلند، اگر تم ذرا بھی بے حسی میں ہو تو (جان لو) وقت ہمیشہ بیدار ہوتا ہے۔

مَا اسْتَمْرَأَ الظُّلْمَ لَوْ أَنْصَفْتَ آكِلُهُ
وَهَلْ يَلَذُّ مَذَاقَ الْمَرْءِ خُطْبَانُ

(۵۰) اگر تم سچے ہوتے تو ظلم کو کبھی اچھا نہ سمجھتے، کیا کسی نے ظلم کا مزہ چکھا اور اسے میٹھا پایا؟

يَا أَيُّهَا الْعَالِمُ الْمَرْضِيُّ سِيْرَتُهُ
أَأَبْشِرْ فَأَنْتَ بِغَيْرِ الْمَاءِ رَيَّانُ

(۵۱) اے عالم آپ اپنے طرز عمل کی وجہ سے- آپ کو بشارت ہے کہ پانی کے بغیر بھی پوری طرح پیاس بجھا رہے ہیں۔

وَيَا أَخَا الْجَهْلِ! لَوْ أَصْبَحْتَ فِيْ لُحَجٍ
فَأَنْتَ مَا بَيْنَهَا لَا شَكَّ ظَمْآنُ

(۵۲) اے جاہل بھائی، کیا تم کسی گھاٹی میں ہوتے، اس میں شک نہیں کہ تم پیاسے ہو۔

لَا تَحْسَبَنَّ سُرُوْرًا دَائِمًا أَبَدًا
مَنْ سَرَّهُ زَمَنٌ سَاءَتْهُ أَزْمَانُ

(۵۳) دائمی خوشی کی توقع نہ کریں۔ وقت کا ایک لمحہ خوشی کا مطلب ہوسکتا ہے لیکن دوسرے لمحات کا مطلب غم ہے۔

إِذَا جَفَاكَ خَلِيْلٌ كُنْتَ تَأْلَفُهُ
فَاطْلُبْ سِوَاهُ فَكُلُّ النَّاسِ إِخْوَانُ

(۵۴) اگر کوئی قریبی دوست تم سے دور ہو جائے تو کسی اور کو تلاش کرو کیونکہ سب لوگ بھائی بھائی ہیں۔

وَإِنْ نَبَتْ بِكَ أَوْطَانٌ نَشَأْتَ بِهَا
فَارْحَلْ فَكُلُّ بِلَادِ اللهِ أَوْطَانُ

(۵۵) اپنے وطن میں رہنا ناممکن ہو تو ہر زمین کا سفر اللہ کا ہے۔

يَا رَافِلًا! فِي الشَّبَابِ الْوَحْفِ مُنْتَشِيًا
مِنْ كَأْسِهِ هَلْ أَصَابَ الرُّشْدَ نَشْوَانُ؟

(۵۶) اپنی جوانی کے شیشے سے بہک جانے والا، کیا شرابی کو ہدایت یافتہ سمجھا جاتا ہے؟

لَا تَغْتَرِرْ بِشَبَابٍ رَائِقٍ خَضِلٍ
فَكَمْ تَقَدَّمَ قَبْلَ الشَّيْبِ شُبَّانُ

(۵۷) جوانی کی رونقوں کے دھوکے میں نہ پڑو، بوڑھے ہونے کے لیے تبدیلی لانے سے پہلے کتنے جوانی ختم ہو جاتی ہے؟

وَيَا أَخَا الشَّيْبِ لَوْ نَاصَحْتَ نَفْسَكَ لَمْ
يَكُنْ لِمِثْلِكَ فِي الْإِسْرَافِ إِمْعَانُ

(۵۸) اے بڑے بھائی اگر آپ اپنے آپ کو نصیحت کرتے تو آپ جیسا کوئی اس کی خوشنودی کا زیادہ فرمانبردار نہ پائیں گے۔

هَبِ الشَّبِيْبَةَ تُبْلِي عُذْرَ صَاحِبِهَا

مَا عُذْرُ أَشْيَبَ يَسْتَهْوِيْهِ شَيْطَانُ

(۵۹) جوان ہونے میں جوانی کا ایک بہانہ ہوتا ہے، جب کسی بوڑھے کو شیطان ورغلاتا ہے تو اس کا کیا عذر ہوتا ہے؟

كُلُّ الذُّنُوبِ فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُهَا
إِنْ شَيَّعَ الْمَرْءَ إِخْلَاصٌ وَإِيْمَانُ

(۶۰) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں بشرطیکہ انسان اخلاص اور یقین کا مالک ہو۔

وَكُلُّ كَسْرٍ فَإِنَّ الدِّيْنَ يَجْبُرُهُ
وَمَا لِكَسْرِ قَنَاةِ الدِّيْنِ جُبْرَانُ

(۶۱) جو چیز توڑے وہ دین کی وجہ سے قابل اصلاح ہے لیکن جو دین کا نیزہ توڑ دے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

خُذْهَا سَوَائِرَ أَمْثَالٍ مُهَذَّبَةٍ
فِيْهَا لِمَنْ يَّبْتَغِي التِّبْيَانَ تِبْيَانُ

(۶۲) اس عمدہ نصیحت کو لے لو، یہ اس کے لیے واضح ہے جو وضاحت چاہتا ہے۔

مَا ضَرَّ حَسَّانَهَا وَالطَّبْعُ صَائِغُهَا
إِنْ لَمْ يَصُغْهَا قَرِيْعُ الشِّعْرِ حَسَّانُ

(۶۳) اگر حسن کی ساخت میں کافی نہیں ہے، اگرچہ اس کی ترکیب حسن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرز پر نہیں ہیں۔

قصائد شعراء الجاهلية

معلقه امرأی القیس

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ
بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلِ

(۱) (اے دونوں دوستو!) ٹھہرو تا کہ ہم محبوبہ اور (اس کے اس) گھر کو یاد کر کے رولیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر مقام دخول اور حومل کے درمیان واقع ہے۔

كَأَنِّي غَدَاةَ البَيْنِ يَوْمَ تَحَمَّلُوا
لَدَى سَمُرَاتِ الحَيِّ نَاقِفُ حَنْظَلِ

(۲) یوم فراق کی صبح کو جب کہ وہ (محبوبہ کے ہمراہی) روانہ ہوئے تو گویا قبیلہ کے ببول کے درختوں کے نزدیک اندرائن توڑنے والا تھا۔

وَقُوْفًا بِهَا صَحْبِي عَلَى مَطِيَّهُمْ
يَقُوْلُوْنَ لاَ تَهْلِكْ أَسًى وَتَجَمَّلِ

(۳) (میں رو رہا تھا) اور احباب میرے پاس ان میدانوں میں اپنے سواریوں کو روکے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غم فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر جمیل اختیار کر۔

أَلَا رُبَّ يَوْمٍ لَكَ مِنْهُنَّ صَالِحٍ
وَلَا سِيَّمَا يَوْمٌ بِدَارَةِ جُلْجُلِ

(۴) سنو! بہت سے دن ان (حسین عورتوں) کی جانب سے بہت اچھے تھے خصوصاً وہ دن جو دارِ جلجل میں گزرا۔

أَ فَاطِمَ! مَهْلًا بَعْضَ هَذَا التَّدَلُّلِ
وَإِنْ كُنْتِ قَدْ أَزْمَعْتِ صَرْمِي فَأَجْمِلِي

(۵) اے فاطمہ! اس ناز و انداز کو ذرا چھوڑ اور اگر تو نے مجھ سے قطع تعلقی کا پختہ ارادہ کر لیا تو بھلا ہنسی کے ساتھ کر۔

أَ غَرَّكِ مَنِّي أَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِي
وَأَنَّكِ مَهْمَا تَأْمُرِ الْقَلْبَ يَفْعَلِ

(٦) یقیناً میری طرف سے تجھ کو یہ گھمنڈ ہو گیا ہے کہ تیری محبت مجھے قتل کیے دیتی ہے اور یہ کہ جو کچھ تو میرے دل کو حکم دے گی وہ کرے گا۔

وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكِ إِلَّا لِتَضْرِبِي
بِسَهْمَيْكِ فِي أَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ

(٧) تیری دونوں آنکھیں اشکبار نہیں ہوئیں مگر صرف اس لیے کہ تو اپنی دونوں (نگاہوں کے) تیروں کو میرے شکستہ دل کے ٹکڑوں میں مارے۔

وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ أَرْخَى سُدُولَهُ
عَلَيَّ بِأَنْوَاعِ الْهُمُومِ لِيَبْتَلِي

(٨) اور بہت ہی موج دریا کی طرح (خوفناک) راتیں ہیں جنہوں نے اپنے پردے طرح طرح کے غموں سمیت میرے اوپر چھوڑ دیے تا کہ وہ مجھے آزمائیں۔

أَلَا أَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيلُ أَلَا انْجَلِي
بِصُبْحٍ وَمَا الْإِصْبَاحُ مِنْكَ بِأَمْثَلِ

(٩) (میں نے اس شب سے کہا) اے رات شب دراز صبح بن کر روشن ہو جا (پھر کہتا) اور صبح بھی تجھ سے کچھ بہتر نہیں۔

وَقَدْ أَغْتَدِي وَالطَّيْرُ فِي وُكُنَاتِهَا
بِمُنْجَرِدٍ قَيْدِ الْأَوَابِدِ هَيْكَلِ

(١٠) میں اتنے سویرے اٹھ کر پرندے اس وقت گھونسلوں میں ہوتے ہیں ایک ایسے کم بال والے گھوڑے کو لے کر سفر کرتا ہوں جو وحشی جانوروں کی قید اور نہایت قوی ہے۔

مَكَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا
كَجُلْمُودِ صَخْرٍ حَطَّهُ السَّيْلُ مِنْ عَلِ

(١١) بیک وقت حملہ آور اور تیزی سے پیچھے ہٹنے والا' آگے بڑھنے والا' پشت پھیرنے والا اس پتھر کی طرح جس کو سیلاب نے اوپر سے گرایا ہو۔

معلقہ طرفہ بن العبد البکری

لِخَوْلَةَ أَطْلالٌ بِبُرْقَةِ ثَهْمَدِ
تَلُوْحُ كَبَاقِيْ الوَشْمِ فِي ظَاهِرِ اليَدِ

(۱) شہد کی پتھریلی زمین میں خولہ کے گھر کے نشانات ہیں جو کہ پشتِ دست پر گودنے کے باقی ماندہ نشان کی طرح چمک رہے ہیں۔

وُقُوْفًا بِهَا صَحْبِي عَلَيَّ مَطِيَّهُمْ
يَقُوْلُوْنَ لا تَهْلِكْ أَسًى وتَجَلَّدِ

(۲) (وہ نشان ایسے چمکتے کہ) میرے یار احباب میری وجہ سے ان کھنڈرات میں اپنی سواریوں کو تھامے ہوئے کہہ رہے تھے کہ غمِ فراق سے ہلاک نہ ہو اور صبر و ہمت سے کام لے۔

ووَجْهٍ كَأَنَّ الشَّمْسَ أَلْقت رِدَاءَهَا
عَلَيْهِ نَقِيَّ اللَّوْنِ لَمْ يَتَخَدَّدِ

(۳) وہ ایسے چہرے سے ہنستی ہے جو صاف رنگ ہے اس پر جھریاں نہیں گویا کہ سورج نے اپنی نور کی چادر اس پر ڈال دی ہے۔

إِذَا القَوْمُ قَالُوا مَنْ فَتًى خِلْتُ أَنَّنِي
عُنِيْتُ فَلَمْ أَكْسَلْ وَلَمْ أَتَبَلَّدِ

(۴) جب بھی قوم نے یہ پکارا کہ ''نوجوان کون ہے'' تو میں نے سمجھا کہ میں ہی مراد ہوں پھر نہ میں نے کاہلی کی اور نہ ہی تردد۔

فَإِن تَبغِنِي فِيْ حَلْقَةِ القَوْمِ تَلْقَنِيْ
وَإِنْ تَقْتَنِصْنِي فِي الحَوَانِيْتِ تَصْطَدِ

(۵) اگر مجھ کو قوم کی مجلس میں ڈھونڈے گا تو مجھے وہاں پائے گا اور اگر شراب کی بھٹیوں میں مجھے پکڑنا چاہے گا تو (وہاں بھی) پکڑ لے گا۔

وَمَا زَالَ تَشْرَابِي الْخُمُورَ وَلَذَّتِي
وَبَيْعِي وَإِنْفَاقِي طَرِيفِي وَمُتْلَدِي

(٦) میرا شراب پینا اور مزے اڑانا اور خود پیدا کردہ موروثی مال بیچنا اور خرچ کرنا برابر جاری ہے۔

إِلَى أَنْ تَحَامَتْنِي الْعَشِيرَةُ كُلُّهَا
وَأُفْرِدْتُ إِفْرَادَ الْبَعِيرِ الْمُعَبَّدِ

(٧) یہاں تک کہ تمام خاندان نے مجھ سے کنارہ کشی کر لی اور میں خارشی تارکول ملے ہوئے اونٹ کی طرح تنہا کر دیا گیا۔

أَلَا أَيُّهَذَا اللَّائِمِي أَشْهَدَ الْوَغَى
وَأَنْ أَنْهَلَ اللَّذَّاتِ هَلْ أَنْتَ مُخْلِدِي

(٨) مجھے جنگ میں حاضر رہنے اور لذات میں موجود رہنے پر ملامت کرنے والے! ذرا سن (اگر باز آجاؤں تو) تو کیا تو مجھے حیات بقا والی دے سکتا ہے؟

أَرَى الْعَيْشَ كَنْزًا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ
وَمَا تَنْقُصُ الْأَيَّامُ وَالدَّهْرُ يَنْفَدِ

(٩) میں زندگی کو ایسا خزانہ سمجھتا ہوں جو ہر شب گھٹتا رہتا ہے اور زمانہ اور ایام جس جس چیز کو گھٹاتا رہے وہ ایک روز ضرور فنا ہو جائے گی۔

وَظُلْمُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاضَةً
عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ

(١٠) رشتہ داروں کا ظلم آدمی پر ہندی تلوار قاطع تلوار کے وار سے بھی کاٹ میں زیادہ سخت ہے۔

سَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا
وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

(١١) تیرے لیے زمانہ ان چیزوں کو ظاہر کرے گا جس سے تو بالکل غافل ہے اور تجھے وہ شخص خبریں لا کر سنائے گا جس کو تو نے کوئی توشہ نہ دیا۔

معلّقة زهير بن أبي سلمى

أَ مِنْ أُمِّ أَوْفَى دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ
بِحَوْمَانَةِ الدَّرَّاجِ فَالْمُتَثَلَّمِ

(۱) کیا یہ کوڑا کبار ڈالنے کی جگہ جس نے بات چیت نہیں کی امّ اوفی کی ہے جو درّاج اور متثلم کی پتھریلی زمین میں واقع ہے۔

وَقَفْتُ بِهَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِينَ حِجَّةً
فَلَأْيًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

(۲) میں اس مکان پر بیس سال کے بعد ٹھہرا تو تامل کے بعد مشقت سے ان گھروں کو پہچانا۔

فَأَقْسَمْتُ بِالْبَيْتِ الَّذِي طَافَ
حَوْلَهُ رِجَالٌ بَنَوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ وَجُرْهُمِ

(۳) پس میں نے اس گھر کی قسم کھائی جس کے گرد قبیلہ قریش اور جرہم کے ان لوگوں نے طواف کیا جنہوں نے اسے بنایا۔

يَمِينًا لَنِعْمَ السَّيِّدَانِ وَجِدْتُمَا
عَلَى كُلِّ حَالٍ مِنْ سَحِيلٍ وَمُبْرَمِ

(۴) میں خانہ کعبہ کی قسم کھاتا ہوں کہ ہر قوت وضعف کی حالت میں تم ہی دونوں بہترین سردار پائے گئے۔

تَدَارَكْتُمَا عَبْسًا وَذُبْيَانَ بَعْدَمَا
تَفَانَوْا وَدَقُّوا بَيْنَهُمْ عِطْرَ مَنْشِمِ

(۵) تم دونوں نے عبس اور ذبیان کی حالت درست کی اس کے بعد کہ وہ آپس میں کٹ مرے تھے اور منشم (عورت) کا عطر آپس میں لگا لیا تھا۔

وَمَا الْحَرْبُ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ وَذُقْتُمُ
وَمَا هُوَ عَنْهَا بِالْحَدِيثِ الْمُرَجَّمِ

(۶) لڑائی وہی شے ہے جس کو تم جان چکے ہو اور جس کا مزہ چکھ چکے ہو یہ بات لڑائی کے

بارے میں اٹکل بچو نہیں ہے۔

رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ
تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

(۷) میں نے موتوں کو دیکھا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح اندھا دھند چلتی ہیں جس کو پہنچ جاتی ہیں اس کو مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر طویل ہو جاتی ہے پس وہ بوڑھا ضعیف ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ
عَلَى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

(۸) جس شخص کے پاس ضرورت سے زیادہ مال ہو اور وہ اپنی قوم پر اپنے زائد مال میں بخل کرے تو اس سے بے پروائی برتی جائے گی اور اس کی مذمت کی جائے گی۔

وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ
وَإِنْ يَرْقَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

(۹) اور جو شخص موتوں کے اسباب سے ڈرا موتیں اس کو ضرور پکڑ لیں گی اگرچہ وہ سیڑھی کے ذریعے آسمان کے اطراف پر چڑھ جائے۔

وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ
يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمِ

(۱۰) جو نا اہل پر احسان کرے گا تو اس کی تعریف مذمت بن جائے گی اور وہ پشیمان ہوگا۔

وَإِنَّ سَفَاهَ الشَّيْخِ لَا حِلْمَ بَعْدَهُ
وَإِنَّ الْفَتَى بَعْدَ السَّفَاهَةِ يَحْلُمِ

(۱۱) بوڑھے کی بیوقوفی کے بعد بردباری نہیں۔ جوان بیوقوفی کے بعد بردبار بن جاتا ہے۔

معلقة لبيد بن ربيعة

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا فَمُقَامُهَا
بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرَجَامُهَا

(۱) منیٰ میں زیادہ دن اور تھوڑے دن ٹھہرنے کے مکانات مٹ گئے اور غول اور رجام کے مکانات وحشت کدہ بن گئے۔

دِمَنٌ تَجَرَّمَ بَعْدَ عَهْدِ أَنِيسِهَا
حِجَجٌ خَلَوْنَ حَلَالُهَا وَحَرَامُهَا

(۲) ان مکانوں کے ایسے نشان ہیں جن پر ان کے باشندوں کے زمانے کے بعد بہت سے مکمل سال یعنی ان سالوں کے حلال اور حرام مہینے گزرے۔

فَعَلَا فُرُوعُ الأَيْهُقَانِ وَأَطْفَلَتْ
بِالْجَلْهَتَيْنِ ظِبَاؤُهَا وَنَعَامُهَا

(۳) پس (زمین کے سیراب ہونے کی وجہ سے) جھڑ بیری کی شاخیں بڑھ گئیں اور وادی کے اطراف میں ہرنوں نے بچے اور شتر مرغ نے انڈے دے دیئے۔

وَجَلَا السُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كَأَنَّهَا
زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُونَهَا أَقْلَامُهَا

(۴) سیلابوں نے کھنڈروں کو مٹی میں دب جانے کے بعد ظاہر کر دیا گویا کہ وہ کتابیں ہیں جن کے قلموں نے ان کی کتابت کو دوبارہ چمکا دیا۔

فَوَقَفْتُ أَسْأَلُهَا وَكَيْفَ سُؤَالُنَا
صُمًّا خَوَالِدَ مَا يَبِينُ كَلَامُهَا

(۵) پس میں ٹھہرا اور ان کھنڈرات سے محبوبہ کے احوال دریافت کرنے لگا حالانکہ باقی ماندہ ٹھوس پتھروں سے کہ ان کی گفتگو ظاہر نہیں ہوتی کیسے سوال ہو سکتا ہے؟

أَوَلَمْ تَكُنْ تَدْرِي نَوَارُ بِأَنَّنِي
وَصَّالُ عَقْدِ حَبَائِلٍ جَذَّامُهَا

(٦) کیا نوار (محبوبہ) نہ جانتی تھی کہ میں دوستی کے تعلق کو بڑا جوڑنے والا اور توڑنے والا ہوں۔

مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا

(٧) یہ سردار ایسے گروہ سے ہے جس کے واسطے اس کے آباء نے یہ طریقہ جاری کیا ہے اور ہر قوم کا ایک طریقہ اور اس طریقہ کا رہنما ہوتا ہے۔

فَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيْكُ فَإِنَّمَا
قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَّامُهَا

(٨) تو (اے حاسد) خدائی قسمت پر صبر کر اس لیے کہ عادتوں کو ہمارے درمیان بہت زیادہ جان والے نے تقسیم کیا ہے۔

❁❁❁❁

معلقة عمرو بن كلثوم

أَلَا هُبِّي بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِيْنَا
وَلَا تُبْقِي خُمُوْرَ الْأَنْدَارِيْنَا

(١) ہاں (اے محبوبہ) بیدار ہو اور اپنے بڑے پیالے سے ہمیں شراب پلا اور مقام اندرین کی شرابیں باقی نہ چھوڑ۔

صَبَنْتِ الْكَأْسَ عَنَّا أُمَّ عَمْرٍو
وَكَانَ الْكَأْسُ مَجْرَاهَا الْيَمِيْنَا

(٢) اے ام عمرو! تو نے ہم سے پیالہ پھیر دیا حالانکہ دور داہنی جانب سے تھا۔

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ أُمَّ عَمْرٍو
بِصَاحِبِكِ الَّذِيْ لَا تَصْبَحِيْنَا

(٣) اے ام عمرو! تیرا وہ دوست جس کو تو صبوحی نہیں پلاتی (میں) ان تینوں سے بدتر نہیں (بہتر ہے مجھے پلاؤ)۔

أَبَا هِنْدٍ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْنَا
وَأَنْظِرْنَا نُخَبِّرْكَ الْيَقِيْنَا

(۴) اے ابو ہند! ہم سے جلد بازی نہ کر اور ہمیں کچھ مہلت دے تا کہ تجھے یقینی واقعات کی خبر دیں۔

بِأَنَّا نُوْرِدُ الرَّايَاتِ بِيْضًا
وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْرًا قَدْ رُوِيْنَا

(۵) ہم جھنڈوں (نیزوں) کو (میدان جنگ میں) اس حال میں اتارتے ہیں کہ وہ سفید ہوتے ہیں اور انہیں اس حال میں واپس کرتے ہیں کہ (دشمنوں کے خون سے) سرخ اور سیراب ہوتے ہیں۔

وَرِثْنَا الْمَجْدَ قَدْ عَلِمَتْ مَعَدٌّ
نُطَاعِنُ دُوْنَهُ حَتّٰى يَبِيْنَا

(۶) قبیلہ معد بن عدنان جانتا ہے کہ ہم بزرگی کے اپنے بڑوں سے وارث ہوئے ہیں ہم اس کی حفاظت کے لیے نیزہ بازی کرتے ہیں تا کہ وہ اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

أَلَا لَا يَجْهَلَنَّ أَحَدٌ عَلَيْنَا
فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِيْنَا

(۷) خبردار ہم سے کوئی جہالت کا معاملہ نہ کرے ورنہ ہم جاہلوں کی جہالت سے بڑھ کر جہالت کا سلوک کریں گے۔

تَهَدَّدْنَا وَأَوْعِدْنَا رُوَيْدًا
مَتٰى كُنَّا لِأُمِّكَ مُقْتَوِيْنَا

(۸) تو ہمیں دھمکیاں دیتا ہے اور ڈراتا ہے ٹھہر جا ہم کب تیری ماں کے خدام تھے (کہ یہ سب سہیں)۔

إِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا صَبِيٌّ
تَخِرُّ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِيْنَا

(۹) جب ہمارا کوئی بچہ دودھ چھڑانے کی مدت کو پہنچتا ہے تو متکبر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے سرنگوں ہوتے ہیں۔

معلقة عنترة بن شداد

هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ
أم هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بعدَ قَوَفُّمِ

(۱) کیا شعراء نے کوئی قابلِ اصلاح جگہ چھوڑی ہے؟ (کہ طبع آزمائی ہو) کیا شک ووہم کے بعد تو نے (محبوبہ کے) گھر کو پہچان لیا۔

ولقد نَزَلْتِ فَلا تَظُنِّي غَيْرَهُ
مِنِّي بِمَنْزِلَةِ المُحِبِّ المُكْرَمِ

(۲) (اے عبلہ) تو نے میرے دل میں عزیز دوست کی جگہ لے لی' تو اب تو اس کے علاوہ اور کوئی بدگمانی نہ کر۔

أَثْنِي عَلَيَّ بِمَا عَلِمْتِ فإنَّنِي
سَمْحٌ مُخَالَقَتِي إذَا لَم أُظْلَمِ

(۳) جو کچھ تجھے معلوم ہے اس کے ذریعے میری تعریف کر اس لیے کہ جب مجھ پر ظلم نہ کیا جائے تو میرا حسنِ سلوک بہت بہتر ہے۔

وإذَا صَحَوْتُ فَما أُقَصِّرُ عن نَدًى
وكَما عَلِمْتِ شَمائِلِي وَتَكَرُّمِي

(۴) اور میں جب نشے سے ہوش میں آتا ہوں تو بھی سخاوت میں کمی نہیں کرتا اور (اے محبوبہ) جیسے کہ تو جانتی ہے میرے اخلاق اور شرافت (ہر حال میں) ویسے ہی رہتے ہیں۔

هَلَّا سألْتِ الخَيلَ يا ابْنَةَ مالِكٍ!
إنْ كُنْتِ جَاهِلَةً بِمَالَم تَعْلَمِي

(۵) اے مالک کی بیٹی! اگر تو ناواقف تھی تو وہ واقعات جن سے تو بے خبر ہے ان لشکریوں

سے کیوں نہیں دریافت کر لیے (جو میدان میں تھے)۔

يُخْبِرْكِ مَنْ شَهِدَ الوَقِيعَةَ أَنَّنِي
أَغْشَى الوَغَى وأَعِفُّ عِنْدَ المَغْنَمِ

(۶) جو لوگ لڑائیوں میں موجود تھے تجھے بتلادیں گے کہ میں لڑائی پر چھا جاتا ہوں اور تقسیم غنیمت کے وقت دامن کشاں (پاک دامن) رہتا ہوں۔

يَدْعُونَ عَنْتَرَ والرِّمَاحُ كَأَنَّهَا
أَشْطَانُ بِئْرٍ فِي لَبَانِ الأَدْهَمِ

(۷) بنوعبس عنترہ کہہ کر اس حال میں مجھے پکارتے تھے کہ نیزے ادھم گھوڑے کے سینہ میں کنویں کی رسیوں کی طرح (آجار ہے) تھے۔

مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ
وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

(۸) میں برابر ادھم کے میانہ گردن اور سینہ کو ان (دشمنوں) پر بڑھاتا رہا یہاں تک کہ وہ خون میں لت پت ہو گیا۔

فَازْوَرَّ مِنْ وَقْعِ القَنَا بِلَبَانِهِ
وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَتَحَمْحُمِ

(۹) پس اپنے سینہ پر نیزوں کے واقع ہونے کی وجہ سے وہ ہٹا اور اس نے ہنہنا کر اور آنسو کے ذریعے مجھ سے شکایت کی۔

لَو كَانَ يَدْرِي مَا المُحَاوَرَةُ اشْتَكَى
وَلَكَانَ لَو عَلِمَ الكَلَامَ مُكَلِّمِي

(۱۰) اگر وہ بات چیت کرنی جانتا تو ضرور شکایت کرنا اور گفتگو کرنا جانتا تو مجھ سے گفتگو کرتا۔

ولَقَدْ شَفَى نَفْسِي وَأَذْهَبَ سُقْمَهَا
قِيلُ الفَوَارِسِ وَيْكَ عَنْتَرَ أَقْدِمِ

(۱۱) میرا دل ٹھنڈا کر دیا اور اس کے تمام غصہ کو اس قول سے دور کر دیا کہ اے کمبختی کے مارے عنترہ آگے بڑھو۔

معلقة حارث بن حلّزة اليشكري

آذَنَتنَا بِبَيْنِها أَسمَاء
رُبَّ ثَاوٍ يَمَلُّ مِنهُ الثَّواءُ

(۱) محبوبہ اسماء نے ہمیں اپنی جدائی کی خبر دی۔ بہت سے مقیم ہیں کہ ان کی اقامت سے رنج پہنچتا ہے (لیکن محبوبہ ایسی نہیں)۔

آذَنَتنَا بِبَيْنِها ثمّ وَلَّت
ليت شعري! متى يكون اللقاء

(۲) اسماء نے ہمیں جدائی کی خبر دی پھر وہ پلٹی۔ کاش کہ میرا شعر کب ملاقات ہوگی؟

وأَتَانَا مِنَ الحَوَادِثِ والأَنبَا
ءِ خَطْبٌ نُعنَى بِهِ وَنُسَاءُ

(۳) ہمارے اوپر واقعات اور خبروں کی وجہ سے مصیبت ٹوٹی ہے جس سے ہم مشقت اور تکلیف میں مبتلا کر دیئے گئے۔

أنَّ إِخوَانَنَا الأَرَاقِمَ يَغلُو
نَ عَلَيْنَا فِي قِيلِهِم إِحْفَاءُ

(۴) ہمارے ارقم بھائی ہم پر حد سے تجاوز کرتے ہیں اس حال میں کہ ان کے کلام میں بے جا مبالغہ ہوتا ہے وہ خوامخواہ ہم کو مجرم گردان رہے ہیں اور ہم پر تہمتیں تراش رہے ہیں۔

يَخلِطُونَ البَرِيءَ مِنَّا بِذِي
الذَّنْبِ وَلا يَنْفَعُ الخَلِيَّ الخِلاءُ

(۵) وہ ہم میں سے بری کو گنہگار کے شامل حال کر رہے ہیں اور بری کو برات بھی کچھ فائدہ نہیں دے رہی ہے۔

أَيُّهَا النَاطِقُ المُرَقِّشُ عَنَّا
عِنْدَ عمرٍو وَهَل لِذَاكَ بَقَاءُ

(۶) اے (عمرو بن کلثوم) چغل خور اور ہماری جانب سے عمرو بن ہند (بادشاہ) کے پاس

جا کر بات بنانے والے! کیا اس (چغلغوری) کے لیے بقا ہو سکتی ہے؟

لعا يُقيمُ العَزيزُ بالبلَدِ السهل
ولا ينفعُ الذَّليلَ النِجَاءُ

(۷) اس (حال میں کہ) غیرت مند آدمی کھلے میدان میں (بجز قلعوں کے) نہیں ٹھہر سکتا تھا اور ذلیل کو بھاگنا نفع مند نہ تھا۔

❁❁❁❁

دیوان حماسه

باب الحماسه

وقال السموال بن عادیاء

إذا المَرءُ لَم يَدنَس مِنَ اللُّؤمِ عِرضُهُ
فَكُلُّ رِداءٍ يَرتَديهِ جَميلُ

(۱) جب آدمی کنوسی سے اپنی عزت کو میلا نہ کرے تو جو بھی چادر پہنے اچھی ہے۔

وإن هُوَ لَم يَحمِل عَلى النَفسِ ضَيمَها
فَلَيسَ إلى حُسنِ الثَناءِ سَبيلُ

(۲) اور اگر وہ اپنے نفس پر ظلم برداشت کرے تو اچھی تعریف کی طرف کوئی راہ نہیں۔

تُعَيِّرُنا أَنّا قَليلٌ عَديدُنا
فَقُلتُ لَها إِنَّ الكِرامَ قَليلُ

(۳) وہ (بیوی) ہمیں عار دلاتی ہے کہ ہماری تعداد کم ہے تو میں نے اسے کہا: معزز لوگ کم ہی ہوتے ہیں۔

وَما قَلَّ مَن كانَت بَقاياهُ مِثلَنا
شَبابٌ تَسامى لِلعُلى وَكُهُولُ

(۴) وہ تھوڑے نہیں ہوتے جن کی اولاد ہم جیسی ہوتی ہے کہ جوان اور ادھیڑ عمر بلندی کی طرف ترقی کرتے ہیں۔

وَما ضَرَّنا أَنَا قَليلٌ وَجارُنا
عَزيزٌ وَجارُ الأَكثَرينَ ذَليلُ

(۵) تھوڑی تعداد میں ہونا ہمارے لیے نقصان دہ نہیں کیونکہ ہمارے پڑوسی معزز ہیں اور اکثر لوگوں کے پڑوسی ذلیل ہیں۔

لَنا جَبَلٌ يَحتَلُّهُ مَن نُجيرُهُ
مَنيعٌ يَرُدُّ الطَرفَ وَهُوَ كَليلُ

(۶) ہمارا ایک بلند قلعہ ہے جو نگاہ کو تھکا کر لوٹاتا ہے اس میں وہی آسکتا ہے جسے ہم پناہ دیں

رَسا أَصلُهُ تَحتَ الثَرى وَسَمائِهِ
إِلى النَجمِ فَرعٌ لا يُنالُ طَويلُ

(۷) اس کی جڑ تحت الثری میں مضبوطی سے جمی ہوتی ہے اور ایسی بلند و بالا چوٹی نے اسے ثریا تک (پہنچا دیا) اونچا کیا جس پر چڑھا نہیں جا سکتا۔

هُوَ الأَبلَقُ الفَردُ الَّذي شاعَ ذِكرُهُ
يَعِزُّ عَلى مَن رامَهُ وَيَطولُ

(۷) بے شک ہم ایسے لوگ ہیں جو قتل کو عیب نہیں سمجھتے جبکہ عامر و سلول اسے عیب سمجھتے ہیں۔

وَإِنّا لَقَومٌ ما نَرى القَتلَ سُبَّةً
إِذا ما رَأَتهُ عامِرٌ وَسَلولُ

(۹) موت کی محبت ہمارے مقررہ اوقات کو ہمارے قریب کر دیتی ہے اور ان کے مقررہ اوقات موت کو ناپسند کرتے ہیں تو طویل ہو جاتے ہیں۔

يُقَرِّبُ حُبُّ المَوتِ آجالَنا لَنا
وَتَكرَهُهُ آجالُهُم فَتَطولُ

(۱۰) ہمارا کوئی بھی سردار طبعی موت نہیں مرتا اور ہمارے مقتول کا خون رائیگاں نہیں جاتا مقتول جہاں بھی ہو۔

وَما ماتَ مِنَّا سَيِّدٌ حَتفَ أَنفِهِ
وَلا طُلَّ مِنّا حَيثُ كانَ قَتِيلُ

(۱۱) ہمارا خون تلواروں کی دھاروں پر ہی بہتا ہے اور تلواروں کے علاوہ کسی اور چیز پر نہیں بہتا۔

تَسيلُ عَلى حَدِّ الظُّباتِ نُفوسُنا
وَلَيْسَت عَلى غَيْرِ الظُّباتِ تَسيلُ

(۱۲) ھوالابلق: وہ مکبتر فرد جس کا ذکر مشہور ہے وہ اُس کی عزت کرتا ہے جو اس سے مقابلہ کرتا ہے اور دیر تک کرتا ہے۔

❁❁❁❁

باب الأدب

قال سالم بن وابصه الاسدی

أُحِبُّ الْفتَى يَنْفِي الْفَوَاحِشَ سَمْعُهُ
كَأَنَّ بِهِ عَنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَقْرَا

(۱) میں ایسے نوجوان کو پسند کرتا ہوں جس کے کان بری باتوں سے باز رہیں گویا اُس کے کان فحش سننے سے بہرے ہیں۔

سَلِيم دَوَاعِي الصَّدْرِ لَا بَاسِطًا أذَى
وَلَا مَائِعًا خيرًا وَلَا قائلًا هُجْرا

(۲) (اور میں پسند کرتا ہوں) جس کا سینہ و دل سلامت ہو اور وہ اسے بھلائی کی دعوت دے نہ بہت ایذاء دے نہ بھلائی سے منع کرے اور نہ لغو بات کرے۔

إذا شِئْتَ أنْ تُدْعَى كَرِيمًا مُكَرَّمًا
أديبًا ظَرِيفًا عَاقِلًا مَاجِدًا حُرًّا

(۳) جب تو چاہے کہ تجھے معزز، عزت دار، ادیب، خوش طبع، عقلمند بزرگی والا آزاد پکارا جائے۔

إذا مَا أَتَتْ مِنْ صَاحِبٍ لَكَ زَلَّةٌ
فَكُنْ أَنْتَ مُحْتالًا لِزَلَّتِهِ عُذرَا

(۴) جب کوئی ذلیل شخص تیرے پاس آئے تو اس کی ذلالت کی وجہ سے حیلہ وعذر بنالو۔

غِنى النَّفْسِ مَا يَكْفِيكَ مِنْ سَدِّ خَلَّةٍ
فإنْ زَادَ شَيئًا عادَا ذاكَ الغِنى فقرَا

(۵) اپنی دنیا سے اُسے پکڑو جو تیرے فقر کو باندھے ہوئے ہے کہ نفس کی غناء کفایت کو شامل ہے کہ وہ کچھ زیادہ ہوئی تو وہ غنا فقرا کی طرف لوٹ آئے گی۔

❁❁❁❁

دیوان المتنبی

وقال یرثی والدۃ سیف الدولۃ

نُعِدُّ المَشرَفِيَّةَ وَالعَوالِي
وَتَقتُلُنا المَنونُ بِلا قِتالِ

(۱) ہم تلواروں اور نیزوں کو دشمنوں کے لیے شمار کرتے ہیں اور ہم موت کو قتال سے پہلے قتل کرتے ہیں۔

وَنَرتَبِطُ السَوابِقَ مُقرَباتٍ
وَما يُنجِينَ مِن خَبَبِ اللَيالِي

(۲) اور ہم گھوڑوں کو گھروں کے قریب باندھتے ہیں (کہ کوئی واقعہ ہو تو ہم جلد پہنچیں) اور ہم انہیں صرف رات کی سیر کے لیے نہیں کھولتے۔

وَمَن لَم يَعشَقِ الدُنيا قَدِيمًا
وَلَكِن لا سَبِيلَ إِلى الوِصالِ

(۳) بے شک ہر کوئی دنیا سے بہت عرصے سے عشق کرتا ہے اور اس میں باقی رہنے کو پسند کرتا ہے مگر اس کے وصال کی کوئی راہ نہیں (کہ باقی رہے)۔

نَصيبُكَ فی حَياتِكَ مِن حَبيبٍ
نصيبُكَ فِي مَنامِكَ مِن خَيالِ

(۴) بے شک انسان کو اس کی پسندیدہ چیز کا مل جانا زندگی میں ایسے ہی ہے جیسے خواب میں اُسے پسندیدہ چیز ملی (کہ حقیقت کچھ اور ہوتی ہے)۔

رَمَانی الدَهرُ بِالأَرزاءِ حَتّی
فُؤادی فی غِشاءٍ مِن نِبالِ

(۵) زمانے نے مجھے بہت سے نیزے مارے حتیٰ کہ میرا دل اُس میں صرف اتنی جگہ رہی کہ وہ تیروں کے نشانوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔

فَصِرتُ إذا أَصابَتنی سِهامٌ
تَكَسَّرَتِ النِصالُ عَلی النصال

(۶) اب دل ایسا ہو گیا کہ جب تیر مجھے پہنچتے ہیں (تو مجھے نہیں لگتے بلکہ) تیر ایک دوسرے سے ٹکرا کر ٹوٹ جاتے ہیں۔

وهَانَ فَمَا أُبالِی بِالرَزایا
لِأَنّی مَا انتَفَعْتُ بِأَن أُبالی

(۷) مجھ پر مصیبتیں کم ہوں اِس کی مجھے پرواہ نہیں کیونکہ میری پرواہ مجھے نفع نہ دے گی۔

وَهَذا أَوَّلُ النَاعِينَ طُرًّا
لِأَوَّلِ مَيتَةٍ فِي ذَا الْجَلالِ

(۸) یہ پہلا خبر دینے والا جس نے اس دولۃ سردار کی مصیبت کی خبر دی گویا کہ اس سے پہلے اس کی سلطنت میں ایسی ناپسندیدہ بات نہ دیکھی۔

كَأَنَّ المَوتَ لَم يفجَع بِنَفسٍ
وَلَم يَخطر لِمَخلوقٍ بِبال

(۹) گویا یہ مصیبت بڑی ہے ہر مصیبت سے ہر موت سے گویا موت کسی جان پر ایسے نہ روئی اور کسی مخلوق کے دل میں ایسا خیال نہ گزرا۔

صَلاةُ اللهِ خالِقِنا حَنوطٌ
عَلى الوَجهِ المُكَفَّنِ بِالجَمالِ.

(۱۰) دعا دیتے ہوئے) اللہ کی تجھ پر رحمت ہو یہاں تک کہ میت کے لیے خوشبو کا مقام ہو اور چہرے پر خوبصورتی کا لبادہ کفن ہو۔

عَلى المَدفونِ قَبلَ التُربِ صَونًا
وَقَبلَ اللَحدِ فى كَرَمِ الخِلالِ

(۱۱) وہ مٹی میں دفن ہونے سے پہلے ہی محفوظ ہے گویا وہ کریم خصلت پر مدفون ہو یں لحد میں دفن ہونے سے پہلے۔

❁❁❁❁

أبو العلاء المعرى

تعب كلها الحياة

غَيْرُ مُجْدٍ فِي مِلَّتِي وَاعْتِقَادِي
نَوْحُ بَاكٍ وَلَا تَرَنُّمُ شَادِ

(۱) میری ملت واعتقاد میں بزرگی کے بغیر رونے والے کا نوحہ کرنا نہیں اور نہ ہی خوش ہونے والے کا ترانہ۔

وَشَبِيهٌ صَوْتُ النَّعِيِّ إِذَا قِيسَ
بِصَوْتِ الْبَشِيرِ فِي كُلِّ نَادِ

(۲) بے شک لاش پر رونے والے کی آواز کو جب خوشخبری والی آواز پر قیاس کیا جائے ہر ندا دینے والے کے بارے میں۔

أَبَكَتْ تِلْكُمُ الْحَمَامَةُ أَمْ غَنَّتْ
عَلَى فَرْعِ غُصْنِهَا الْمَيَّادِ

(۳) کیا وہ کبوتر روئیں یا نغمہ سرائی کریں اضافی حصے پر جس کی ٹہنی جھکنے والی ہے ہلنے والی ہے۔

صَاحِ هَذِيْ قُبُوْرُنَا تَمْلَأُ الرُّحْبَ
فَأَيْنَ الْقُبُوْرُ مِنْ عَهْدِ عَادِ

(۴) اے عاقل فہیم! جب ہماری قبروں سے میدانی زمین بھر جائے گی اور ہر جگہ بھی تو آنے والے لوگوں کی قبر کیا ہوگی (تو کوئی شک نہیں زمین ایک بڑا قبرستان ہے)۔

خَفِّفِ الْوَطْءَ مَا أَظُنَّ أَدِيْمَ الْأَرْضِ
إِلَّا مِنْ هَذِهِ الْأَجْسَادِ

(۵) (اے حافظ تیرے لیے کہ آباؤ اجداد کے لیے) روندتے میں تخفیف کرو میں زمین کی مٹی کو خیال نہیں کرتا مگر ان اجسام سے ہی (لہٰذا ہوسکتا ہے یہ مٹی کسی کی قبر کی ہو)۔

وَقَبِيْحٌ بِنَا وَإِنْ قَدُمَ الْعَهْدُ
هَوَانُ الْآبَاءِ وَالْأَجْدَادِ

(۶) ہمارے ساتھ قبیح بات ہوئی اگرچہ زمانہ قدیم ہوا کہ آباء واجداد کی رسوائی ہو (لہٰذا خیال رکھو)۔

سِرْإِنِ اسْطَعْتَ فِي الْهَوَاءِ رُوَيْدًا
لَا اخْتِيَالًا عَلَى رُفَاتِ الْعِبَادِ

(۷) اگر تجھے طاقت ہو تو ہوا میں مہلت پر چلو اس طرح یہ بدل ہوگا نرمی سے چلنے اور بندوں کی بقا کا۔

رُبَّ لَحْدٍ قَدْ صَارَ لَحْدًا مِرَارًا
ضَاحِكٍ مِنْ تَزَاحُمِ الْأَضْدَادِ

(۸) بہت سی قبروں پر قبریں بن گئیں گویا وہ ہنسی کی جگہ اور ضدوں کا ہجوم ہے۔

وَدَفِيْنٍ عَلَى بَقَايَا دَفِيْنٍ
فِي طَوِيْلِ الْأَزْمَانِ وَالْآبَاءِ

(۹) زمانوں اور آباء کے لمبے عرصے میں دفن ہونے والے باقی دفن ہونے والوں پر دفن ہونگے۔

فَاسْأَلِ الْفَرْقَدَيْنِ عَمَّنْ أَحَسَّا
مِنْ قَبِيْلٍ وَآنَسَا مِنْ بِلَادِ

(۱۰) دونوں فرقد ستاروں سے پوچھو اس بارے میں جو انہوں نے پہلوں کے بارے میں احساس کیا اور جن شہروں سے وہ مانوس ہوئے۔

كَمْ أَقَامَا عَلَى زَوَالِ نَهَارٍ
وَأَنَارَا لِمُدْلِجٍ فِي سَوَادِ

(۱۱) ان دونوں کے کتنے وقت دن کے زوال میں قیام کیا اور کتنی تاریکیوں کی لہروں میں روشن ہوئے۔

تَعَبٌ كُلُّهَا الْحَيَاةُ فَمَا أَعْجَبُ
إِلَّا مِنْ رَاغِبٍ فِي ازْدِيَادِ

(۱۲) یہ ساری زندگی تھکا دینے والی ہے تو یہ عجیب تر نہیں پسندیدہ نہیں مگر اُس کے لیے جو اس میں زیادہ رغبت رکھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ابوعبدالرحمٰن حسان بن ثابت انصاری خزرجی اِن کی کنیت ابوالحسام ہے۔ یہ شاعر رسول' صحابی رسول ہیں۔ نبی علیہ السلام کبھی کبھار ان کے لیے منبر لگواتے اور منبر پر بیٹھ کر نعت خوانی کا فرماتے اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ نعت خوانی کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو دعا دیتے: ''یا اللہ حسان کی روح القدس کے ذریعے مدد فرما۔'' یہ مخضرمین شعراء میں سے ہیں۔ بہت فصیح وبلیغ' پارسا (نیک شخص) تھے۔ مدینہ منورہ میں ۵۴ ہجری میں خلافۃ معاویہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اُس وقت عمر ۱۲۰ سال تھی ساٹھ سال دورِ جاہلیت میں گزارے اور ساٹھ سال اسلام کے دامن میں زندگی بسر کی۔

مشکل الفاظ کے معانی:

اَغَرَّ	واضح ہونا	یأس	ناامیدی
مشهود	گواہی	فترة	ایک نبی سے دوسرے نبی تک کا زمانہ
يلوح	روشن	الاوثان	بت
يشهد	گواہی دیتی	سراجات منیراً	روشن چراغ
ضمّ	ملانا	هَادِيا	راہنما
فی الخمسِ	پانچ اذانوں میں	الصتعيل	تلوار
شقّ	نکالا	المهنّد	ہندی
ليجلّه	تعظیم	انذرنا	ڈرسنانا
ذوالعرشِ	عرش والا	يَبَشَّرَ	خوشخبری دینا
اَتَانَا	آنا	عَلَّمْنَا	سکھانا
عُمِّرْتُ	زندگی بھر	اَمْجَدُ	بزرگی
تَعَالَيْتَ	بلند	الخَلْقُ	مخلوق
اَعْلٰى	بلند۔رفیع	النعمَاءُ	نعمتیں

فَلَمَّا سَمِعَ.....

مشکل الفاظ کے معانی:

خَابَ	نقصان، خسارہ	یَسْتَوِیْ	برابر
غَابَ	غائب ہونا	ضُلَّالُ	گمراہ
قُدِّس	پاکیزہ	تَسَفَّهُوْا	بیوقوفی
یَسْرِی	جلنا	هُدَاةً	ہدایت
یغتدِی	چلنا صبح کے وقت	مُهْتَدِ	ہدایت دینے والا
تَرَحَّلَ	سفر کرنا	رِكَابُ	سواریاں
مُجَدَّدِ	جدید	اَسْعَد	خوش بخت
هَدَاهُمُ	ہدایت	حَوْلَهٗ	اردگرد
الضَّلَالِ	گمراہی	یَتْلُوْ	تلاوت کرنا
اَرْشَدَهُمْ	رہنمائی	مَقَالَة	گفتگو
یَتْبَعُ	پیروری	لِیَهْنِ	سعادت۔ مبارک
یَرْشُدُ	رہنمائی	یُسْعِدُ	خوش قسمت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا فقیہ، عالمہ، فصیحہ، کثیر احادیث کی راویہ ہیں۔ ایام عرب اور اس کے اشعار کی معرفت رکھنے والی ہیں۔ بہت سے صحابہ و تابعین علیہم الرحمۃ نے آپ رضی اللہ عنہا سے روایات لیں ہیں۔ ۶۳ سال کی عمر ۵۷ سن ہجری میں مدینہ شریف میں وفات پائی۔ انہوں نے وصیت فرمائی کہ رات کے وقت بقیع میں اِن کی تدفین کی جائے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

یَبْدُ	ظاہر ہونا	یلحُ	چمکنا
الدَّاجِی	اندھیری رات	مِصباح	چراغ

جَبِيْنُه	پیشانی	المتوقد	جلنا
نكالُ	انکار	الملحد	زندیق۔بدمذہب

من الثالث الطويل

مشکل الفاظ کے معانی:

امرأً	شخص	لَزَهيد	محروم
يُمْسِي	شام	لَاحى	ملامت کرنا
سالماً	سلامت	لم يسأل	سوال نہ ہوگا
جَلي	نقصان، جنایت	الحسود	حسد کرنا
نَالَ	پانا	لَمْ يَنَلْ	نہ پانا
الغِنٰى	مالداری	لَسَعِيْد	خوش بخت

وقال لعمرو بن العاصي السهمي

مشکل الفاظ کے معانی:

ابن نابغه	شخص کا نام عمرو بن عاص سہمی	اللئيوث	شیر
اللئيم	کمینہ	مساعِرٌ	سخت
الاحساب	حسب والا	يوم الهياج	جنگ کا دن
نفوسٌ	جان۔افراد	اللِئام	کمینہ۔بزدل
يصطنِعُ	کام کرنا۔اپنانا	صفير	سیٹی
فِتيان	نوجوان	المرعد	خوف
مقصِّرا		بيت المحتدِ	برائی وملامت کا گھر

وقال رضی اللہ عنہ یرثی نافع

مشکل الفاظ کے معانی:

رحمۃ المشتھی	رحمت کا خواہشمند	قول السّداد	سیدھی بات
صابرا	صبر والا	صادق الحدیث	سچی بات

وقال رضی اللہ عنہ

مشکل الفاظ کے معانی:

اَنَاخوا	اترنا	السأام	اکتاہٹ
جنبي	جانب۔طرف	کمیتٍ	سرخی والا رنگ
صِرَارٍ	جبلِ صرار	مطارِ الفوادِ	ذہین دل
شادّوا	باندھنا	امین الفصوص	مضبوط محفوظ جوڑ
السروج	پالان	الزلَم	تیر
بلیّ الحزم	آرام کے لیے	فَوارِس	شہ سوار
رَاعَھُمْ	خوف زدہ	قِراعَ الکماۃ	بہادری کی تلوار
معج الخیول	تیز گھوڑے	ضَربُ البھمِ	بہادری کی ضرب
الزحف	گھسٹنا	الحروب	جنگیں
دَھِمَ	غفلت	لَاینکِلُوْنَ	بزدلی نہیں کرتے
فَطَارُوا	حملہکرنا	قُدُم	آگے بڑھنے والے
سِلَالَا	گروہ در گروہ	فَأُبْنَا	رجوع کرنا
افِرعُوْا	ڈرانا	قَسْرًا	قہر
طِرْنا	حملہ کرنا	تُقْتَسَمُ	تقسیم کرنا
الاسد الاجم	طاقتور شیر	وَرِثْنَا	وارث ہونا
سَلْھَبَۃٍ	گھوڑے کا لمبا ہونا	ملوکًا	مالک۔سربراہ

الصَیّان	سخت۔ مضبوط	لَم نرمِ	زائل نہ ہوئے

فلمّا اتانا رسول المليك

مشکل الفاظ کے معانی:

أتَانَا	ہمارے پاس آئے	فَنَادِ	ندادی
المليك	بادشاہ	جِهَارًا	اعلانیہ
الظّلم	زیادتی	لَالَكُتَتِمُ	نہ چھپانا
رَكَنَّا	مائل ہونا ٹھہرنا	جُنَّة	ڈھال
لَمْ نَعْصِهِ	نہ فرمانی نہ کرنا	نَقِيك	بچانا
هَلُمَّ اِلينَا	سلسلہ چلتا رہا ہم میں	فَاحْتَكِمْ	فیصلہ کرنا
اَقِمْ	ٹھہریے	وُلَاتُكَ	مددگار
دينٍ قِيَم	مضبوط دین	لَا تَحْتَشِمِ	مرغوب نہ ہونا
الغواة	مفسدِ لوگ	اشياعٌ	پیروکار
يظنونَّ	گمان کرنا	يُخْتَرَم	ہلاک کرنا
قُضِنَا	ٹھہرنا	اسيافٌ	تلواریں
نُجَالِدُ	ڈھال بننا	بُغَاةَ الامهِ	امتوں کی بغاوت' سرکشی

الامام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

امام زاہد' فقیہ' محدث' ادیب لغوی ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع جدّ ثالث کی بنا پر آپ شافعی مشہور ہوئے۔ 150 سن ہجری میں ''غزہ'' فلسطین میں پیدا ہوئے۔ پھر مکہ آ گئے والدہ کے ساتھ۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر قبیلہ ''ہذیل'' کے ہاں رہنے لگے وہ افصح العرب تھے اُن میں سترہ برس رہے پھر فقہ کی طرف توجہ فرمائی اور مکہ کے فقیہ مسلم بن خالد زنجی سے ملے پھر مؤطا امام مالک حفظ کی نو راتوں میں۔ اور پھر مدینہ شریف کا سفر کیا

امام مالک علیہ الرحمۃ کی وفات تک وہاں رہے۔ انہوں نے 204 سن ہجری میں وفات پائی۔

جواب اللئیم

قُلْ	کہہ	عَادِم	عاجز
مَاشِئْتَ	جو چاہتا ہے	الاسد	شیر
عِزْضِیْ	عزت	ان تجیب	جواب دینا
سکوتی	خاموشی	الکلاب	کتے

الفرج القریب

صبراً جمیلاً	اچھا صبر	صدق	سچائی
الفرجا	کشادگی	لم یسئله	نہ پوچھنا
راقب	انتظار کرنے والا	اذی	اذیت
الامور	معاملات	رجاهُ	اذیت
نجا	نجات	رَجَا	امید

الصمت شرف

سکتَ	خاموشی	اِصْلَاح	سوارنا
حوصمتَ	جھگڑا	اسد	شیر
مفتاح	چابی	تُخْشیٰ	ڈرنا
لِصون	حفاظت	صَامِتَةٌ	خاموش
العِرضَ	عزت	یُخْسَا	مبتلاء خوف
لعمری	میری عمر کی قسم	نبّاخ	پھونکنا

العلم نور

شکوتُ	شکوہ کیا	ترکَ المعافی	گناہ چھوڑنا

سوء حفظ	براحافظہ	لایھدی	ہدایت نہیں
فارشدنی	رہنمائی کی	العاصی	گنہگار

فضل العلم

خَدِمَهٗ	خدمت کرنا	حوی	یادکرنا
صونُهٗ	حفاظت	اودَعه	چھوڑنا
دَمُهٗ	خون	ظَلَم	ظلم کیا

الصالحون

عباداً	بندے	الفِتَنَا	فتنے۔فساد
فُطَنَا	ذہین	لِحَیِّ	محلہ۔علاقہ
ترکُوْا	چھوڑنا	لجّة	موج۔لہر
خافوا	خوف کرنا	سُفُنَا	کشتی بنانا

اللسان

لسانَكُ	زبان	المقابر	قبرین، قبرستان
لَایَلْدَغَنّ	نگلنا	قتیل	قتل کرنا
ثعبان	اژدھا	تھاب	ہلاک ہونا
لقاء	ملاقات	الاقران	ہم مثل۔ہم عصر

العزّالفانی

تَعَزّز	عزت دینا	کنوز	خزانے
المبنی	بنائی گئی	برّ	بھلائی
البانی	بنانے والا	عزّہ	عزت
زائل	ہٹ جانا	زینتھا	خوبصورتی۔حسن

القضاء والقدر

الطبیب	ڈاکٹر	مکروہٌ	ناپسندیدہ
دوائه	دوائی	یُبْرِئ	ٹھیک ہونا
لَا یستطیع	استطاعت نہیں	جرحٌ	زخم
دِفاعَ	مقابلہ۔رکاوٹ	المداوِی	دوائی دینے والا
المداوَی	دوائی کا انتظام	جَلبَ	ایک شے کو دوسری جگہ منتقل کرنا

قصائد شعراء الجاهلية

معلقة امرئ القيس

امراءُ القيس

امراء القیس بن حُجر بن حارث امراء قیس لقب ہے اس کا نام سلیمان ہے اور گمراہ بادشاہ بھی کہتے ہیں کہ یہ عورتوں کی محبت میں بہت مشغول رہتا تھا۔ یہ چار نامور عرب کے شعراء میں سے ایک ہے۔ ایک یہ دوسرا نابغہ ذبیانی تیسرا زھیر بن ابی سلمی چوتھا اعشی۔ اور امراء القیس ان چاروں میں بڑھ کر بلیغ تھا یہ معلقہ اسکا شاندار کلام ہے اِس میں اُس نے گھوڑوں کے کئی طرح کے اوصاف بیان کیے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

قِفَا نَبْكِ	ٹھہرنا۔رونا	آزمعتِ	پختہ ارادہ کرنا
اللوی	مُڑا ہوا	صَرْمی	قطع تعلق کرنا
حومل	جگہ کا نام	أَجْمِلِی	عمدگی سے کام کرنا
غذاة البین	جدائی کا دن	غرَّ	دھوکہ دینا
سمرات	ببول کے درخت	ذرفَتْ	آنسو بہانا
حنطل	اندرائن (پھل)	سَهْم	تیر

وقوفاً	ٹھہرنا	اَغْشَار	ٹکڑے
مطیٌّ	سواری	مقتّل	ٹکڑے کیے ہوئے
اُسَی	غم کرنا	مَوْج	لہر
تَجَمَّل	مصائب پر صبر کرنا	اَرْخٰی	لٹکانا
دارۃ جلجل	چھوڑنا	هموم	غم
تدلِل	ناز وانداز	اِنْجَلٰی	روشن ہونا
اصبَاحُ	صبح کا اول وقت	منجرد	کم بالووالا گھوڑا
اغتدِی	صبح کے وقت جانا	اوابدِ	غیر مانوس
کناتٌ	گھونسلے	هیکَلِ	طاقتور گھوڑا
مکرٍ	حملہ کرنے والا	جلمود	سخت، مضبوط
مفرٍ	بھاگنے والا	صخرٍ	پتھر
مقبلٍ	آگے بڑھنے والا	حطّه	گرانا
مدبرٍ	پیچھے ہٹنے والا	السیلُ	سیلاب

معلقہ طرفہ بن العبد البکری

طرفہ بن العبد:

عمرو بن عبد بن سفیان بن سعد بن مالک۔ یہ قوم میں بہادر شخص تھا یہ شعر کی صورت میں بات کرتا تھا۔ 20 سال کی عمر میں اِسے قتل کر دیا گیا اِس نے یہ قصیدہ ایک بنی حنظلہ کی عورت خولہ کے لیے لکھا تھا۔ اور ایک قول کے مطابق بحرین کے قاضی کے حکم پر 26 سال کی عمر میں اسے قتل کر دیا۔ یہ ہجو میں بہت مشہور تھا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

خوله	شاعر کی محبوبہ کا نام	نَقِیُّ اللون	صاف رنگ

الطلالُ	کھنڈرات	لَمْ یتخدّد	کوئی جھری یا نشان نہیں
شھمد	جگہ کا نام	خِلْتُ	خیال کرنا
تلوح	چمکنا	غیتُ	مراد لینا
تجلّدِ	ہمت سے کام لینا	لم اتبلّد	میں سوچ میں نہیں پڑتا
القَتُ	ڈالنا	امردتُ	تنہا کرنا
رواء	چادر	افراد البعیر	اونٹ کی طرح تنہا کرنا
المعبّدِ	خارشی	ینفد	فنا ہونا
اللائمی	ملامت کرنے والا	مضافَة	تکلیف دہ
الوغیٰ	جنگ	الحسام	تیز تلوار
اَنْھَلُ		المھنّد	ہندی تلوار
مُخلِدی	جسے دیر سے بڑھاپا آئے	ستبدی	ظاہر ہونا
العیش	زندگی	اخبار	خبریں
کنزا ناقصاً	ناقص خزانہ	لم تُزَوِّدِ	توشہ نہ دینا

معلقہ زہیر بن ابی سلمیٰ

زہیر بن ابی سلمیٰ:

زہیر بن ابی سلمیٰ بن ریاح' زمانہ جاہلیت میں سردار' بہت مال والا تھا بھلائی و احسان کرنے والا' یہ نامور پہلے تین شعراء میں سے ہے' اپنے شعروں میں نایاب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں اپنے اِس مشہور معلقے میں کئی پہلوؤں کے بارے میں ذکر کیا جن میں ہرم اور حارث کا ذکر' عبس اور ذبیان قبائیلوں کا ذکر اور کھنڈرات' نشانات وغیرہ کا ذکر ہے۔ یہ اپنے ماموں کے ہاں رہے جس کے ہاں اولاد نہ تھی۔ جنگ کو روک دیتا تھا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

امّ اوفی	شاعر کی محبوبہ	جُرھُم	قبیلہ کا نام
دِمنَۃٌ	کوڑا خانہ	یمینًا	قسم کھانا
حومانۃٌ	سخت زمین	سحیلٍ	کچا دھاگہ
دُرّاج	جگہ کا نام	مبرمٍ	مضبوط
متثلّم	جگہ کا نام	عبس و دبیان	قبیلوں کے نام
فلَایًا	فاعاطفہ۔صبر	تَفَانُوْا	ایک دوسرے کو فنا کرنا
توھم	وہم وگمان کرنا	عطر منشم	منشم عورت کا عطر
اقسمتُ	قسم کھانا	المرتجم	اٹکل بچو
المنایا	اموات	یبخَل	بخل کرنا
عشواء	اندھادھند	یستغنِ عنه	بے نیاز ہونا
تمثه	مارنا	یُذمَم	مذمت کیا جانا
تُخطِئ	خطاء ہونا	ھاب	بھاگنا
یُعَمَّر	عمر ہوجانا	یرقَ	چڑھنا
یَھْرَمْ	بوڑھا ہونا	سُلّم	سیڑھی
سفاہ الشیخ	شیخ، بوڑھے کی بیوقوفی	السفاھۃ	بیوقوفی

معلقة لبید بن ربیعة

لبید بن ربیعہ بن مالک مخضرمی شاعر ہیں ان کی کنیت ابو عقیل ہے گھڑ سوار، بہادر، سخی شخص ہیں انہوں نے زمانہ اسلام کو پایا اور حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے شعر نہ کہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف ایک شعر کہا۔ بہر حال شعر کی بجائے تلاوتِ قرآن کرتے۔ انکا یہ معلقہ بہت سی اغراضِ شعریہ پر مشتمل ہے۔ (۱) غزل ونسیب (۲) اونٹنی کے اوصاف (۳) افتخار۔

اس معلقے میں بہت عمدگی' نکھار' اچھے اشعار کہے گئے ہیں 120 سال زندہ رہے بعض نے 145 سال بھی بتایا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

عفت	ختم ہونا	دِمَنٌ	نشانات
الدیار	مکانات	تجرّم	گزر جانا
منی	جگہ کا نام	حججٌ	سال
تأبد	جنگلی ہونا	خَلون	گزرنا
غول	جگہ کا نام	فروع الایھقان	ایک جھڑ بیڑی کی شاخیں
رِجام	جگہ کا نام	اطفلتْ	بچے جننا
الجلھتین	وادی کے کنارے	تدری	جاننا
طباءُھَا	ہرن	نوار	محبوبہ کا نام
نَعَامُھَا	شتر مرغ	وصّال	تعلق۔ملاق
جلا	واضح ہونا	عقد	عہد
ایسول	سیلاب/ہلاکت	حبائل	پھندا
الطلول	کھنڈرات	جذّام	بہت توڑنے والا
زُبُرٌ	تحریر	معشر	گروہ
تُجِدُّ	چمکانا' تازہ کرنا	سنّتْ	طریقہ
صُمًّا	ٹھوس۔پتھر	فاقنَعْ	صبر وقناعت کرو
خوالہ	پہاڑ۔چٹانیں	عَلّامْ	بڑا عالم

معلقہ عمرو بن کلثوم

عمرو بن کلثوم:

عمرو بن کلثوم بن مالک بنو تغلب بن وائل سے تعلق تھا 15 سال کی عمر میں قوم کے سردار بنے یہ اچھے الفاظ، واضح معانی اور شدید فخر والے تھے۔ 150 سال کی عمر میں 56 سال قبل ہجرت کے وفات پائی اِن کے اس معلقے کی دو طرح سے تقسیم ہے (۱) بنو تعلب اور بنو بکر کے درمیان فخر و بُرائی۔ (۲) عمرو بن ہند کے قتل میں فخر محسوس کرنا۔ اور اپنی اور خاندان کی بزرگی بیان کرنا۔

مشکل الفاظ کے معانی:

اَلا	حرف تنبیہ	صبنتِ	روکنا
هُبّي	نیند سے بیدار ہونا	الکأس	پیالہ
صَحْن	بڑا پیالہ	مجراها	دور۔ کنارہ
خمور	شراب	الیمینا	دائیں طرف
اندرینا	جگہ کا نام	لَا تعجَلْ	جلدی نہ کرو
البرایات	جھنڈا	تَهَدّدْنَا	ڈرانا
بیضًا	سفید	اوعِدْنا	ڈرانا، دھمکانا
حمرًا	سرخ	روبدًا	بمعنی امہل، رک جانا
ورثنا	حقدار ہونا	مقتوینا	نوکر
المجد	شرافت۔ بزرگی	الفطام	دودھ چھڑانے کا عمل
معدٌّ	قبیلہ معد بن عدنان	تَخِرّ	گر جانا
نُطاعِنُ	نیزہ بازی کرنا	الجبابِرُ	سرکش بادشاہ

معلقہ عنترہ بن شداد

عنترہ بن شداد:

عنترہ بن شداد بن عمر عبش مضری ان کی والدہ حبشیہ تھیں ان کی کنیت ابوالمغلّس۔ ان کو عنترۃ الفلحاء بھی کہا جاتا تھا۔ یہ عنترۃ الفوارس کے نام سے بھی مشہور ہوئے حضور علیہ السلام نے ان کی مدح میں اپنی محبت ذکر بھی فرمایا۔ یہ ان کے لیے باعثِ فخر واعزاز تھا۔ ان کے اس معلقے کا مرتبہ امراء القیس، زہیر اور طرفہ کے معلقے کے بعد ہے۔ اِس معلقے کی تقسیم کاری پانچ طرح سے ہے۔ (۱) کھنڈرات پر ٹھہرنا (۲) عبلہ محبوبہ کے اوصاف کا ذکر (۳) افتخار (۴) اونٹنی کے اوصاف (۵) جنگ کے حالات وشجاعت کا بیان۔

مشکل الفاظ کے معانی:

غادر	چھوڑنا	اقصِّرُ	کمی کرنا
متردّم	پیوند	شمائل	عادات
المحبّ	دوست	الخیل	گھڑسواروں کی جماعت
المکرَم	شریف	الوقیعة	لڑائی میں مدبھیڑ
سمحٌ	نرمی	اغشی	ڈھانپنا
مخالقتِی	میرا حسن سلوک	الوغیٰ	جنگ
صحوتُ	جاگنا	اَعِفُّ	پاکدامن رہنا
المغنم	مالِ غنیمت	المحاورة	گفتگو
الرِّماح	نیزے	اشتکی	شکایت کرنا
اشطان	رسی	علم الکلام	کلام کا علم
لبان الادھم	گھوڑے کا سینہ	مکلِّمِی	گفتگو کرنے والا
ارمیھِمُ	بڑھنا	شَفی	شفا دینا

ثُغْرَة	شگاف	سُقم	بیماری
تسرْبَل	کرتا پہننا	الفوارس	شہسوار

معلقہ حارث بن حلزہ الیشکری

حارث بن حلوہ:

حارث بن حلزہ بن مکروہ بن یزید بن عبداللہ بن مالک' انہوں نے یہ قصیدہ دو قبیلوں میں صلح پر ابھارنے کے لیے لکھا۔ اور ان کے حالات واقعات تحریر کیے۔ یہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے فی البدیہ پڑھا تھا۔ اس قصیدے میں سلامتی کی بنا پر مقبول رہا۔ اس میں عرب کے قبائل کا ذکر' واقعات پھر بادشاہ عمرو بن ہند کی مدح' آخر میں بادشاہ کے سامنے اپنی قوم کے بلند کارنامے ذکر کیے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

آذَنتنا	باخبر کرنا	الاراقم	قبیلہ کا نام
ثَاوٍ	میزبان	یغلونَ	زیادتی کرنا
یُمَلُّ	اکتانا	احفَاءٌ	مبالغہ
الثواء	قیام کرنا	یخلطون	آمیزش کرنا
وَلَّتْ	اعراض کرنا	البریٔ	بے گناہ
اللقاء	ملاقات	الذنب	گناہ
والانباء	خبریں	الخلیّ	بے فکر
نُعنَی	مبتلا کیا جانا	الخلاء	بے فکری
نُسَاء	تکلیف	المرقش	ایسا جھوٹ جو سچ معلوم ہو
بقاءُ	باقی رہنا	السھل	بے عزت
لایقتیم	نہ ٹھہرنا	النجاء	چھٹکارا

دیوان حماسہ (باب الحماسہ)

وقال السموأل بن عادیاء

یہ سموال بن غریض بن عادیاء بن حیاء العنسانی۔ آلِ ہارون علیہ السلام کا یہودی شاعر تھا۔ الوفاء کے نام سے مشہور تھا۔

حماسہ: سختی اور شدت کو کہتے ہیں۔ اِس باب میں مختلف قبائل کی شجاعت' بہادری' تفاخر' سختی کو بیان کیا گیا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

المرء	آدمی	العلیٰ	بلندی
لم یدنس	میلا دنہ کرنا	کھول	ادھیڑعمر
اللؤم	کمینہ' کنجوس	ضَرَّنَا	نقصان
عرضُه	عزت	جَارٌ	پڑوسی
رداءٍ	چادر	یَحْتَلُّ	تھکانا
یرتدیه	چادر پہننا	نُجِیْرُ	دیکھنا
جمیل	اچھا' خوبصورت	مَنِیْعٌ	رکاوٹ
ضیمٌ	ظلم	کَلِیْل	پناہ گزین
تُعَیِّرُنَا	عار دِلانا	الابلق	چتکبرا
عدیدنا	تعداد	رامُهٗ	پھینکنا
بقایاه	اولاد۔ اُس کی بقا	سُبَّةٌ	عیب
شبابٌ	نوجوان	عامر وسلول	قبیلوں کے نام
تسبامی	فخر کرنا	حتف	طبعی موت
انطباتِ	تواریں	تَسِیْلُ	پہنا

باب الادب

قال سالم بن وابصه الاسدی

سالم بن وابصہ بن عتبہ اسدی مکمل نام ونسب ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفتی	نوجوان	الفواحس	بری بات
وقرا	بہترین	دواعی الصّدر	سلامت مینہ
باسطٌ	مانع	هُجُرًا	لغوبات
ظریفٌ	خوش مزاج	زلّة	لغزش
محتالاً	عذر بنانا	سدِّ خَلّةٍ	فقر کو سیدھا کرنا

دیوان متنبی

وقال یرثی والدة سیف الدولة

مشکل الفاظ کے معانی:

نُعِدّ	شمار کرنا	مقربات	قریب تر
المشرفیة	تلواریں	خبب اللیالی	رات کی سیر
العوالی	نیزے	لم یعشق	عشق نہ کرنا
المنون	موت	نصیبُك	حصہ
نرتبط	باندھنا	الارزاء	مصیبت
السوابق	گھوڑے	فؤادی	دل۔سینہ
غشاء	پردہ	لم یخطر	خیال نہ گزرنا
فِبَال	تیر	حنوط	خوشبو
سِهَامٌ	تیر	صونا	حفاظت
النصال	تیر کا لوہے کا حصہ	ببال	دل

الرزایا	مصیبتیں	المکفّن	کفن شدہ
الناعین	خبر دینے والا	اللحد	قبر کی ایک قسم
طرّا	تمام	الجمال	خوبصورت
لم یفجع	نہ رونا	ابالی	پرواہ

القصائد المتفرقہ (ابو العلاء المعری)

تعب کلها الحیاۃ

ابوالعلاء المعری:

عصر عباسی میں نامور شعراء میں سے یہ ایک ہیں، مکمل نام احمد بن عبداللہ بن سلیمان المعری ہے ''رہین المحسین'' لقب سے خود کو ملقب کرتے جمعہ کے دن صفر المظفر میں 363 ہجری میں پیدا ہوئے، بغداد اور مختلف شہروں میں قیام کیا۔ یہ گوشت نہ کھاتے، کھردرا لباس پہنتے، بہت سی کتب ادب میں تصانیف کیں۔ بروز جمعہ 13 ربیع الاوّل 449 ہجری میں وفات پائی۔

مشکل الفاظ کے معانی:

غیر مجد	بزرگی نہیں	غض	ٹہنی
مِلّت	ملت۔قوم	المیّاد	ہلنے والا، جھکنے والی
باكٍ	روزے والا	تملأُ	بھرنا
لاترنّم	ترنم نہیں	الرحب	زمین، میدان
شاد	خوشی	خَفِّف	ہلکا کر
صوت النعی	لاش پر رونے کی آواز	دیم	مٹی
الحمامة	کبوتری	قَدَمَ	پہلے سے
هوانُ	رسوائی	الفرقدین	دوستاروں کے نام
اختیالاً	مشتبہ ہونا، ہرا بھرا ہونا	اَحَسّا	احساس کرنا
رُفات	نرمی	ملج	لہریں

تزاحم	ہجوم	سواد	سیاہ
دفین	دفن ہوئے قبریں	تعب	تھکنا
راغب	رغبت رکھنا	ازدیاد	زیادہ ہونا

حب آل محمد

مشکل الفاظ کے معانی:

تَأوّہ	آہیں بھرنا	تزلزلتْ	متزلزل ہونا
کئیب	غمگین	صمّ الجبال	پہاڑوں کی سختی
ارِقّ	دور ہونا	تذوبُ	پگھل جانا
السھاد	شب بیداری	استارٌ	پردے
مبلّغ	پہنچانے والا	شقّ	پھٹنا
رسالة	خط	جُیُوب	گریبان
کرِھَتْ	ناپسندیدہ	المبعوث	بھیجا ہوا
صبیغٌ	رنگنا	غارت	ڈوبنا
ماء الاجوانِ	زہریلا پانی	اقشعرّت	سمٹنا
خضیب	رنگنا	یُغزی	چنگ کرنا
اعوال	تلوار	ذَنْبِی	قصور
الرمح	نیزے	شُفَعائی	میرے شفیع
رنّة	رونا	موقف	ٹھہرنے کی جگہ
الصھیل	ہنہنانا	الناظرین	دیکھنے والے
نحیب	گریہ وزاری	خطوب	قدموں کے نشان
نجوم	ستارے	بدتْ	ظاہر ہونا

علامہ فضل حق خیر آبادی
مدح الرسول ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی:

قم	کھڑے ہوجاؤ	تلماح	روشن
حَوبَةٌ	کمزوردل	صُبّاح	صبح کرنے والے
رقراقة	آہستہ	استمعَتْ	مہلت
اصباح	صبح کا طلوع ہونا	بحر الدّجیٰ	تاریکی کا سمندر
اسْتَمْنَحَتْ	مہلت دینا	الرّاح	راحت
منغمس	غوطہ زن	اسجع	آسان تر
هبّت	ہوا کا چلنا	سبّاح	تیرنے والا
الممتری	شک دور کرنا	نسمًا	نرم ہوا
معتکرٌ	رات کا سخت تاریک ہونا	نفّاح	بڑی داد ودہش والا
یرتاح	راحت بھرا	یذهُو	روشن کرنا
الدّاجی	تاریک	طوبیٰ	خوش قسمتی
اثخن	کمزور ہونا	جفوَ	بھوکا
ینتشِي	خبردار کرنا	اکبادًا	جگر
اطلاح	کمزوری	صبحان	صبح
نشوی	ہم نے گوشت بھنا	مَوْئِل	امیدگاہ
الدیك	مرغا	تشعشِعُ	پچھاڑنا
وِئَالٌ	اسید	یطفأ	بجھانا
عنّاب	انگومر	حجام	سبقت کرنے والا

طَمّاح	لالچی	صراحیة	صراحی
رغبم	برائی	غَمْر	بڑا۔ گہرا
جثمان	جسم	وشّاء	کثرت
فیّاح	سخی	قدح	پیالہ
مِسْیَاح	اونٹ	جَامِلْ	اچھا معاملہ کرنا
مکترث	ملوث	بَشَعٌ	بدمزہ
انجَاءٍ	رہائی	طائع	ہلاک ہونا
ناھین	منع کرنے والے	أنْمی	اضافہ ہو
ناجود	غم	نُصّاح	نصیحت کرنے والا
مُلّت	آلودہ۔ بھرا ہوا	محماح	پرانے
مُلْتاح	خوب	الودق	بارش کا برسنا
شحشاح	ادنیٰ	انتشیٰ	مست ہونا
سَحْسَاح	بہنا		

العلامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی

مشکل الفاظ کے معانی:

غزا	ارادہ کرنا	إخاءٌ	بھائی
رَدّ	پھیرنا	البَهاءُ	فخر
مبید	ہلاکت	الرفقاء	ساتھی
لیثِ الوغا	شیر کا شور	هنیئًا	مبارکباد
آساد الشری	اندرائن کا سردار	زُحَّ	بڑھایا گیا
الجلّی	اعلیٰ	الحفیض	دامن کوہ
مجهز الجیش	لشکر ترتیب دینے والا	المکارِم	حسن اخلاق

اِبلٌ	اونٹ	ارتواء	سیراب کرنا
العسکر	لشکر	الضّف	مہمان
عقد	عقدہ۔معمہ۔گرہ	بِرٌّ	احسان
الدُّرَر	موتی	فارتابَ	شک کرنا
سراج	چمکتا ہوا	لَمْ تُشابِہْ	مثل نہ تھا
الوٰری	مخلوق	جَادَ	عمدہ
الحرز	محفوظ	المساء	شام
المعارف	مشہور	لحظٍ	لمحہ
الاصطفاء	چنے ہوئے	نعلٌ	جوتا مبارک
تِبَدّی	ابتداءً ظاہر ہونا	کحلٌ	سرمہ
ارفضَّ	بہانا	الدھرَ	زمانہ
یَھْوِی	خواہش کرنا	حارب	لڑنا
شَرَّفَ	شرف دینا	حصنًا	قلعہ
اقتداءٌ	پیروری	سوءٍ	باڑ
لافقُ	جانب دینا	منیع	مضبوط
رَجَّبَ	خوش آمدید کہنا	طلّہ	سایہ

صفحہ 47

مشکل الفاظ کے معانی:

ماتاح	بولنا، چہچہانا	ھَیَّجَ	ابھارنا
صلصل	گرنا	جاد	بارش ہونا
تبلبل	بلبلوں کی آوازیں	وَزٰی	عزت
نیطت	معلق کرنا	وقدان	جھلسانا

الق	لعاب	غضیف	نرم اعضاء
ثغر	دانت	خود	پری جیسی خوبصورتی
الطفشني	چمٹایا	خیسوا	توڑنا
أعزاء	ناتجربہ کار	غوازل	سوت کاتنے والی عورتیں
ذی فطر	مرتبے والے	مغرما	ٹیکس
رتوت	خنزیر	تبر	سونا چاندی
حلوا	قیام پذیر	اغتر	دھوکہ کھانا
مَانُوْا	انہوں نے جھوٹ بولا	غُزَاۃ	مجاہدین
جُثت	لاشیں	تهنئة	مبارکباد

صفحہ 61

مشکل الفاظ کے معانی:

ذابت	پگھل گئے	اسی	غمگین ہونا
احشاء	اندرونی اعضاء	شمت	کسی کی مصیبت پر خوش ہونا
هن	کمزور ہونا	خدعة	دھوکہ
پخلبن	محبت میں مبتلا کرنا	عنونی	اذیتیں دینا
حقود	کینے	رخاء	آسانی
حجروا	تصرفات روکنا	شوی	بھوننا
امضاء	تپتی زمین	حفي	ننگے پاؤں
مهب الشواب	لمبی مونچھوں والے	حميّة	غیرت
لُدٌّ	جھگڑالو	بصل	پیاز
معائر	عیوب	قثاء	ککڑی
الجلا	جلاوطنی	سمعة	نمائش

صفحہ 86

مشکل الفاظ کے معانی:

عوائد	بھلائی	لَاهُمَّ	یعنی اللّٰھم (اللہ)
هاوين	چاہنے والا	مكيدة	دھوکہ
ذيل	دامن	عات	سرکش
ويستنجد	دلیری کرنا	زبانی	سپاہی
حَازَ	جمع کرنا	يَالَهْ	نداء تعجب
قاصم	کمر توڑنے والا	وتين	شہ رگ
عُباب	پانی کی لہر	جلمدی	پتھر دل
غدد	خوش آواز	رَنَّ	فریاد کرنا
بيض	سفید	شجون	شاخیں
بان	درخت/مقام	ما أمليح	خوبصورت
أسجاع	کبوتر	سنّ	دانت
دری	جاننا	مبابة	سوزش عشق
اللحون	خوش آواز	مثيرة	ابھارنے والا
شميسة	سورج	تنادم	ہم نشینی
بانت	جدا ہونا	لوعة	سوزش عشق
أخدان	دوست	مامضمضت	نہیں سوئی
خلان	خالص دوست	سامت	سودا کرنا
متهان	جھوٹی	تفلق	پھاڑنا
سلوان	تسلی	بيد	علاوہ
سادن	خدام	رقية	جادو کرنا

امعان	غور وفکر کرنا	دُمیات	گڑیا
مهیج	ابھارنا	شم	بلندی
منیح	محفوظ	هامر	بارش
سجنجل	آئینہ	مرتسم	منقش
العقیان	خالص سونا	تأججت	آگ کا بھڑکنا
ومیضا	چمک	یَالَهٗ	کلمہ تعجب
یصول	حملہ کرنا	العیُّ	گفتگو میں عاجزی
ارنان	فریاد کرنا	منزغ	دھوکہ دینے کی جگہ
تعسا	ہلاکت	رمة	رسی کا ٹکڑا
وَانٍ	عاجز	ثَارٌ	انتقام
طَلٌّ	شبنم	مهان	رسوا کیا ہوا
تیم	غلام	نُهٰی	عقل
بهاء	چمک	سناء	بلندی
هلاهل	صاف ضافی	طوارق	مصیبتیں
دَدَان	بے ہودہ مدد	نسم	سانس
هیمان	سرشاری	موئل	جائے پناہ
مضصف	ہموار زمین	شائق النعمان	صحرا کا پھول
رزیة	مصیبت	حفد	خدمت میں جلدی کرنا
أنَّان	آہ وزاری کرنے والا	ماجن	بے حیا

دیوان العلامة فضل حق الخیر آبادی

مدح رسول اللہ ﷺ

مشکل الفاظ کے معانی:

فؤادی	میرا دل	هَالِمٌ	محبت، عشق کرنے والا
هَامٍ	آنسو کا بہنا	سُهْر	کم سونا
دائم	ہمیشہ رہنے والا	الجفن	پلکیں
دامٍ	خون بہانے والی ہیں	قَلْبٌ	دل
لَمْ يَزَلْ	مسلسل ہے	جَوٰی	سورش عشق
اضطراب	بے چینی	دمع	آنسو
صرفٌ	خالص، محض	وتین	شہ رگ
ساجما	سائل، بہنے والا	جریٰ	جاری ہونا
طرف	آنکھ	طویل	لمبا
شهر	مہینہ	عام	سال
بادٍ	ظالم ہونے والا ہے	نامٍ	زیادہ ہونے والا ہے
أنَّتِيْ	میرا رونا	أذاب	پگھلا رہا ہے
أحشائی	میری آنتوں کو	عظامی	ہڈیاں
هوَی	محبت	هفيم	باریک
الغرام	عشق ومحبت	غُرما	ہلاکت
كلام	زخموں	السيف	تلوار
نَبْوٌ	رخنہ زن	الجوارح	چھڑیاں
الشفاة	ہونٹوں	مِراضٍ	مرض
ثمال	زہر قاتل	خمر	نشہ

ترياق	دواء، علاج	هم	پگھلا دیا
الهم	غم	الندام	رفیق، دوست
يشمت بي	مجھ پر ہنسنے لگے	عماءً	مسلسل جہالت
بربي	بڑھاتا ہے	خِرامِ	شعلے
زماهي	اپنی خوشنودی سے	مَلَامِيْ	میری ملامت
عَزْم	تکلیف دینا	عَنَّت	تکلیف میں ڈال دینا
براقع	برقعوں	الغَمَام	بادل
تابوا	وہ توبہ کریں	قَوْسَيْ	دو کمان
السَّهَامِ	جھلسا دینے والی	قضاء	پورا کرنا
لُؤام	حاجت	سَكُوْرٍ	بہت نشہ والا
رُضاب	لعاب	المدام	شراب
عذب	میٹھی	عاتق	عمدہ پرانی شراب
هجري	میری جدائی	دُجٰى	تاریکیاں
وَرْد	پھول (گلاب کا)	ماتضمن	جس درد کا وہ سبب بنی
جام	پیالہ	برأنا	ہم نے ابتدا کی
شفيع	شفاعت کرنے والے	الخَلق	مخلوق
المَرَام	مطلب، مقصد	ارتاعوا	وہ ڈر گئے
آوى	پناہ دی	العُقام	لاعلاج
الرغام	ذلت یا مٹی کے ساتھ	الحمام	کبوتری
آيات	آیتیں	السَّقَام	بیماری
سمّي	ہم نام	مسام	برابر فخر کرنے والا
عديل	نظیر و مثل	قِيَم	سیدھے

وَسام	حسن	جِدًّا	سنجیدگی
تَرٰی	گیلی مٹی	لهوای	میرے عشق کے لیے

مدح الرسول ﷺ

حامدًا له علی أفضاله و مصلیا علی حبیبه وآله

مشکل الفاظ کے معانی:

بیض	سفیر	أحمر الموت	موت کی سرخی
ذَرْ	تو چھوڑ دے	الم اشف	ہونٹوں
حَوْر	نقصان	بَرَج	خوبصورت
جور	سخاوت	قوالب	جسموں
الحُوْر	جوان عورتیں	عدل القوام	درمیانہ قد، سیدھا قد
المهلك	ہلاک شدہ	العُقُول	عقلوں
أَحَدُّ	زیادہ تیز ہے	نابل	تیر مارنے والا
معمود	تکلیف دیا گیا	مكمود	مریض القلب
أرشاقه	تیراندازوں	مُوْوٍ	پناہ دینے والا
قسیه	سخت	هنديه	ھندی عورت (یا تلوار)
محدود	دور کیا ہوا	مجلوری	میرا صبر
سقامی	میرا بیمار ہونا	مَرَحا	اترانا، نز سے چلنا
معهد	مکان	وَجْدا	پانا، محبت
وَرٰی	مخلوق	خُلق	طبعی خصلت وعادت
مغازی	غزووں	اصحاب	ساتھیوں
نَيْلُ	حاصل کرنا	وارقة	بہت پتوں والا درخت